فہرست سیر مسعود و واقعات مہدی موعود

مضمون	صفحہ
دیباچہ	۱ و ۲
منزل اول جونپور سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ مین پہونچنے تک کے حالات۔	۳
تنبیہ۔ حضور موعود کے تولد سے ہجرت فرمانے تک کے حالات مین۔	۴
مہدیؑ کے ہونے کا وعدہ خاتم النبیین کی زبانی۔	//
مہدی علیہ السلام کے تولد سے پہلے آپ کے اباء اجداد کے حالات۔	۵
مہدی علیہ السلام کا نسب نامہ۔	۶
مہدی علیہ السلام کے والد کو سید خان کہنے کی تحقیق	//
آپ کا انعلاق اور تولد کی تاریخ اور [illegible]	۸
[illegible] حالات۔	//
آپ کا حلیہ مبارک۔	[illegible]
آپ کے [illegible]	[illegible]
[illegible] حالات	[illegible]
[illegible] آپ کو [illegible]	۱۲
آپ کے [illegible] کی ابتدا	//
آپ کی شادی [illegible] تولد فرزند	[illegible]
دلپت رای راجہ گوڑ سے جنگ کرنا اور [illegible] ہجرت فرمانا۔	[illegible]
مقام اول دانا پور۔	۱۹
آپ کا بحکم خدا جونپور سے ہجرت فرمانا۔	//
احوال شاہ دلاور۔	

بی بی الہدیتی صاحبہ حرم محترمہ کا معاملہ دیکھنا اور سید محمود ثانی مہدی کا جذبہ۔	۲۰
میان بہیکہ کا مردہ کو زندہ کرنا۔	۲۱
مقام دویم کالپی۔	۲۲
بی بی بہکیا کا حال۔	//
کسی بزرگ کا آپ کی خوشبو پاکر تین سو کوس سے آنا اور مصدق بننا۔	۲۳
مقام سیوم چندیری اور وہان کے مشایخون سجادون کا حال۔	//
اس مقام مین سید اجمل صاحب کا تولد ہونا از روے حساب کے غلط ہونا۔	۲۴
مقام چہارم چانپانیر۔	۲۵
محمود بیگڑہ کا علما کو بہیجکر حال دریافت کرنا اور فرہاد الملک اور سلیم خان کا مرید ہونا۔	۲۶
شاہ نظام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آنا اور اونکا حال۔	//
بی بی الہدیتی صاحبہ کا انتقال۔	۲۸
سید اجمل صاحب کے تولد کی تحقیق۔	//
مقام پنجم مانڈو اور سید اجمل صاحب کا انتقال۔	۲۹
سلطان غیاث الدین سے آپکی مہاجرین کا ملنا اور فتوح کا بہیجنا اور اوسکا دیڑالنا۔	۳۰
مقام ششم دولتاباد اور وہانکے اولیاء اللہ کی زیارتین اور اونکے حق مین بشارتین۔	۳۱
مقام ہفتم احمد نگر اور وہان کے سلطان کو عطاے فرزند۔	۳۲
مقام ہشتم بدر اور وہانکے بادشاہ قاسم برید کا خواب دیکھنا اور آپ کا جانا۔	//
شیخ مومن کا مہر ولایت آپکی کندہے پر دیکھنا اور اوسکے اندر مرقومہ آیات وغیرہ اور اوسکی شکل کا بیان۔	۳۴
مولانا ضیاء الدین کا حال۔	۳۵
[illegible] گلبرگہ۔	۳۶

مقام دہم ڈابہول بندر ملک کوکن۔	۳۷
آپ کا جہاز پر سوار ہونا۔	۳۸
آپ کو دریا مین فاقون کا ہونا اور خدا تعالی کا روزی کا پہونچانا۔	؍؍
جہاز کو طوفان کا گھیرنا اور آپ کے اشارہ سے برطرف ہوجانا۔	۳۹
احرام باندہنا اور جدہ مین اترنا اور بیت اللہ کو جانا۔	؍؍
منزل دوم مکہ معظمہ سے فرہ مبارکہ تک کی حالات مین مقام اول مکہ معظمہ کے حالات مین اور دعوہ اول رکن اور مقام کے درمیان کرنی مین۔	۴۰
تسمیہ اور تامین کی جہر اور اخفا مین۔	؍؍
زیارت آدم و حوا علیہما السلام اور فاقہ گذرنے مین۔	۴۱
پھر واپسی کے وقت بہی دریا مین فاقہ گذرنی اور ہوا کی طوفان ہونی اور آپکی اشارہ سی برطرف ہوجانے اور ساری اولیاء اللہ کے جہاز کی رسیون کو پکڑ کر ہمراہ چلنے مین۔	۴۲
مقام دوم دیو اور شہ اب خوار سردار کے معجزہ دیکھکر تائب ہونے مین۔	۴۳
کسی سوداگر کی فتوح سلام اللہ صاحب کی ہمراہ بہیجنے سے نہ قبول فرمانا۔	۴۴
مقام سیوم احمد آباد۔	؍؍
بندگیملک برہان الدین کی تصدیق۔	۴۵
بندگیملک گوہر کی تصدیق اور حال۔	؍؍
سلطان محمود بیگڑہ کے بہانجے کا مصدق ہوجانا۔	۴۶
حاجی مالی کا حال۔	۴۷
بندگی شاہ دلاور کا دانا پور سے آکر مشرف ہونا۔	۴۹
میان عبد المجید نوزنش اور میان امین محمد اور میان ابو محمد ہر سہ برادرون کا حال اور انکا تصدیق کرنا۔	۵۰

بندگیمیان یوسف کا حال اور تصدیق کرنا۔	۵۱
حضور موعود کا احمدآباد مین زمانۂ قیام اور دعوہ مہدویت فرمانا۔	//
شاہ عالم کے حق مین بشارت اور کسی سپاہی کو پیٹہ پر ہاتہہ پہیرنے سے کشف ہوجانا۔	//
حضور موعود سے میرانجی اور راجی مراری کی الفت کا حال۔	۵۲
مقام سیوم سانتیج اور میان شاہ نعمت کا حال اور باولی کا پانی شیرین ہوجانا۔	//
مقام چہارم پٹن۔	۵۴
بندگیمیان سید خوندمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال۔	۵۵
شاہ رکن الدین مجذوب کا حال۔	۵۸
میان یوسف سہیت اور میان تاج محمد سہیت دونون بہائیون کا حال۔	۵۹
میان سید محمود کا نوکری مین جانا۔	۶۱
بائی خوبکلا کا حال۔	//
میان سید محمود ثانی مہدی کا شادی کرنا۔	۶۲
بی بی الکان سے حضور موعود کا نکاح کرنا اور اونکی والد کو پسخوردہ پلاکر نوتولہ افیون کی عادت چہڑانا۔	۶۳
ملا معین الدین کا حسد سے آپ کو آزمانا۔	//
تفسیر مین اونگلی ملکر لکہہ دینا۔	۶۴
مقام پنجم برلی اور آپ کا تیسرا دعوہ فرمانا جو موکد تہا۔	۶۵
ملا معین الدین کے یہان جاکر اپنے دعوی کی خبر دینا۔	۶۷
سلطان محمود بیگرہ کو چانپانیر خط لکہکر اپنے دعوی کی خبر دینا۔	//
ملا معین الدین کا پندرہ سوالون کا بندہ بمجمع علما تیار کرکے شاہ رکن الدین کو دکہانا اور اونکا منع کرنا مگر اوسکو حضور موعود میں پیش کرنا۔	۶۹
مقام ششم جالور اور زبدۃ الملک ملک عثمان کا مرید ہونا۔	۷۴

موتی گم شدہ کا جلجانا مسواک کا سرسبز ہو جانا۔	۷۵
وضو کے قطرون سے شاہ دلاور کا مہدی کی گواہی سننا۔	//
بندگیمیان سید خوندمیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا آنا۔	/
مقام ہفتم ناگوڑ میان ملک جیو کا حال اور مرید ہونا	۷۷
ماجرا واخرجوا کا بیان۔	//
مقام ہشتم جیسلمیر اور بیل کے ذبح کا واقعہ۔	۷۸
حضور موعود کے اشارہ سے چارپایون کو گلا کا پانی پینے سے حضور کے وضو کر ذ تک اُبھر جانا	۸۱
جیسلمیر سے روانہ ہوکر براتی راہ جانا اور وہان بحکم خدا پانی برسنا اور کچھ تکلیف نہ پہونچنا	//
اور بندگیمیان سید خوندمیر کا پیچھے بہجانا۔	۸۲
کوچ کرنے مین حضور موعود کا قاعدہ۔	۸۳
ایک حواس باختہ آدمی کا ملنا اور اوسکے ہمراہی لوگون کو زندہ کرنا۔	//
مقام نہم نگرٹھٹہ جام نند کی عداوت اور اوسکا کچھ نہ چلنا اور دریاخان کا مرید ہونا۔	۸۴
شیخ صدر الدین کا حال اور اونکا مرید ہوجانا۔	۸۶
قاضی کو بہیجنا۔	۸۹
قاضی کی پگڑی اوٹہاکر گود مین رکھہ لینا۔	//
بندگیملک گوہر کے حقہ اکسیر کا ظاہر ہونا اور اونکو نکالدینا۔	۹۰
کاہہ کو جاتے دریاے اٹک کو بے موسم طغیانی آنا اور آپکی پس خوردہ سے فرو ہوجانا اور ملاحون کا ڈوبانے کے لئے تدبیر کرنا۔	۹۴
مقام دہم کاہہ۔	//
جزیہ لینے کی نقل اور مخالفین کے پیچھے فرض نماز پڑہی ہو تو پہرانا اور بی بی بوجی کا نکاح۔	۹۵
لوگونکا فاقہ سے گذرنا اور اونکو مقام پیمبران اور اولوالعزم کا ملنا۔	۹۶

شکر خاتون کا جانا اور شاہ نعمت وغیرہ کو گجرات بہیجنا۔	۹۶
میان سید سلام اللہ نے سید محمود کو خط لکہا اور اوسکو حضور موعود نے بدلوا ڈالا۔	//
لیلۃ القدر کا تعین ہوجانا۔	۹۷
دائرہ کے گرد دیوار سی بجانیکی خبر ہونا۔	۹۸
آپکی ہمراہ فرشتون کا لشکر رہتا تہا۔	//
بچے سانپ کا آنا اور درندون اور گزندون کا آپکی ہمراہیون کو ایذا نہ دینا اور شاہ نظام کا شیر خوار دختر کو بہول جانا۔	۹۹
میان یوسف کو باوجود سختی کے اوسکا معلوم نہونا۔	//
بخشش ہمراہیان موعود علیہ السلام۔	۱۰۰
مقام یازدہم قندہار۔	//
دروازہ مقفل کا کہلجانا۔	۱۰۲
شہ بیگ کا آنا اور بیان سنکر معتقد ہجانا۔	//
مقام دوازدہم فرہ۔	۱۰۴
سرور خان کا خواب دیکہکر درد شکم مین مبتلا ہونا اور پسخوردہ سے شفا پانا	//
امیر ذوالنون والی فرہ کا آنا اور مرید ہوجانا۔	۱۰۵
امیر ذوالنون کا بادشاہ خراسان کو خط لکہنا۔	۱۰۷
چہار علما کا روانہ ہونا۔	۱۰۹
چہار سوال کا پیش کرنا۔	//
آپکے بیان کا باعث بقدر رسائی فہم کے سمجہ مین آنے کے لکہا نجانا۔	۱۱۳
سید خوندمیر اور شاہ نعمت وغیرہ مہاجراو صحابہ کا آنا۔	۱۱۴
میان سید محمود ثانی مہدی کا میان شاہ نعمت سے خرچ راہ طلب کرنا اور اونکا کم توجہی کی باعث	

امانت مین خیانت نکر سکنے کا بہانہ بتلانا۔	۲۱۶
بندگیمیان سید خوندمیر کا میانشاہ نعمت کے قافلہ سے ملنا۔	۱۱۷
احمد شہ قدن کا حال اور بندگیمیان کے فیمابین سوال و جواب۔	۱۱۸
شاہ نعمت کا احمد شاہ کی تعریف کرنا اور بندگیمیان کا اوسکو منافق کہنا۔	۱۱۹
بی بی بوبجی کا پوچھنا کہ مہدی کو بھی بیٹے کے آنیکی خوشی ہوتی ہی اور آپکا جواب۔	۱۲۰
میانسید محمود ثانی مہدی کا بندگیمیان کی تعریف کرنا اور میانشاہ نعمت کی شکایت۔	//
احمد شہ قدن کو سر منافق کا حکم فرمانا۔	۱۲۱
سیدین کے مرتبہ کا بیان۔	۱۲۲
چھہ ماہ تک دن کو حجرہ سید محمود مین اور رات کو حجرہ بندگیمیان مین رہنا۔	//
فرہ علما کا آپکی داخل امت ہونی ہونیکا سوال اور جواب۔	۱۲۳
حضور موعود سے سانپ کا بات کرنا۔	//
جنون کا بیان سنکر مرید ہوجانا اور مہدی کے حکم سے کسیکا انکار نکرنا۔	//
پہاڑ کا سونا اور بالو کا موتی اور جواہر بنجانا۔	۲۲۴
مال نکالنی کی حدیث کی توجیہ اور ارواح کی تصحیح۔	۱۲۵
آپکے لوگون کے ارکان نماز برابر بجانے کا جواب۔	۱۲۶
آپکی ذاتی چہارون صفاتون کا بیان۔	//
بندگیمیان کو دو تلوارین بند ہوانا۔	//
عین القضات کا رتبہ۔	۱۲۷
صحابہ رسول اللہ کے درجی کی رعایت اور مجتہدین کا رتبہ۔	//
ہفت سلطان کے حق مین بشارتین۔	۱۲۸
شیخ محی الدین ابن عربی کے حق مین بشارت۔	۱۲۹

سید عبد القادر جیلانی کی فضیلت۔	۱۲۹
ہندی اور منتہیون کے پڑہنے کی کتابین اور حاجی صاحب، اور شیخ نظام الدین اور شیخ سعدی کے حق مین بشارتین۔	۱۳۰
حضور موعود کے انتقال کا حال۔	۱۳۱
حضور موعود کی اپنے بارہ مین پیشین گوئی۔	۱۳۷
بعد دفن سوارون کے نابود ہو جانے اور پہلوان کے دہنس جانیکا معجزہ۔	۱۳۹
آپ کے پانچ اصول اور ہر ایک کا بیان ترک دنیا۔	"
ترک علایق۔ صحبت صادقان۔	۱۴۱
عزلت خلق۔	"
ذکر کثیر۔	۱۴۲
دیگر فرایض مہدی۔	"

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی ہردم وہر آن بلاخیال اور بیگمان یہ تیرے بے حساب احسان جو ہمیشہ تازہ بتازہ
تو بتو ہوتے چلے جارہے ہین وہ تو تیری کریمی کی شان ہے ہماری کیا تاب جو اوسکا شمہ بھر
شکر ادا کر سکیں یا اونکی شمار کا دم بھر سکین تعالیٰ شانک علواً کبیرا (تیری شان بہت بڑی بزرگ ہے) پر اے کریم جبکہ
ہر فرد عالم پہ بے منت کرورون احسان فرما رہا ہے تو اگر سارے انسانون کو تیرے پسندیدہ
اور برگزیدہ ایلچیون کے خاص تیرے ہی ایلچی ہونے کی معرفت مین بصارت عطا ہوئی ہوتی
تو یہ بات کچھ تیری شان کریمی کے تو خلاف نہ تھی۔ خداوندا تو نے اونکو خاص اپنے ہی ایلچی
ہونے کی تو وہ علامات اور ایسے ایسے نشان عنایت فرمائے ہین کہ ہر غبی کم عقل بھی سمجھ جا
سکتا ہے کہ بیشک وہ تیرے ہی ایلچی ہین چنانچہ خاتم الرسل محمد مصطفےٰ کو باوجود امّی ہونیکے
کیسے پُر فصاحت اخلاق و معجزات و تعلیمات کا مجموعہ کتاب عنایت ہوئی۔ انصاف تو یہی ہے
کہ یہ آپکی راستی کا پورا پورا شاہد عدل ہے مگر بصارت بھی تو ہونا چاہئے۔ ویسے ہی آپکی
خاص ولایت کے خاتم سید محمد جونپوری مدعی مہدویت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ پُر تاثیر
قرآن کا بیان عطا ہوا کہ سامعین خواہ یگانہ ہون خواہ بیگانہ دنیا اور مافیہا کو چھوڑ کر حضور کے

غلام گرویدہ بن گئے۔ یہ تاثیر بیان آپ کے فیض گیرون مین کئی واسطون تک جاری اور ساری رہی جیساکہ مخالفین کی اس بارہ کی گواہیین اب تک کتب تواریخ مین موجود ہین مگران سب سے بڑہکر تو تیری جناب سے آپکو تیرا دیدار دکھلانیکا عہدہ عنایت ہوتا ہی جسکے باعث اس دار فانی مین سیکڑون لوگون کو بچشم سر تیرا دیدار دکھلادیا پر تذبذب گیا یہی تو بصارت کی عطا سے دریغ فرمایا ہے مگر ضرور اسمین بہی کوئی حکمت ہے۔ مین اسی ترددات کے بحر عمیق مین بیچان تہا کہ کرم الہی ہمنما ہوا کہ اے غریق دریاے تفکر ذرا ہوش مین آ اور سمجھ کہ ہمنے ہر انسان کو عقل وفہم وادراک اور تمیز عطا کی ہے ساتہ ہی اوسکے ارادہ کا بہی اختیار دیدیا ہے پس جس بات کا وہ اپنے دل مین ارادہ کرلیتا ہے اوسکی بہم رسانی کے اسباب ہماری پیشگاہ سے اوسکو پہونچ جاتے ہین خواہ وہ بات اوسکے نفع کی ہو یا نقصان کی۔ ہان البتہ یہ بات ہی کہ **بیت** جہان کی خواہشین ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے ۔ بہت نکلے مرے ارمان لیکن پہر بہی کم نکلے ۔ اس دنیا مین نفس کی ہمنے وہ وہ خواہشین رکہی ہین جنکا ترک انسان کو مرگ سے بدتر معلوم ہوتا ہے خصوصاً عجب کبر فخر مباہات جاہ تو دل سے دور ہونا قریب محال ہے کہ نفس کی زندگی انہین سے ہے یہ مایۂ حیات نفس ہین پس انسان ان امور نفسانی کو نا عاقبت اندیشی سے پسند کرکے ارادتاً نقصان مین پڑتا ہے ہماری عنایت اور الطاف اور کرم مین کچھ فرق نہین۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اون باتون سے پاک ہی جو وہ لوگ بیان کرتے اور پیغمبرونپہ سلام ہی اور پروردگار عالم کے لیے تعریف ہے۔

یعنی تیرا پروردگار عزت کا پروردگار ہے وہ اونکی وصف کردہ چیزون سے پاک ہے اور رسولونپہ سلام ہے اور ساری تعریف پروردگار عالم کی ہے۔ اب احقر العباد [illegible] سید اشرف عرف اچہا میان ابن سید راجو میان تغمدہ اللہ بالغفران از اولاد خاتم مرشد سید محمود ثانی مہدی ابن سید خوندمیر رئیس الشہداء صدیق ولایت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن پالن پور شائقین سوانحات سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کی خدمت سراپا برکت مین گذارش

کہ اس ملک کے عوام مہدوی بجز لفظ مہدوی کے آپ کے نام تک سے واقف نہین
اور آپ کے سوانحات یہ تو خواص تک کو پوری اطلاع معلوم نہین ہوتی لہذا اس احقر نے
سنہ تیرہ سو دو ۱۳۰۲ھ مین ایک مسدس ترجیع بند حضور موعودؑ کے تولد سے لیکر وفات تک لکھا
تاکہ شائقین کو یاد کرنے مین دقت عائد ہو مگر وہ نہایت مختصر اور بغایت موجز حالات تہی
ہر قصہ کا لب لباب اور ہر حکایت کا خلاصہ مطلب نکال لیا گیا ہے اس وجہ سے آپ کے
سوانحات یہ پوری پوری خبر نہین مل سکتی اور اوسکے شعرون کے اندر جبکہ پوری بات کی
ایک اشارہ لیا گیا ہے لہذا جب تک وہ بات پوری نہ سنتے مین آوے اوسکے مطلب سمجھنے مین
دقت پڑجاتی ہے اور نیز چند جا سے درمیانی حالات رہ گئے ہین جنکی اطلاع سے حضور موعودؑ
کی زیادہ تر عظمت شان معلوم ہوتی ہے - الحمد للہ کہ اوسکے لکھنے سے اکثر لوگون مین چرچا
پہیلا اور کئی شائقین نے اوسکو از بر یاد بہی کر لیا اور اوسکی مفصل کوائف کو دریافت بہی کیا
لیکن جبکہ یہ طول طویل باتین دو ایک بار کے سننے سے یاد رہنا مشکل تہا لہذا درخواست
ہوئی کہ حضور موعود علیہ السلام کے ضروری حالات اردو نثر مین اس طرز سے لکہے جاوین
کہ طول مُمل نہو جاوے اور کوئی ضروری امر آپ کے حالات سے رہ بہی نجاوے اور پہر اوسکو
طبع کرا کے سارے گروہ مین بانٹ دیا جاوے پس فقیر نے آپ کے ضروری سوانح عنایت
ایزدی کے بہروسہ پہ لکہنا شروع کر دیا چند ہی عرصہ مین لکہہ لیا اور اس ذخیرۂ مبارک کا نام

سیر مسعود واقعات مہدی موعود رکہا الہی اوس بندۂ خاص عاشق بااخلاص کے
طفیل سے یہ سیر مسعود میری سعادت دارین کا باعث ہو جیو آمین یا رب العالمین۔
اس سیر کو ایک تہیۃ اور دو منزل پہ منقسم کیا تہیہ حضور موعودؑ کے تولد سے ہجرت فرمانے تک
کے حالات مین۔ منزل اول جونپور سے روانہ ہو کر مکہ معظمہ مین پہونچنے تک کے سوانحات
مین اور اسمین دس مقام ہین۔ منزل دوم مکہ مقدسہ سے فرہ مبارکہ تک کے واقعات مین
اور اسمین بارہ مقام ہین اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّ ارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ

باطلاً وارزقنا اجتنابه برحمتك یا ارحم الراحمین۔ تہنیۂ حضور موعود کے
تولد سے ہجرت فرمانے تک کے حالات مین۔ جاننا چاہیے کہ مہدی علیہ السلام کے ہونیکا
وعدہ خاتم النبیین محمد مصطفےٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کی
زبان مبارک سے ہوا ہے اور وہ حدیثون سے مستفاد ہے مگر خوب یاد رہے کہ مہدی کے بارہ
کی ساری حدیثین اس پایہ کی نہین کہ ہم اونسے کسی بات پہ جزم کرلے سکین چنانچہ ماہرین پہ
پوشیدہ نہین ہان اتنا ہے کہ مہدی کا ہونا تواتر معنوی کو پہونچگیا ہے جس سے فقط
مہدی کا ہونا قطعاً ویقیناً مانا جاسکتا ہے اور باقی علامات مہدی مین جسقدر احادیث
وارد ہین وہ مفید قطع نہونے کی وجہ سے قابل التفات نہین ہوسکتی ہین کیونکہ جب تک
اسکا ثبوت قطعاً نہوجاوے تب تک وہ فی الحقیقت مہدی موعود نہین ٹہرسکتا پس اوسی کو
مہدی ماننا واجب نہین ہوتا اسیوجہ سے ہمارے بزرگان دین نے علامات مذکورہ
علامات مذکورہ احادیث کی جانب کم توجہی رکھکر اپنی اپنی کتب ورسائل مین قطعی ثبوت
بتلایا ہے اور فقیر نے بزبان اردو ایک رسالہ بنام نتیجہ جہدی فی اثبات مہدیؑ
لکہا ہے اوسمین مہدیؑ کا ثبوت بدلائل قاطعہ دیکر بشارات مہدیؑ احادیث سے
اوسکے اندر مندرج کی ہین وہان ایک تنبیہ مین احادیث سے قطعی ثبوت مستفاد نہوسکنے کے
وجوہات بالبتہ بتلائی ہین اور نیز شمس البیان کے خاتمہ مین بقدر ضروری لکہا گیا ہے
جو اصحاب فطنت وبصارت کے لئے کافی ہے۔ اوسمین یہ بہی بتلایا گیا ہے کہ خود حضور موعودؑ
کے فرمان سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا ثبوت احادیث سے ہونا دشوار ہے یعنی احادیث
سے آپ کا ثبوت حقیقتاً درجہ یقین کو نہین پہونچ سکتا پس جب رسول اللہ کی بشارات
کی جانب زیادہ تر توجہ نہ رہکر آپ کا ثبوت معجزات اخلاق اور تعلیمات سے ہوا ہے
اور بشارات کو بطور تتمہ اور زیادتی دلیل کے گنا ہے ویسا ہی یہان بہی مہدی موعود کا
ثبوت معجزات اخلاق اور تعلیمات سے ڈہونڈہنا چاہیے پس بفضل الہی ان باتون کے

ہمارے سید محمد جونپوری ؑ سچے مہدی موعود ٹہرتے ہین اسمین کچہ بہی شک و شبہ کی گنجایش
نہین رہتی انشاء اللہ تعالیٰ اگر خدا تعالیٰ نے اسباب بہم پہونچا دیا تو فقیر کا ارادہ ہی کہ
اس بارہ مین ایک کتاب لکہے کہ ہمارے مہدی علیہ السلام کے ثبوت کی دلائل
یقینیہ کا اور آپ کے بارہ کے تمام شکوک اور شبہات کے جواب کا مفصل اور شرح مجموعہ ہو
ھُوَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْهِ التُّکْلَانُ ہمارے سید محمد ابن عبد اللہ الجونپوری مدعی مہدویت
کے حالات اگرچہ ہمارے بزرگون نے تحریر تو کئے ہین پر افسوس کہ آپ کے حضوریون کے
تحریر کئے ہوئے نہین اگر اونکے لکہے ہوئے ہوتے تو البتہ قابل توثیق ہوتے اور گو انکے
بعد مین لکہے جانیکا بہی کچہ مضائقہ نہ تہا مگر جہان جہان تفصیل اور تحقیق کی ضرورت
تہی وہان ویسا ہوا ہوتا تو کیا خوب ہوتا۔ غور سے دیکہا جاتا ہے تو یہ افسوس بیجا ہے
کیونکہ حضوریون کے اوسیوقت حالات قلمبند کر لینے سے فقط یہی فائدہ متصور ہو سکتا ہے
کہ وہ حالات قابل اعتماد ہون اور لائق یقین پر یہ خیال خام ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ
حالات کا اسیوقت قلمبند ہو جانا کچہ قابل اعتماد اور لائق یقین نہین بن جا سکتا بلکہ
اگر اسیوقت لکہے جاوین اور الفاظ محتمل المعنیین اور احتمال حقیقت و مجاز اور مضمرات
متشابہات وغیرہ بواعث شکوک و ظنون سے پاک اور مبرا نہو تو وسیلہ یقین نہ رہیگا
اور تذبذب ہو جاویگا دیکہئے کلام مجید اوسیوقت لکہ لیا گیا ہے مگر سمجہنے پہ نظر کرتے بہتر
فریق بن گئے اون سب کا تمسک اسی کلام مجید سے ہے اور نیز اوسمین کئی باتون کی
تفصیل نہین چنانچہ مخفی نہین پس اس سے معلوم ہوا کہ سنت اللہ جاری اس بارہ مین
یہ ہے کہ امورات دینی مین انفصال نہین ہو جاتا اسلئے مین جیسے حالات حضور موعود
کے پاتا ہون لکہتا ہون وَ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ ہمارے مہدی موعود ؑ جناب امام موسیٰ کاظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہین۔ کتب تواریخ اور نسب نامون سے ثابت ہی
کہ جناب موسیٰ کاظم کے اسماعیل نامی فرزند تہے اور ان کے آٹھ فرزند تہے

جنمین ایک نعمت اللہ بہی ہین۔ لکہا ہے کہ فرزندان حضرت امام اسماعیل سے عابد۔ ثابت۔ نعمت اللہ۔ اسد اور محب ان پانچ صاحبون نے معہ دیگر سادات کے بغداد سے اہل کو تشریف ارزانی فرمائی مگر یہ دریافت نہوا کہ آپکے اجداد سے جونپور ہند مین کون صاحب کس وجہ سے تشریف فرما ہوے اور سکونت اختیار کی۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے سید محمد مہدی موعودؑ ابن سید عبد اللہ بن سید عثمان بن سید خضر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبد اللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین بن سید نعمت اللہ بن سید اسماعیل بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن ابی عبد اللہ الحسین شہید کربلا بن امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین۔ حضور موعود کے دادا جناب سید عثمان صاحب کے دو فرزند تہے ایک سید جلال الدین دوسرے سید عبد اللہ و اللہ اعلم سید خان ان پچھلے حضرت یعنی والد سید محمد مہدی موعودؑ کا لقب ہے یا عرف یا شاہی خطاب لیکن اسمین کچھ شبہ نہین کہ آپ کو سید خان کہتے تہے جیسا کہ خود حضور موعودؑ کے اقرار سے ثابت ہے چنانچہ انصاف نامی کے اول باب سے مبرہن ہے۔ لقب یا عرف ہو تب تو کچھ بہی ہرج نہین البتہ خطاب ہونے کی صورت مین تواریخ وغیرہ کہین سے بہی ہوتا بتلانا ہوگا تو ہم کہتے ہین کہ اگر خطاب ہو تب بہی ہو سکتا ہے کیونکہ اوسی قرب مین یہ خطاب سیدون کو ملا ہوا تواریخ مین دیکہا جاتا ہے چنانچہ سلطان محمد شاہ بادشاہ دہلی کے ذکر مین جو خضر خان کا پوتا تہا سنہ آٹھ سو سینتیس کے سال مین سید سالم کے بیٹے کو خان اعظم سید خان کا خطاب دیا تہا جیسا کہ تاریخ فرشتہ اور طبقات اکبری سے ہویدا ہے پس ممکن ہے کہ آپ کے والد سید عبد اللہ کو کسی بادشاہ جونپور یا دہلی کی جانب سے یہ خطاب ملا ہو اور شہرت پکڑ گیا ہو ورنہ آپ کا نام سید عبد اللہ ہونے مین

کچھ کلام نہین- سید جلال الدین آپ کے چچا کے تین لڑکے اور دو لڑکیان تہین.
لڑکون مین اول سید سلام اللہ اور دوسرے سید کریم اللہ اور تیسرے سید
عبدالغنی اور لڑکیون مین ایک بی بی الہدیتی اور دوسری بی بی راستی- اور حق
تعالی نے سید عبداللہ کو دو فرزند عطا فرمائے تہے اول میان سید احمد دوم
میان سید محمد مہدی موعود صلی اللہ علیہ وسلم سو بی بی راستی تو میان سید احمد
صاحب سے منسوب ہوئین اور بی بی الہدیتی میان سید محمد مہدی موعودؑ سے حضور
موعود کی والدہ کا نام بی بی آمنہ ہے- یہ پتہ نہین ملا کہ بی بی آمنہ صاحبہ والدہ
حضور موعود کسکی بیٹی تہین اور کسکی اولاد مین تہین یہ ہمارے تاریخ نویسون کی کم
توجہی کا باعث ہے اور اس کم توجہی کی وجہ ظاہر ہے کہ ہمارے یہان ذکر و فکر سے
نہایت ہی کم فرصت دی گئی ہے اور وہ لوگ لذت یافتہ تہے پس انہون نے نہایت
ہی سرسری نظر سے حالات قلمبند کرلئے ہین اور اب ہمکو اسکی تحقیقات خیلے دشوار ہی
ہان آپ کے بہائی قیام الملک تہے یون کہتے ہین لیکن یہ صاحب آپکی والدہ کے حقیقی
بہائی تہے یا عموی اور قیام الملک اونکا خطاب ہے یا نام یہ بہی نہین معلوم ہوتا-
دیکہا جاتا ہے کہ حضور موعودؑ کی والدہ صاحبہ کے والد کا نام بہی عبداللہ تہا اور بیٹے
سید جلال اور ایک روایت سے اوپر جاکر حضور موعود کے نسب سے ملجاتی ہین-
آپ کا لقب اخاملک ہے آپ نہایت دیندار صالحہ تہجد گذار عابدہ پرہیزگار تہین-
ایک شب تہائی شب باقی ہوگی کہ آپ نے معاملہ مین دیکہا کہ آسمان سے آفتاب
اوترکر آپ کے گریبان مبارک مین گہس گیا اور فوراً آستین سے نکلکر اپنی جائے پر
چلا گیا جون جون زیادہ بلند ہوتا دون دون تجلی بڑہتی جاتی تہی- اس حالت مین
آپ جذبہ الہی مین مستغرق اور مدہوش ہوگئین- حضورہ عالیہ کے بہائی قیام الملک
اس خبر کے پہونچنے کے معاً آحاضر ہوئے اور چونکہ باطنی مذاق سے خبردار تہے دیکہتے ہی

فرمادیا انہین کسی قسم کا آزار نہین جذبۂ الہی ہے۔ جب ہوش مین آئین حال دریافت
کیا جو کچھ گذرا تہا بیان کیا نہایت خوش ہوکر فرمایا کچھ خوف نہ کیجیے اللہ تعالی آپ کے
شکم مبارک سے مہدی موعود خاص ولایت محمدی کا خاتم پیدا کریگا پر یہ راز کسی پہ ظاہر
نفرمانا۔ حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا انعلاق سنہ آٹہہ سو چیالیس کے شعبان
مین ہوا ہے۔ سارے اصحاب سیر مرقوم فرماتے ہین کہ جب آپ کے حمل کو چہارم
ماہ شروع ہوا یعنی ماہ ذی الحجہ مین حضور موعود کی والدہ بی بی ایمنہ صاحبہ کسی کسی
وقت اپنے شکم سے یہ آواز سنتین کہ مہدی حق ہے۔ غرض مدت معین کے بعد
سنہ آٹہہ سو سینتالیس ہجری کے ماہ جمادی الاول کی چودہوین تاریخ کو پیر کے دن
تولد مسعود پاکر عالم کو منور فرمایا۔ آپ کا تولد شہر جونپور پایۂ تخت شاہان شرقیہ مین
ہوا ہے۔ جبکہ یہ شہر دہلی سے مشرق مین واقع ہے اسکے اطراف کے ملک کو شرق
کہتے ہین۔ یہ شہر عظیم الشان دریاے گومتی کے کنارہ پر واقع ہے۔ اسوقت یہان
کا بادشاہ سلطان محمود شاہ بن ابراہیم شاہ شرقی تہا جو سلطان حسین شرقی کا والد تہا
آپکی پیدائش کے وقت کوئی معمولی بات نہ تہی یعنی جو دیگر بچون کی پیدائش کے
وقت آلائشات وغیرہ ناپاکیان ہوا کرتی ہین اون سب سے آپ پاک اور مبرا پیدا
ہوے۔ پیدا ہونے کے ساتھ آپنے دونون شرمگاہون کو اپنے ہاتہون سے چہپالیا
آپکے تولد پاتے ہی جونپور کے تمام بتخانون کے سارے بت سر کے بل گر پڑے جیسا کہ
معارج النبوت کے رکن دوم کے باب سوم کی فصل اول مین واقعہ نہم کے اندر
حضور نبوی کا تمام آلایش سے پاک پیدا ہونا اور واقعہ چہاردہم مین تمام روی زمین کے
بتون کا سرنگون گر پڑنا مرقوم ہے ویسے ہی یہان بہی ہوا۔ آپکا رونا مذاق بخش روح
اور جاذب حق تہا۔ بعض تواریخ مین مرقوم ہے کہ سید عبداللہ کے یہان پہلے جب کہ
بڑے فرزند سید احمد کا تولد ہوا تہا تب کوئی بزرگ تشریف لائے تہے اور دایہ کے

ہاتہہ پیالہ شیر کا بہیجکر کہا تہا کہ جو لڑکا آج متولد ہوا ہے اوسکو پلادو اور دیکہو کہ یہ
اوسکو ہضم ہوجاتا ہے یا قے مین نکل جاتا ہے جو کچہ وقوع ہو اس سے خبر دو پلا آئی
قے ہوگئی اور دودہ نکل گیا دایہ نے خبر دی آپ نے فرمایا یہ وہ لڑکا نہین جسکی
ہم تلاش مین ہین جب حضور سید محمد کا تولد ہوا تب بہی وہی صاحب تشریف لائے اور
بدستور کارروائی ہوئی جب خبر ملی کہ دودہ ہضم ہوگیا نہایت خوش ہوکر فرمایا کہ
الحمد للہ برسون کی محنت آج ٹہکانے لگی جسکی ہمکو تلاش تہی یہ وہی فرزند مسعود ہے
صحیح روایت سے ثابت ہے کہ یہ بزرگ خواجہ خضر علیہ السلام تہے۔ حضور موعود کے
پیدا ہوتے ہی فلک سے ندا ہوئی کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوقًا یعنی حق بات آگئی اور باطل مٹ گیا کیونکہ باطل مٹنے والا ہے۔
یہ آواز اور بتون کے گرنے کی خبر شیخ دانیالؒ کے گوش زد ہوئی جو وہان بڑے
عالم متبحر شہر استاد اور سجادہ خانوادہ چشت کے تہے۔ اونکو خیال ہوا کہ آج کوئی شخص
نہایت بزرگ عظیم الشان حاکم الزمان پیدا ہوا ہے تجسس سے دریافت ہوا کہ
جناب سید عبد اللہ صاحب کو خدا تعالےٰ نے آج شب کو فرزند بخشا ہے بلوا کر حال
دریافت کیا عبد اللہ صاحب نے فرمایا کہ وہ لڑکا تمام آلایشون سے صاف دہلا ہوا
پیدا ہوا ہے رونا پر تاثیر ہے۔ پیدا ہوتے ہی دونون ہاتہون سے شرمگاہون کو چہپایا تہا
تہا جب کپڑے پہنائے گئے تب وہان سے اتہون کو ہٹایا پہر دریافت کیا نام کیا
رکہا ہے فرمایا آج رات کو مین نے پیغمبرؐ کو خواب مین دیکہا آپ نے فرمایا کہ مین
اس فرزند سعادتمند کو اپنے نام سے موسوم کرتا ہون لہذا اسکا نام محمد رکہا ہے
پہر حلیہ دریافت ہوا بیان کیا کہ اوسکا رنگ گندمی ہے۔ سر بڑا ہے پیشانی کشادہ۔
ناک بلند۔ ابرو پیوستہ۔ منہ درخشندہ یعنی چودہوین رات کے چاند کا سا نورانی چمکتا ہوا
بال کنگریالے۔ بڑی اور رسیلی آنکہین۔ جیسے بنی اسرائیل کی یعنی بہت سفید اور آبدار

بنی اسرائیل
۸

مائل بہ سرخی اور مردمک کی سیاہی مثل سیاہ آبگینہ کے اور سرمئی۔ مژگان لنبی۔
رخسار سرخ مثال گلاب کے۔ دہنے گال پہ خال سیاہ۔ کان نہایت دلربا۔ ہونٹھ نہایت
نازک اور خوشنما۔ کتف کشادہ۔ دہنے کندہے پہ مہر ولایت ہے۔ گردن بلند۔
ہاتہہ لنبے حتی کہ زانوون کے نیچے تک پہونچتے ہین۔ بازو سڈول۔ کف دست ہین
پنجہ قوی اور خوش اسلوب۔ انگلیان دراز۔ چوڑا اور ابہرا ہوا سینہ۔ شکم صاف
شفاف۔ کمر باریک۔ سینہ سے ناف تک بالون کا ایک باریک خط۔ سرین مناسب
ساق پا درمیانی مثل بلور۔ قدم ہین اور بہت موزون۔ میانہ قد۔ اعضا نرم۔ ساری
اعضا اور کل بدن مین اسقدر خوشبو کہ دماغ معطر ہو جاے اگر ہاتہہ لگا مین تو ہاتہہ مین
بس جاے۔ پسینہ وہ کہ عطر شرماے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ہر چند
(پس خدا اچھا پیدا کرنیوالا برکت والا ہے۔)
قصداً دیکہا گیا مگر اسکا بول وغایط دکہلائی نہین دیتا۔ فقط تری کا نشان زمین پہ
معلوم ہوتا ہے۔ یہ سنکر شیخ دانیال نے آپکی کنیت پوچہی فرمایا اُسکی کنیت ابوالقاسم
ٹہرائی ہے۔ اسمین سے اکثر باتین موافق احادیث نبوی کے ہین چنانچہ عبد اللہ بن
مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مہدی مجہسے ہے کشادہ اور روشن
پیشانی والا اور بلند بینی کا الحدیث۔ اس حدیث کا اخراج ابوداؤد نے کیا ہے اور حذیفہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مہدی میرے فرزندون سے ایک
شخص ہے جسکا منہ چمکتے ستارے کا سا ہوگا اور جسکا رنگ عربی ہوگا الحدیث۔ اور
امیر المومنین علی ابن ابیطالب سے مروی ہے کہ فرمایا کہ مہدی کا مولد مدینہ ہے وہ
اہلبیت نبی سے ہے اسکی ہجرت گاہ پاک گہر ہوگا گہنی داڑہی والا سرمئی آنکہون والا
چمکتے دانتون کا اسکے منہ پہ ایک تل ہوگا بلند بینی والا کشادہ پیشانی کا اوسکی کندہی پہ
علامۃ النبی ہوگی الحدیث۔ اس حدیث مین داڑہی اور دانتون کا جو حال ہے وہ
اپنے اپنے وقتون پہ اسی اوصاف سے ظاہر ہوا۔ اور ابی جعفر محمد بن علی سے روایت ہے

کے زمانہ مین اوسکے بیعت والون کو بڑی مشقت اور نہایت شدت ہوگی وہ زمانہ
کب آئیگا فرمایا کہ میان یوسف وہ یہ ہی وقت ہے مگر جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری
طرف بڑے بنائے ہین اس سے معلوم نہین ہوتا۔ اسیطرح تین بوڑہی عورتون نے
حضور موعود سے عرض کیا کہ ہمارے بیٹون کا ارادہ حضور کی خدمت مین بسر کرنیکا ہے
لہذا اونہون نے ہمین لکہا ہے کہ تم آکر لیجاؤ اگر اجازت ہو تو کسی مرد کو ہماری ساتہ
دیجئے۔ حضور نے کہا اجازت ہے اور کسکو ہمراہ لیجاؤگے اونہون نے میان نظام غارکا
نام لیا وہ تمام روز چہپ گئے اسقدر لوگ آپکی صحبت کیمیا خاصیت سے خوش اور راضی
تہے کہ کتنی ہی بڑی تکلیف کیون نہو پروا اوسکو ناچیز سمجہتے تہے۔ یہ پوری محبت کی
علامت ہے۔ ایک روز آپنے اپنے گہوڑے کو تیز کرکے ایک ٹیلہ پر جا کہڑے ہوگئے
اور پیچہے دیکہا تو سب یار و مصاحب بڑے شوق دلی اور رغبت قلبی سے دوان دوان
آرہے ہین کسی کے سر پہ ٹوکرا رکہا ہوا اور کسی کے گٹہری اور کسی نے اپنی گردن پہ
لڑکے کو لادا ہوا ہے اور کوئی بیل کی رسی تہامے بہزار مشقت اور محنت بصد پریشانی
و زحمت محض برای خدا حضور موعود کے پیچہے قطع مسافت اور طے منازل کررہی ہین
یہ دیکہکر حضور موعود کو نہایت رحم آیا بدرگاہ باری نہایت سوز اور زاری سے عرض
کی الٰہی مین اونکا کیا لیاہے جو یون میرے پیچہے پڑے ہین تو علام الغیوب ہے تجہے
بخوبی روشن ہے کہ یہ لوگ محض تیری رضا کے جویان یون تیری راہ مین پویان ہین۔
پس وہ قابل ترحم ہین اونپہ رحم فرما اوسیوقت حکم الٰہی ہوا کہ اے سید محمد ان تمام
صغیر و کبیر سے مین خوش ہون اور مین اونکو ہمیشہ کے لئے بخشدیا اور قطعی ایمان
اونہین عنایت کیا پس آپ نے یہ حکم اون سب کو بہی سنادیا۔ پہر روانہ ہوکر کئی روز
کے بعد قندہار پہونچے۔ **مقام یازدہم قندہار**۔ یہ شہر حکومت کابل مین ہے اور
ٹہٹہہ سے تین سو کوس بجانب شمال مائل بہ مغرب ہے اوسکے اردگرد کوہستان ہے

کہ فرمایا حضرت کو کسی نے مہدی کے اوصاف پوچھے تو فرمایا وہ جوان گول منہ
والا ہے اور اسکے کندھوں پہ بال لٹکتے ہوں گے اور اسکے چہرہ کا نور اوسکے سر کے اور
داڑھی کے بالوں پہ غالب ہوگا۔ آپکا یہی حال تہا چنانچہ ہمارے واقعات نویسوں کی
تحریرات اوسکی گواہ ہیں یہ سب حدیثیں عقد الدرر سے لکھی گئی ہیں۔ جب یہ حال
سنا شیخ دانیال صاحب نے سید عبداللہ صاحب کو مبارکباد کہکر وداع کیا بعد چند
مدت کے پہر سید عبداللہ صاحب سے ملاقات کرکے افعال و احوال دریافت کئے
فرمایا کہ جب گویا ہوا تو اول ہی یہ کلمہ زبان پر جاری ہوا تہا کہ مہدی موعود آئے۔ وہ
براستگو۔ بردبار۔ شیرین سخن۔ نغز گفتار۔ کم گو۔ ذی وقار۔ کم خسپ۔ کم خوار۔
احسن الخلق۔ نیک کردار ہے۔ ابہی سے شریعت غرا کی جانب داری اور اوسکی جانب
دعوت ہو رہی ہے تب شیخ موصوف نے فرمایا کہ ظہور مہدی کا زمانہ قریب ہو چکا ہے
غالبًا یہی فرزند ہے۔ شواہد الولایت میں ہے کہ جب بندہ شکم مادر سے متولد ہوا
فورًا حکم پروردگار ہوا کہ اے سید محمد دعوہ مہدویت کر مگر بندہ نے عرض کیا کہ خداوندا
بسرو چشم حاضر ہوں پر اس وقت دعوی کرنے سے خلق فتنہ میں گرے گی جیسے
وقت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام میں گری تہی۔ شاہ عبدالرحمن صاحب کے
مولود میں مرقوم ہے کہ حضور موعود کا فرمان ہے کہ بندہ جیسے ہی پیدا ہوا ویسے ہی
حکم خدا ہوا کہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ۔ اور اوسی وقت بندہ کو حدیث ۱
(اول اور آخر اور ظاہر اور باطن وہ ہے)
چاروں کتابیں خدا تعالی نے بے واسطے تعلیم کیں اگر بندہ توریت پڑہتا تو لوگ
یہی سمجہتے کہ موسی پہر آگئے اور انجیل پڑہتا تو عیسی کے آنیکا تصور ہوتا اور زبور پڑہتا تو
داؤد کے اور قرآن پڑہتا تو محمد مصطفے صلعم کے دوبارہ تشریف لانیکا خیال ہوتا مگر
بندہ خدا کی عنایت سے اس بات کو پی گیا۔ جنت الولایت میں ہے کہ اوس محبوب رب العالمین
کی شیرخوارگی کے زمانہ میں اسقدر آیات بینات اور وہ وہ خرق عادات ظہور میں آئیں

دیکھنے والون کو بڑی حیرت تہی اور خیال کرتے تہے کہ اسمین سرّ عظیم ہے دیکھئے خزانۂ
غیب سے اہل عالم کو کیا عطا ہوتا ہے اور انکی تقدیر مین کیا مقدر ہوا ہے۔ شواہد الولایت
مین ہے کہ مخدوم شاہ دانیال رح کے ایک مدرسہ تہا اور ہمیشہ اوسمین درس تدریس
ہوا کرتی تہی۔ میان سید احمد سید عبد اللہ صاحب کے بڑے فرزند بہی اوسمین
تحصیل علم کے لئے جایا کرتے تہے ایک روز شاہ موصوف نے سید احمد صاحب کو فرمایا
کہ کبہی کبہی آپ کے چہوٹے بہائی سید محمد کو بہی ہمراہ لایا کیجئے وہ ایک روز لے گئے اونکو
دیکہکر شاہ موصوف نے بہت تعظیم و تکریم کی اور بڑے تپاک سے بٹہلایا اور پر تکلف
دعوت کہلوائی اور نہایت تواضع اور توقیر سے مشایعت کرکے رخصت فرمایا۔ مطلع الولایت
مین ہے کہ اوس وقت حضور موعود کا سن وسال تین چار برس کا تہا یہ دیکہکر بڑے
بہائی کی طبیعت مکدر ہو گئی اور شاہ صاحب سے گران خاطر ہو گئے یہ بات شاہ صاحب
قیافہ سے تاڑ گئے۔ ایک روز دونون بہائی اور شاہ صاحب موصوف بیٹہے ہوئے تہے
کہ ایک شخص پاکیزہ شکل اور نیک سیرت جسکے چہرہ سے آثار بزرگی نمایان تہے تشریف
لائے شاہ صاحب نے بڑی تعظیم اور توقیر سے اونہین بٹہلایا اور نہایت ملائمت سے
ہمکلامی رہی۔ رخصت کے وقت بہی بڑی تکریم و تواضع ہوئی بعد جانے اوس شخص کے
سید احمد صاحب سے دریافت ہوا کہ یہ کون صاحب تہے عرض کیا مین تو نہین جانتا
شاید آپ کا کوئی دوست ہوگا پہر سید محمد سے پوچہا آپ بتلائیے وہ کون صاحب تہے
فرمایا وہ جناب خواجہ خضر علیہ السلام تہے پس سید احمد صاحب کی جانب ملتفت
ہوکر فرمایا کہ خاص اسی جہت سے مین آپ کے چہوٹے برادر صاحب کی ادب اور تعظیم
کرتا ہون اوس روز سے سید احمد صاحب بہی آپ کا ادب کرنے لگے۔ جس وقت آپکا
سن شریف چار برس چہار مہینے اور چار روز کا ہوا یعنی سنہ آٹہ سو اکیاون کے
رمضان شریف کی اٹہاروین یوم شنبہ کو میان سید عبد اللہ صاحب نے پر تکلف

کھانے تیار کئے اور شہر کے عمائد اور اشراف اور امرا اور علما و صلحا اور فقہا کو
دعوت دی وقت پہ تمام لوگ معہ شیخ دانیال کے حاضر دعوت ہوئے اور حضور موعود
سید محمد علیہ السلام کو صندلی پہ بٹھلایا شیخ دانیال تک سب لوگ فرش پہ
بیٹھے ہوئے ہے شیخ موصوف مراقبہ مین تھے کہ خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے
حضور موعود کی نگاہ جون ہی خواجہ صاحب پہ پڑی اوٹھکر تعظیم دی سب کو حیرت
ہی کہ یہ بچہ کسکو تعظیم دیتا ہے شیخ موصوف نے مراقبہ سے سر اوٹھا کر دیکھا تو خواجہ صاحب
کو موجود پایا بڑے ادب سے اپنے پاس بلاکر بٹھلایا پھر جب بسم اللہ پڑھوانے کا
وقت آیا خواجہ اور شیخ صاحبون نے بازو پکڑکر پھر صندلی پہ بٹھلایا اور شیخ صاحب نے
خواجہ صاحب سے التماس کیا کہ بسم اللہ آپ پڑھائیے خواجہ نے فرمایا کہ مجکو اور یسع
علیسیٰ ؑ الیاس ؑ کو آمین کہنے کے لئے فرمان خدا صادر ہو چکا ہے بسم اللہ آپ
پڑھائیے غرض شیخ صاحب نے بسم اللہ پڑھوائی اور ہر چارون علیہم السلام نے
باواز بلند آمین کہا۔ پھر تو حضور موعود شیخ دانیال کے مدرسہ مین ہر روز جانے لگے
سات برس کی عمر مین قرآن شریف کے حافظ ہو گئے اور عرصہ قلیل مین کتب درسی
پڑھ لین۔ جس روز سے اوس محبوب رب العالمین نے مدرسہ شیخ مین جانا شروع کیا
ہر پنجشنبہ کو خواجہ خضر علیہ السلام بھی آیا کرتے تھے۔ آپ کے اندر فطانت اور ذکاوت
کے جوہر پتلے سرے کے تھے اس وجہ سے اثنائے درس مین جسقدر اشکال شیخ
یا خواجہ صاحب کو پیش آیا کرتین وہ سب دقائق و نکات کے ساتھ حضور موعود
حل فرمادیتے بارہ برس کی عمر تک تو فارغ التحصیل ہو چکے علما اور فضلا نے آپ کو
اسد العلما کا خطاب دیا۔ جسوقت حضور موعود کو پورے بارہ برس ہو چکے یعنی سنہ
آٹھ سو انسٹھ کے جمادی الاول کی تاریخ سولہوین یا تیئیسوین کے بعد حضرت
خواجہ علیہ السلام کو خیال ہوا کہ اب امانت کا پہنچا دینا بہتر ہے اسلئے شاہ دانیال سے

کہا کہ آج سید محمد علیہ السلام کو جنگل مین دریا کنارے جو مسجد ٹوٹی ہوئی ہے اور
جسکو کہو کہری مسجد کہتے ہین وہان آپ اپنی ہمراہ لایے تاکہ جو امانت بندہ کو
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند مہدی آخر الزمان کو پہونچا دینے کی
سپرد کی ہے پہونچا دون اس وجہ سے شیخ صاحب بعد نماز جمعہ کے سید محمد اور آپ کے
بڑے بہائی سید احمد کو ہمراہ لیکر مسجد مذکور مین گئے جون ہی خواجہ علیہ السلام کی
نظر آپ پر پڑی جست کرکے گود مین اوٹہا لیا اور خلوت مین لیجا کر ذکر اللہ اخفی
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ بکشش دم کے جو امانت تہی وہ تفویض کردی اور سر کے
عمامہ سے ایک خرما جو حضور نبوی نے پس خوردہ کرکے دی تہی وہ بہی حوالہ کی ۔
اور تین بار عرض کیا کہ آپ کی نانا کی امانت آپ کو پہونچ چکی ہر سہ بار آپ نے
فرمایا ہان پہونچی پہر عرض کیا کہ حضور مصطفے صلعم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی و تقدس کا
یون حکم ہے کہ اب جو کوئی آپ کا مرید اور تربیت ہونے آوے اوسکو ذکر خفی اثبات
اور نفی کے دم سے تلقین فرمانا اور خلق کو ترک دنیا ۔ ترک علائق ۔ صحبت صادقان ۔
عزلت خلق ۔ ذکر دوام ۔ ہجرت وطن ۔ اخراج عشر ۔ توکل ۔ تسلیم ۔ اور طلب دیدار خدا
پہ دعوت کرو کہ آپ کے بعث کا یہی مدعا ہے ۔ آپنے فرمایا بہت اچہا ۔ اور بعض
روایت مین ہے کہ احکام ولایت کے بارہ امور تحریر فرما کر قلمدان مین بند کرکے
خواجہ صاحب کے حوالہ کئے تہے وہ قلمدان سپرد کیا واللہ اعلم ۔ بعد سپرد امانت کے
خواجہ علیہ السلام نے عرض کی کہ اب فدوی کو بہی اس دولت جاودانی سے محروم
نفرمائیے ۔ تب آپ نے خواجہ صاحب کو ذکر خفی سے تلقین فرمایا اور تربیت کیا ۔
پہر خواجہ صاحب نے باہر آکر شاہ دانیال سے کہا کہ یہ حضرت مہدی موعود ہین بندہ تو
تصدیق کرکے ملقین ہوگیا آپ بہی تصدیق کرلو اور تلقین ہوجاؤ ۔ شاہ دانیال
نہایت مسرت کے ساتہ مصدق بنکر ملقن ہوگئے ۔ اور برادر میان سید احمد بہی مرید

ہو گئے اسی روز سے شاہ دانیال نے آپ کا لقب سید الاولیا مقرر کر دیا۔ اب روز بروز آپ کا چرچا پہیلتا چلا اور اسقدر شہرت ہو گئی کہ جونپور کے اکثر فضلا اور امرا آپ کے مرید اور معتقد بن گئے سنہ آٹھ سو چہیاسٹھ مین کہ اوس وقت آپ کا سن اونیس سال کا تہا آپ کی شادی کتخدائی آپ کے چچا سید جلال الدین صاحب کی بیٹی بی بی الہدیتی رضی اللہ تعالی عنہما سے ہوئی۔ اسوقت بی موصوفہ کا سن بقولے تیرہ اور بقولے اٹہارہ برس کا تہا۔ اور جب آپکی بیس سال کی عمر ہوئی یعنی سنہ آٹھ سو سٹسٹہ مین شادی کے ایک برس بعد بی بی بزن کا تولد ہوا۔ اور دو برس بعد یعنی آٹھ سو انہتر مین سید محمود بڑے فرزند صاحب کا تولد ہوا۔ سلطان حسین شرقی ابن سلطان محمود شرقی جو اوسوقت بادشاہ جونپور تہا اور حضور موعود سے نہایت عقیدتمندی رکہتا تہا کبہی کبہی خدمت حضور موعود مین حاضر ہو کر وعظ و بیان سے مستفید ہوا کرتا تہا حسب دستور ایک روز سلطان مذکور وعظ کے وقت حاضر تہا حضور موعود نے اوس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مسلمان حاکم کو مطیع الاسلام رہنا روا ہے مطیع الکفر نہ رہنا چاہئے۔ اس بات سے اوسکو جبرا معلوم ہوا کیونکہ وہ والی گوڑ کا پیشکش گذار تہا۔ تواریخ سے ثابت ہے کہ لکہنوتی اصلی نام گوڑ کا ہے۔ یہ صوبہ بنگالہ کا پایہ تخت تہا۔ یہ بہی ثابت ہے کہ لکہنوتی حضور موعود کے تولد کے اول ہی مدت دراز سے مسلمانون کے قبضہ مین آچکا تہا شاید لکہنوتی سے خارج کردہ راجہ کے اولاد سے جو اوسی گرد و نواح مین حکومت رکہتا تہا حسب دستور پیشکش لیتا ہو گا۔ سلطان نے عرض کیا کہ حضور جب کافر قاہر اور قوی ہو تو کیا کیا جاوے اور مسلمانون کو کیونکر بچایا جاوے ہان اگر حضور عالی اعانت اور امداد فرماوین تب تو البتہ مطیع الکفر نہ رہون۔ حضور موعود نے فرمایا خدا تعالی خود اپنے دین کا معین و مددگار ہے۔ لکہا ہے کہ اوسی قرب مین سلطان کو حضور رسالت سے خواب ہوا اور گوڑ کی فتح کا مژدہ ملا پس سلطان نے جنگ کی تیاری کی اور حضور موعود کو تیاری سپاہ کے لئے

کچھ زر ارسال کیا اور حضور موعود نے پندرہ سو سوار بیراگیون کے نوکر کیے اور سلطان
بھی چند ہزار سوار اور اسباب جنگ تیار کرکے بنگالہ کی جانب کوچ در کوچ بھیجا راجہ
گوڑ سنگر تین کوس سامنے آکر مقابلہ آرا ہوا راجہ کی فوج ستر ہزار اور ایک قول سے
تین لاکھ تھی۔ طرفین سے حملے شروع ہوئے جبکہ سلطان کی فوج لشکر راجہ سے
دبی ہوئی تھی پسپا ہوئی اور دلپت کے لشکر نے متہورانہ آگے بڑھنا شروع کیا جب
سلطان نے جانب مقابل کا زور دیکھا اور اپنے لشکر کو گریزپا پایا حضور موعود کو
کہلا دیا کہ بندہ کا لشکر تاب نہین لاتا پسپا ہوتا چلا جاتا ہے حضور بھی ہٹ آئین
آپنے کہلایا کچھ اندیشہ نکرو مجکو یقین ہے کہ آج ہماری فتح ہے تم ذرا ثابت قدمی سے
رہو دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے۔ جب دلپت رائے دلیرانہ آگے بڑھا
دیکھا کہ ایک گروہ سپاہ پسپا نہین ہوا عین میدان معرکہ مین جما ہوا ہے۔ اوسنے
حکم دیا کہ اونپہ حملہ کرو پس ایک مست سفید رنگ جنگلی ہاتھی کو جسکی خرطوم مین بہت
بھاری زنجیر آہنی تھی ہراول بناکے حضور موعود پہ حملہ آور ہوئے حضور نے اوسیوقت
ترکش سے تیر نکال کر اوسکی پیشانی پر اس زور سے مارا کہ تا بسوفار گڑ گیا۔ فوراً ہاتھی نے
منہ پھیر دیا اور جیسا اسطرف آتا تھا اوسطرف ہوگیا اور مارے غصہ کے جو روبرو ہوا
اوسکو کچل ڈالا ادھر سے حضور موعود نے بھی معہ اپنی سپاہ کے گھوڑے اٹھا بڑی سرگرمی
سے معرکہ مین قدم بڑھایا اور وہ کشت و خون مچایا کہ آخر اونکو بمضمون آیۂ کریمہ
فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ یعنی پس اونکو خدا کے حکم سے بھگا دیا کے ایسا بھگایا کہ
مفرورین سے کسی نے قلعہ تک منہ پھیر کر پیچھے نہ دیکھا مگر دلپت رائے چند سوارونکے ساتھ
حضور موعود سے دوچار ہوگیا وہین اوسنے وار تو کیا مگر حضور تک نہ پہونچا اور گھوڑی
کی گردن پہ پڑا سو بھی کارگر نہوا اور حضرت موعود نے ایک وار ایسا کیا کہ وہ اپنے
کندھے پہ پڑکر بائین پہلو سے نکل آیا اس وار سے اوسکا دل بھی دو پارہ ہوکر جگر

اوسمین دیکہا تو اوس بت کا نقش جما ہوا پایا جسکی وہ مدام عبادت کیا کرتا تہا - اسکے
ملاحظہ فرماتے ہی حضور موعود کو ایک اور ہی حالت طاری ہو گئی - فرمایا جب باطل کا
اثر اسقدر ہے تو حق کا اثر کسقدر بڑہکر ہونا چاہئے - اس ارشاد کے معاً غلبۂ جذبۂ
الہی نے ایسا مغلوب الحال بنادیا کہ اس جہان سے بیخبر ہو گئے سلطان کو خبر ہوئی
فوراً حاضر ہوا اور نہایت ادب اور تعظیم سے پالکی مین سوار کرا کے مظفر و منصور
جونپور آگیا - حساب سے یہ سنہ آٹہہ سو پچہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ اکثر سوانح نویسونکا
اس بات پہ اتفاق ہے کہ یہ سانحہ بعد تولد ثانی مہدی کے ہوا ہے اور بارہ سال تک
جذبہ مین رہے ہین بعد جذبات کے ہجرت فرمائی ہے اور اسوقت حضور موعود کی عمر
چالیس سال کی ثابت ہوتی ہے چنانچہ بعض روایت مین آیا ہے حضور ثانی مہدیؑ
حضور موعود کی بائیس برس کی عمر مین پیدا ہوے ہین اور دانا پور مین حضور موعود کے
اور بی بی الہدیتی صاحبہ کے فیما بین جو مکالمت ہوئی تہی اوسکو سنکر جذبۂ الہی مین
غرق ہو گئے تہے اوسوقت آپکی عمر اٹھارہ برس کی بتلاتے ہین پس بائیس اور اٹھارہ
چالیس ثابت ہو گئے اب اوسمین سے بارہ سال جذبہ کے منہا کئے جاوین تو اٹہائیس
سال رہتے ہین تب ثابت ہوا کہ یہ سنہ آٹہہ سو پچہتر تہے - بارہ سال تک آپکو جذبہ رہا
جذبہ کے اوائل ہی مین حکم خدا ہو گیا کہ اے سید محمد ہمنے تجہے دنیاوی جاہ و تجمل
اور شان و شوکت کے لئے نہین پیدا کیا - تجکو تو خاص اپنے لئے بنایا ہے - سات
برس تک تو اسقدر بیہوش رہتے کہ دنیا و مافیہا کی کچہ خبر نہ تہی ہان بانگ نماز سنکر اتنی
ہوش آجاتے کہ فرض و سنت ارکان و آداب کے ساتہہ ادا کر لیتے اور پہر وہی حالت
طاری ہو جاتی - ایک وقت بعد نماز کچہ دیر تک ہوش رہا آپ کہتے جو روپیہ غزا کی تیاریونکیلئے
سلطان حسین نے بہیجا تہا اوسکا باقی واپس کر دیا - سلطان نے حضور موعود کی مدد معاش
مین سات مواضع کا پروانہ کر کے قاضی محمد علی کے ہاتہہ حضور مین بہیجدیا اوسکو آپ نے

پہاڑ ڈالا اور فرمایا **رباعی** جسکو تیری معرفت ہی اوسکو کیا پرواہ جان ؛ کام کیا
فرزند سے کیسکے عیال و خاندان ؛ کرکے دیوانہ اگر دونون جہان بخشے اوسے ؛ تیرا
دیوانہ بہلا لیتا ہے کب دونون جہان ؛ ایک روز بی بی الہدیتی صاحبہ نے دریافت
کیا کہ خداوند سال کے سال گذر گئے کچھ خورش نہین پہونچتی حال کیا ہوگا فرمایا جو
غذا روح کی تہی وہ جسم کی بن گئی پہر ایک روز دریافت کیا کہ کیون ہر وقت بیہوشی کا
غلبہ رہا کرتا ہے اور کس وجہ سے تحمل نہین ہو سکتا فرمایا کہ تجلیات ذاتی کی اسقدر
پیہم بوچہار لگی رہتی ہے کہ اگر اوسمین سے ایک قطرہ کی برابر کسی نبی مرسل یا ولی
کامل کو پہونچ جاوے تو عمر بہر ہوش نہ آوے فرمان الہی ہوتا ہے کہ جب ہمنے تجہے
ولایت خاصہ محمدیہ کا خاتم بنایا ہے لہذا ہم تجہے فرائض مذہبی ادا کرواتے ہین یہ
ہمارا احسان ہے۔ اس عرصہ ہفت سال مین ذرہ بہر کہانا پانی قالب مبارک مین
نہ پہونچا۔ پہر ایک روز حضور موعود نے عشا کے وقت پینے کے لئے پانی مانگا بی بی
الہدیتی صاحبہ اوسیوقت پانی لیکر حاضر ہوئین لیکن جب تک پانی لائین پہر حضور موعود
بیخود ہو گئے بی بی پانی لیکر صبح تک کہڑی رہین جب وقت نماز ہو گیا کہڑی دیکہکر
فرمایا اب پانی لائین عرض کیا حضور عشا کے وقت سے پانی لیکر کہڑی ہون کہا
خیر اب وضو کے لئے پانی لاؤ وہ فوراً لائین آپ نے وضو کرکے دوگانہ شکرانہ ادا
کیا اور بی بی کے حق مین دعا کی کہ الہی جیسے اس عورت نے مجہے خدمت سے آسودہ
کیا ہے ویسے ہی تو ان اوسکو اپنی عنایت اور الطاف سے دیدار دیکر آسودہ
فرمائیو۔ اسکے بعد پانچ سال تک کبہی ہوش مین اور گاہے بیہوش رہا کرتے۔
اس پانچ سال کی مدت مین سب قسم کی خوراک ستر⅟₄ سیر حضور کے شکم مبارک مین
پہونچی۔ شاہ دلاور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مہدی علیہ السلام
نے فرمایا کہ جب جونپور مین اول ہی تجلی ذات ہوئی فرمان ہوا کہ اے سید محمد

تجکو ہماری کتاب اور ہماری مراد کا علم عطا کیا اور ایمان کے خزانون کی کنجیان تیرے
ہاتہہ مین دین اور دین محمدی کا حاکم بنایا تیرا انکار ہمارا انکار اور ہمارا انکار تیرا انکار ہے۔

مقام اول دانا پور - ہماری کتب مو الیدسے یہ ثابت نہین ہوتا کہ دانا پور جونپور سے کس جانب اور کتنی دور ہے مگر نقشہ ہند سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر جونپور سے بجانب مشرق تخمیناً پچاسی کوس ہے اسوقت وہان ریل کا اسٹیشن ہے۔ حضور موعود نے بفرمان الہی جونپور سے کوچ کرکے دانا پور مین مقام کیا۔ یہ کسی مولود سے پایا نہین جاتا کہ حضور موعود نے کس سنہ اور کس مہینے مین جونپور چھوڑا اسیطرح یہ بہی معلوم نہین ہوتا کہ آپ فلان مقام مین اس سنہ اور اس ماہ مین پہونچے اور اسقدر مدت قیام فرمایا اگر یہ باتین تحریر پائی ہوتین تو البتہ کئی فائدے تہے مگر سرسری حالات قلمبند کرلئے گئے ہین۔ جنہنے جو کہین کہین سنہ اور سال لکہا ہے وہ تخمیناً لکہا ہے مگر افسوس کہ تمام مقامون کے سنہ کا پتہ نہ لگا خیر اس سے واقعات مین تو کچہ تردد واقع نہین ہوسکتا۔ خاتم سلیمانی مین ہے کہ حضور موعود چالیس برس کی عمر مین سنہ آٹہہ سو سیتاسی مین ہجرت فرما ہوئے۔ خیال کرتے مین تو یہ بات ٹہیک ہے کیونکہ اس مقام مین جناب سید محمود ثانی مہدی جذبۂ حق سے بیہوش ہوگئے ہین اور بروایات معتبرہ ثابت ہے کہ اسوقت آپکی عمر اٹہارہ سال کی تہی چنانچہ اوائل جذبہ کے احوال مین گذرا اور عنقریب آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپکا تولد حضور موعود کی بائیس برس کی عمر مین ہوا ہے پس بائیس اور اٹہارہ چالیس ہوتے ہین اور یہ سنہ آٹہہ سو سیتاسی ہوتا ہے۔ غرض حضور موعود کو چالیس سال کے بعد حکم ہوا کہ اے سید محمد ہماری راہ مین ہجرت کر اور ہماری جانب لوگون کو بلا۔ حضور موعود نے فی الحال اواخر جمادی الاول مین جونپور چھوڑکر ہجرت فرمادی۔ جس وقت یہ خبر سلطان حسین کے سننے مین آئی خدمت اقدس مین آحاضر ہوا اور التماس کیا کہ

یہ سلطنت خدام عالی کی ہے فدوی کو حضور کا غلام سمجھئے آپ نے فرمایا **رباعی**
دل بند ہو اوس جگہ الہی ÷ جس سے ہو نجات جان کماہی ÷ دل بستگی نہو جو ایسی ÷
آجائے جو جانپہ تباہی ÷ تب سلطان مذکور نے ہمراہی کے لئے عرض کی آپ نے
بہر طور سمجہا کر وہین رکہا۔ القصہ حضور موعود اپنے کنبے کے سوا سترہ شخصونکی ساتہ
نکلے اور داناپور پہونچے۔ منجملہ اونکے بندگی شاہ (میان) دلاور بہی ہین جو صحابہ کبار مین پنجم گنے
جاتے ہین۔ یہ صاحب دلپت رای راجہ گوڑ کے بہانجے ہین اسی لڑائی مین وہ اسیر
ہوکر آئے ہین اور سلطان نے اونکو اپنی بہن سلیم خاتون کو بخشدیا تہا۔ اگرچہ
سلیم خاتون اونکو اپنے فرزندون کی طرح پرورش کرتی تہین مگر آپ مست اور بیخود
رہتے تہے۔ کہتے ہین کہ حضور موعود کو جذبہ مین دیکہکر یہ بہی بیخود ہوگئے تہے۔ سلیم خاتون
نے آخر عاجز آکر حضور موعود کی خدمت مین براہِ خدا بہیجدیا۔ جب آپ آئے اوسوقت
حضور موعود ظہر کا وضو فرما رہے تہے اور مسح سر تک پہونچے تہے فرمایا یہ تو شاہ دلاور
ہین اونکو ہمنے قبول کیا اور وہ مقبول الہی ہین۔ وضو اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد
اونکو تلقین فرمایا اور بیعت کے وقت پہلے اونکا ہاتہہ نیچے رکہکر تین بار فرمایا مرید اللہ
ہو جاؤ لا الہ ہون نہین پہر اونکے ہاتہہ کو اوپر کرکے فرمایا کہ مراد اللہ ہو جاؤ الا اللہ ہون
ان دو دم سے شاہ کو عرش سے تحت الثریٰ (نیچے کی زمین تک) تک ایسا منکشف (کہلنے والا ۱۲) ہوگیا کہ جیسا ہاتہہ مین
دانہ رائی کا۔ ان حضرت کا مزار مبارک بور کہیڑہ مین ہے۔ یہان ایک شب بی بی
الہدیتی صاحبہ زوجہ حضور موعود کو معاملہ مین معلوم ہوا کہ ہمنے تمہارے شوہر سید محمد
کو مہدی موعود کیا اسیوقت بی بی موصوف نے حضور معلی مین گذارش کیا حضور موعود
نے سنکر ثابت رکہا اور فرمایا کہ ہمکو بہی کئی برس سے حکم ہو رہا ہے کہ ہمنے تجہے
مہدی موعود کیا مگر جب اوسکا وقت آئیگا ظہور ہو جائیگا یہ ساری باتین جناب سید محمود
آپ کے بڑے فرزند جنکی عمر اوسوقت بقول صحیح اٹہارہ سال کی تہی خیمہ کے پیچہے سے

سنتے تھے بیخود ہوکر گر پڑے حضور موعود تشریف لاکر اُٹھا خیمہ کے اندر لے گئے اور فرمایا
گوشت اور پوست بلکہ بال بال بہائی سید محمود کا لا الہ الا اللہ ہو گیا ہے پھر بی بی کا
ہاتھ پکڑ کر اونکا پنجہ اپنی سینہ پہ رکھکر فرمایا جو کچھ یہان ڈالا گیا ہے پھر سینہ میان
سید محمود صاحب پہ رکھکر فرمایا وہی یہان بھی بیٹھا گیا ہے یعنی جو فیض اقدس
عنایت ایزدی سے مجھے عطا ہوا ہے وہی اونکو بھی ملا۔ اللہ اللہ کیا رتبہ عالی بتلایا گیا ہے
یہ سب باتین بندگی شاہ دلاور نے بھی سُن لین جب حضور موعود نماز ظہر کے لئے باہر
تشریف لائے سب عرض کردیا مگر فرط جوش اور کثرت کشش سے پاؤن نہین ٹہرا سکتے تہے
غرض شاہ دلاور کو کسی مسجد مین جسکے متولی میان دراج تھے وہین دانا پور مین چھوڑا
اور آپ روانہ ہو گئے۔ میان دراج نے آپکی خوب خدمت کی۔ اثنائے راہ مین کسی
بہیکہ موضع کے اندر رئیس گاؤن کا لڑکا مر گیا تہا اور وہان حضور موعود کا مقام تہا میان
وغیرہ ایک دو صاحب سود اسلف کے لئے گئے تہے دیکہا تو سب لوگ ماتم و بکا مین مشغول
ہین وجہ دریافت کی تو ظاہر ہوا کہ رئیس دہ کا لڑکا مر گیا ہے انہون نے کہا ہم بھی دیکہین تو
کہ وہ کس آزار سے مرا ہے لیجا کر دکہلایا تو کہا کہ یہ مرا نہین اور ہاتہ پکڑ کر کہا اوٹہہ اوٹہہ تو
وہ اوٹہہ بیٹہا۔ یہ حال دیکہا تو سب کو ایک حیرت چہا گئی اور کلمات نامناسب کہنا شروع کردیا
یعنی یہ تو آپ پرمیشر ہین اور آپکے دیدار کے اور قدمبوسی کے لئے اسقدر ہجوم ہوا
کہ آخر اونکو گہبرا کر بہاگنا پڑا سب نے پیچہا کیا اور فرودگاہ تک بڑا ہجوم تہا حضور موعود نے
یہ شورش دیکہکر حال دریافت کیا اور سب کو نکالدیا اور طی روزے کی نیت کی
یعنی تین روز تک پیہم بلا افطار جسکو شرع مین صوم وصال کہتے ہین روزہ رکہا اور جناب
باری مین بعجز و زاری دعا کی کہ الٰہی میرے گروہ کے لوگون کو کرامت کی آزمائش سے بچا تو
تین شب روز کی بعد حکم ہوا کہ ہم تیری تابعون کو تیری طفیل سے کرامت کی بلا سے رہائی بخشتی ہین۔

مقام دوم کالپی۔ وہان سے کوچ در کوچ کالپی مین ورود اجلال ہوا۔ یہ شہر

۱۸۵

داناپور سے تخمیناً ایکسو پچاسی کوس جانب مغرب مین ہے۔ اس مقام کو فقط صاحب تاریخ سلیمانی کے سوا اور کوئی ذکر نہین کرتا۔ شاید اوسکے ذکر سے اونکی غرض بی بی بہکیا کی حال بیان کرنیسے ہوگی مگر یہ تحقیق نہین ہوا کہ وہ کہان کے باشندون سے تہین حتی کہ خود صاحب تاریخ سلیمانی کو روایت مین تذبذب ہے کہ کبہی کالپی کے راجہ کی بیٹی بتلاتے ہین چنانچہ گلشن چہارم کی دوسری چمن مین ہی اور کبہی کالپی اور چندیری کے درمیان کسی قصبہ کے راجہ کی بیٹی کہتے ہین چنانچہ اوسی گلشن کے چمن سوم مین ہے اور ایک مخمس جو حضور موعود کی شان مین اونہین صاحب نے لکہا ہے اوسمین چندیری کے راجا کی لڑکی کہتے ہین چنانچہ مصرع۔ بہر دانسیجا چندیری دختر راجا لیلہ بادشاہ ہونگی تاریخ جنم لکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت کالپی اور چندیری کسی مین بہی راجہ قائم نہ تہا بلکہ وہان اسلامی حکومت تہی کہ بادشاہ مالوہ کی جانب سے اون دونون مین مسلمان حاکم تہے کالپی مین تو نصیر خان بن عبد القادر تہا اور چندیری مین شیر خان بن مظفر خان غرض کوئی راجہ اون دونون شہرون مین قائم نہ تہا۔ بہرحال بی بی بہکیا اوسی قرب وجوار کی یا اون شہرون کے معزول راجاؤن یا اونکی اولاد سے کسی کی بیٹی تہین جو اوسوقت راجہ کہلاتے ہون گے حاصل یہ کہ وہ کس رئیس کی لڑکی ہین۔ انکو کچہ ایسا آسیب تہا کہ بالکل زرد رو ہوگئی تہین اور رات دن برہنہ رہتین اہالیان خانہ سے کسیکا مقدور نہ تہا کہ خلاف مرضی کر سکین ماں باپ اور خادم خدام سب تنگ ہوگئے تہے کئی عاملون کو بہی دکہلایا تہا مگر لکہا ہے کہ جس عامل نے مقابلہ کیا اوسکی گردن مروڑ کر رکہدیا اس سے سارے قرب وجوار کے پڑوسی اور اہل خانہ ایسی دہشت کہا گئے تہے کہ نام لینے سے دم نکلتا تہا۔ جب حضور موعود تشریف فرما ہوے اور اوسکے والدین کے سننے مین آیا خدمت معلی مین حاضر ہوکر استدعا کی حضور موعود نے کہگوری کا پس خوردہ عنایت کیا جسکے کہلانے سے وہ بالکل درست ہوگئین لیکن جبکہ وہ قوم ہنود سے تہین مسلمانون کا جہوٹا کہانے سے

حسب مذہب اونکی کام کی نہ رہین لہذا اوسکو حضور موعود ہی کی خدمت مبارک مین
بہیجدیا آپ نے اونکو بی بی الہدیتی صاحبہ کی خدمت مین رکہا پہر حسب درخواست
بی بی موصوف کے شرف نکاح سے مشرف فرمایا - ان بی بی کا مکان مرقد اور سنہ اور
ماہ رحلت تحقیق نہین - تخمیناً یہ سنہ آٹھ سو نواسی معلوم ہوتے ہین جسکی وجوہات ہم
انشاء اللہ مقام چندیری مین بتلائینگے - کالپی سے روانہ ہونے کے بعد کسی منزل مین
کوئی بزرگ حضور موعود کی قدمبوسی سے شرف اندوز ہوے اور اپنا ماجرا یون بیان
کیا کہ فدوی اپنے مکان پہ یاد الہی مین مشغول تہا ناگاہ ہاتف سے آواز آئی کہ جونپور
مین مہدی موعود متولد ہوے اور سن تمیز اور کمال عقل کو پہونچکر راہ خدا مین وطن چہوڑکر
ہجرت کی تو جاکر اوس سے بیعت کر سو فدوی تخمیناً تین سو کوس سے شوق ملازمت مین
یوہان بہ رہنمائی مہک جسم اقدس خدمت مبارک مین حاضر ہوا امیدکہ بحضور بلا زمان
عالی شرف قبولیت سے سربلند ہوگا اور درگاہ ایزد تعالی و تقدس ہو قیامت کی روز گروہ
عالیہ مین بعث فرمانیکا ملتجی ہون - وہان سے روانہ ہوکر بمقام چندیری پہونچے -

مقام سوم چندیری - یہ شہر سرحد مالوہ پہ کالپی سے قریب اسی کوس کے فاصلہ پر
گوشہ غرب و جنوب مین ہے - آپ کا یہان نہایت شہرہ پہیلا اور ہزارہا لوگ آپ کا بیان
سننے کو مجتمع ہوتے تہے تاثیر بیان سے کئی لوگ مست اور جاذب حق ہو جایا کرتے اور کئی لوگ
تاثیر پرس خوردہ سے - جب وہان کے سجادہ مشائخون نے جو اٹہارہ تہے دیکہا کہ اپنی تو
بنی بنائی بگڑتی چلی تب ایک جماعت سپاہیون کی بہیجکر نکال دینے کا حکم دیا جب دیر
ہوئی جبر و تشدد کرنا شروع کیا اور دہمکا کر کہا کہ جلد چلے جاؤ ورنہ عورتون کی دامنیون پر
دست درازی ہوگی اور بغایت فضیحتی سے نکالے جاؤگے - آپ اسیوقت اوٹہکہڑی ہوئی
اور فرمایا دیکہئے کسکی عورتون کی دامنیان چہینتے ہین اور کون فضیحت ہوتا ہے - آپ تو
وہان سے نکلکر روانہ ہوگئے اور قریب ایک کوس کے فاصلہ پر جاکر مقام کیا مگر آپ کے

ہمراہیون سے دو شخص دہوبی کے یہان سے کپڑے لینے کے لئے پیچھے رہ گئے تھے۔ رات کو
حضور موعود کے مقام مین لوگون نے آتشزدگی سی روشنی دیکھی اور شور وغوغا کی آواز
سنائی دی صبح کو اون دونون شہر سے آنیوالون سے اوسکی کیفیت دریافت کی۔
معلوم ہوا کہ شہر مین کسی جا مجلس تہی جسمین مشائخ اور امرا جمع تھے کسی شراب خوردہ
شیخ نے حالت نشہ مین کسی امیرزادہ کے ساتہ منازعت کرکے قتل کر ڈالا امرا نے
ہجوم کرکے انتقام لینا چاہا وہ بہاگ کر محلہ مین پناہ پذیر ہوا انہون نے تعاقب کیا
اور محلہ کو گہیر لیا جب شیخون نے شیخی جتائی محلہ کو آگ لگا کر اونکی عورتون کی اوڑہنیان
چہین لین اور برہنہ کرکے نہایت رسوائی سے مکانون سے باہر گہسیٹ نکالا اور
مردون کو بڑی بیرحمی سے قتل کیا سب کی زبان پر یہی کلمہ تہا کہ یہ اوس گستاخی کا
بدلہ ہے جو بہ نسبت سید ولی کامل آج ان لوگون نے کی تہی۔ حضور موعود نے سنکر فرمایا
بہائیو بندگان خدا کسیکی آزار رسانی کے درپے نہین رہتے اور اس بات کو وہ ہرگز پسند
نہین کرتے یہ تو اونکے افعال قبیحہ کی سزا ہے۔ اور ایک روایت مین یون ہے کہ کسی کسبی کے
یہان جہگڑا ہوکر یہ معاملہ بنا۔ ہمارے بعض تواریخ نویس لکہتے ہین کہ جناب سید اجمل
صاحب چہوٹے حقیقی بہائی سید محمود کا تولد یہان ہوا ہے۔ غور کرنے مین تو یہ سنہ
۸۸۹ آٹہہ سو نواسی تحقیق ہوتا ہے کیونکہ اسی سال مین آپ کالپی مین رونق بخش تہے اور
یہ شہر وہان سے فقط اسی کوس ہے۔ اور فی الحقیقت تو بات یہ ہے کہ ہمارے
اکثر وقائع نگار اس بات کے مقر ہین کہ ام المومنین بی بی الہداتی صاحبہ کا انتقال
چاپانیر مین ہوا ہے اور سید اجمل صاحب کو تین یا چار مہینے کا چہوڑا ہے اور صاحبزادہ
صاحب کا انتقال بقول صحیح اٹہارہ مہینے کی عمر مین ربیع الاول کی تاریخ دوم کو شہر
مانڈو مین ہوا ہے اور لکہا دیکہا جاتا ہے کہ چاند بہی اوس مہینے کا وہین یعنی مانڈو مین
دیکہا ہے پس ربیع الاول کی چاند رات کو وہین تہے۔ اور جب چاپانیر مین حضور موعود

پہونچے اوسوقت امیر و امرا کا اسقدر جماؤ ہوگیا تہا کہ انہون نے اپنی اپنی مسجدین بنالین تہین جیسا کہ شاہ نظام کی تصدیق کی حال مین جاپانیر کے مقام مین معلوم ہوگا انشاءاللہ تعالی اور نیز جاپانیر مین حضور موعود کا قیام اٹہارہ ۱۸ مہینے رہنے پر سب ہمارے سوانح نگارون کا اتفاق ہے تب اگر ان سب حالات پہ نظر کرتے ہین تو حضور موعود کا اول جاپانیر مین رونق افروز ہونا ثابت ہوتا ہے اور وہین صاحبزادہ کا تولد ہونا بہی ثابت ہوتا ہے ~~اور وہین صاحبزادہ کا تولد ہونا بہی ثابت ہوتا ہو~~ کیونکہ شاہان گجرات کی تاریخ سے جاپانیر کی فتح نو اٹہتر مین اور حصار و باغات کی بنا نوسے مین ہوئی ہے اور ہماری تواریخ سے حضور موعود کی رونق بخشی کے وقت جاہوا شہر تہا پس معلوم ہوا کہ جناب موعود نوسے سال کے بعد جاپانیر تشریف فرما ہوئے ہین اور اگر حضور موعود کے جاپانیر کے اندر قیام فرمانے اور صاحبزادہ صاحب کی عمر کی مدت پہ نظر ڈالتے ہین تب تو آپ کا تولد جاپانیر مین ہی ثابت ہوتا ہے اور یہی بات درست معلوم ہوتی ہے پس صاحبزادہ صاحب کا تولد چندیری مین پایۂ ثبوت کو نہین پہونچتا غرض آپ نے یہان سے روانہ ہوکر جاپانیر مین نزول اجلال فرمایا

مقام چہارم جاپانیر ۔ یہ شہر چندیری سے تخمیناً ڈیڑہ ۱۵۰ سو کوس گوشۂ جنوب و مغرب مین ہے ۔ پہلے یہ شہر تخت حکومت راجگان تہا ۔ حضور موعود جب کالپی مین زیب دہ تہے اسوقت یعنی سنہ آٹہ نو اٹہتر کے ذیقعد مین سلطان محمود بیگڑہ نے فتح کیا اور نوسے کے سال تمام ہونے تک تو یہ شہر بڑا دیار ہوگیا تہا ۔ فتح ہونے سے اول ہی اس شہر کے نیچے جامع مسجد بنالی یعنی قلعہ جاپانیر پہاڑی کے اوپر ہے جو اصل جاپانیر ہے اور وہ نہایت مستحکم قلعہ ہے جب محمود نے اوسکا محاصرہ کیا اوس قلعہ والی پہاڑی سے شمالرویہ دیگر پہاڑی کی مشرقی تلہٹی مین جامع مسجد بنوائی اور پہر فتح کے بعد وہین ایک دوسرے حصار اور باغات کی بنا ڈالی اور سارے امرا کو وہان منازل بنالینے کا

حکم دیا تھوڑے عرصہ مین اچھا شہر بنگیا اور اوسکا نام محمد آباد رکھا۔ حضور موعود کے
یہان آنے کے بعد بڑا چرچا پھیلا اور بیان کے وقت ہزارہا لوگون کا مجمع اور ہجوم
ہوتا تھا رفتہ رفتہ محمود بیگڑہ کے حضور مین آپ کا چرچا گیا جو اوسوقت وہان تھا اوسنے
اپنے دو معتمدین سلیم خان اور فرہاد الملک کو معہ دیگر علما کے دریافت حال کے لئے
بھیجا وہ سب عصر کے بعد بیان کے وقت حضور معلیٰ مین آئے چونکہ آپ کی یہان
کسی امیر یا اہل دولت کی تعظیم و تکریم قطعًا منع تھی اس بیان کے وقت تو کوئی اونکی
جانب ملتفت بھی نہوا چہ جائے تعظیم اس سے علمائے جاہ طلب کو نہایت گران گذرا
طوعًا و کرہًا وقت مغرب تک بیٹھے رہے بعد مغرب خدمت سلطان مین حاضر ہو کر کیفیت
عدم تعظیم وغیرہ بیان کر کے بصد حیلہ خدمت حضور موعود مین جانے سے سلطان کو
روک دیا مگر وہ دونون معتمدین تو بیان سنکر اور اوصاف و اخلاق دیکھکر شیفتہ
ہوگئے اور ایسے معتقد بن گئے کہ تصدیق کر کے مرید ہوگئے اور جب سرکار محمود شاہی
مین گئے پہلے علما سے ملکر اونہون نے خدمت سلطان مین کیا ظاہر کیا ہے وہ دریافت
کیا علمانے کہا ہمنے سلطان کو سید کے پاس جانے سے روکدیا ان لوگون نے
کہا کہ حق پوشی کیون کی خدا کو کیا جواب دوگے علمانے کہا ہمنے خدا کے لئے جواب تیار
کر رکھا ہے کہ الٰہی سید محمد کا بیان ترک و تجرد کا ہے اور وہ بغایت پر تاثیر ہے اگر بادشاہ
جاتا تو سنکر ضرور ترک کر کے فقیر بنجاتا اور سلطنت سے دست بردار ہوجاتا اور جبکہ
اطراف گجرات مین مشرکین متمردین کی کثرت ہے وہ اسلام کی تخریب کے درپے
ہوجاتے پس شرع محمدی اور اسلام کی حفاظت کے لئے یون کیا۔ یہ ماجرا جب حضور موعود
کے سمع مبارک مین پہونچا فرمایا ترک کی توفیق عطاے الٰہی سے دیتا یا نہ دیتا مگر آیا ہوتا
تو فائدہ اوٹھاتا۔ خیر سلیم خان نے مکان پر جا کر شاہ نظام صاحب سے کہا کہ جیسا
مرشد حضور چاہتے ہین یہان خدا نے بھیجا ہے۔ آپ مشتاقانہ دوڑے اور ادھر

حضور موعود کو حکم الٰہی ہوا کہ ایک ہمارا بندہ ہمارا اشتیاق آرہا ہے تم اوسکے استقبال کو جاؤ اور اوسکو ہم تک پہونچاؤ آپ فوراً استقبال کو روانہ ہوئے راہ مین جب دوچار ہوئے دو ہین فرمایا بیت؛ حسن صورت کچھ نہیں کتنا ہی گو مرغوب ہو؛ سیرت احسن میسر ہو تو کیا ہی خوب ہے؛ میان شاہ نظام صاحب نے عرض کیا بیت جس جا پہ دیکھیے وہین اوسکا ظہور ہے؛ گروہ نظر نہ آئے نگہ کا قصور ہے؛ پہر اوسی جگہ کسی دیوار وغیرہ کے سایہ مین بیٹھ گئے اور پوچھا میان نظام یاد الٰہی کردگے عرض کیا جی اسی غرض سے تو بیعت کا ارادہ کرکے حاضر خدمت عالی ہوا ہون تب حضور موعود نے ذکر خفی تلقین کی اسیوقت جذبۂ حق مین جاذب اور مدہوش ہوگئے پس اونکو اوٹھا کر حجرہ مین لا ڈالا۔ آپکے حق مین حضور موعود نے ارشاد کیا کہ چراغدان بتی تیل سب تیار لیکر آئے تھے فقط روشن کرنا باقی تہا سو بندہ نے شمع ولایت سے روشن کردیا تین روز تک بیہوش رہے تیسرے روز جب حضور موعود نے پس خوردہ پلایا نیم ہوش آیا یہانتک کہ حضور موعود کو حکم روانگی ہوگیا اور آپ تیار ہوکر در حجرۂ میان نظام پر تشریف لائے اور فرمایا السّلام علیکم تب بالکل ہوش آگیا اور حضور موعود کی ہمراہ فرہ مبارک تک تہے۔ یہ حضرت شہر جالیس کے رئیس تہے واللہ اعلم جالیس آپکی جاگیر تہی یا مدد معاش مین ملا تہا۔ آپ شیخ فرید الدین گنج شکر کی اولادین ہین۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام خداداد ہے ابن سلطان دارین؛ بن نظام الدین بن شیخ فرید الدین گنج شکر۔ اٹھارہ برس کی عمر مین شوق خدا جوئی مین ترک جاگیر اور وطن کرکے بیت اللہ مین پہونچے اور مرشد کامل کی جستجو مین رہے اور کہین نملا تو وارد ہند ہوکر چاپانیر پہونچے جو اوسوقت علما و فضلا اور مشایخان کامل کا مسکن تہا اتفاقاً سلیم خان سے ملاقات ہوئی جو محب الفقرا او ملاذ الغربا و طلبا تہا۔ محمود بیگڑہ کی سرکار مین ذیل امرائے معتمدین مین تھا۔ اوسنے آپ کو اپنی مسجد مین رکہا اور سب طرح خبرگیری کیا کرتا دہان تک کہ حضور موعود سے

شرف اندوز ملازمت ہوآیا اور آپ کو خبر دی۔ جس وقت شاہ نظام صاحب حضور موعود
کی بیعت سے مشرف ہوے ادسوقت آپکی عمر بیس اکیس سال کی تخمیناً ہوگی کیونکہ آپکی
سنہ وفات نوسو چالیس مین بعمر انہتر برس کے ہوئی اس حساب سے ثابت ہوتا ہے کہ
آپ کا تولد سنہ آٹھ سو اکہتر کو ہوا ہے ۱۹ انیس سال صحبت حضور موعود مین رہے مکان
مرقد انو ندرہ جو دو کوس قصبہ کڑی سے ہے۔ آپ صحابہ کرام مین تیسرے ہین۔ ام المومنین
بی بی الہدیتی صاحبہ کا انتقال یہی ہین ہوا ہے۔ لکہا ہے حضورہ عالیہ کو سید اجمل
صاحب کے تولد کے بعد مرض پرسوت جسکو گجراتی زبان مین سواروگ کہتے ہین لاحق
ہوگیا تہا اور فی الحقیقت قضاے الہی تہی۔ حضورہ کا انتقال تیسری تاریخ ماہ ذی الحجہ
کو ہوا ہے۔ لکہا ہے کہ آپ کو دامن پہاڑی مین مدفون کیا ہے پر یہ پتہ نہین ملتا کہ
کونسی پہاڑی کے کس طرف کے دامن مین مرقد مبارک ہے۔ بی بی موصوفہ کا تولد تخمیناً
سنہ آٹھ سو پچپن ۸۵۵ مین ہوا ہے اور یہ سنہ آٹھ سو اکیانوے ۸۹۱ ہین پس آپکی رحلت
چہتیس ۳۶ سال کی عمر مین ہوئی۔ حضور سید اجمل صاحب تین چار مہینے کے تہے اور آپکا
قیام چاپانیر مین ڈیڑھ سال ہونے پہ تمام ہمارے واقعہ نویس متفق ہین پس سید اجمل
صاحب کا تولد اسی چاپانیر مین متحقق ہوتا ہے اور نیز معلوم ہوتا ہے کہ حضور موعود
اس شہر مین شعبان کے اواخر یا شروع رمضان شریف مین نزول فرما ہوے ہین
اور جبکہ اس صاحبزادہ کے مانڈو مین رحلت فرمانے پہ ہمارے سب سوانح نگار متفق
ہین تب معلوم ہوا کہ جیسا جناب عبد الرحمن صاحب ابن شاہ نظام لکہتے ہین ضرور
حضور موعود کا ورود پہلے چاپانیر مین ہوا ہے اور اسی جہت سے فقیر سراپا تقصیر نے
بہی اس مقام کو بخلاف اکثر موالید کے پہلے لکہا کہ یہ تحریر صحیح تر معلوم ہوتی ہے۔
یہان کئی امرا وصلحا مشرف بہ تصدیق ہوے ہین منجملہ اونکے راجے سون و راجے مرادی
خواہران محمود بیگڑہ ہی ہین۔ غرض یہان سے اواخر سفر سنہ ۸۹۲ھ مین کوچ کرکے

مانڈو مین نزول اجلال فرمایا **مقام پنجم** مانڈو- یہ شہر چاپانیر سے پچاس کوس مشرق مین ہے اور اسوقت پایۂ تخت سلاطین مالوہ تہا- یہ سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی کا زمانہ تہا- یہان ربیع الاول سنہ آٹہہ سو بانوے کا چاند دیکہا دوسری تاریخ کو حضور رسالتمآب کا عرس مبارک بڑی تیاریون سے کیا تہا کہانا پک رہا تہا جب وقت قیلولہ آیا حضور موعود میان سید محمود کو کہانا پکانی کا اہتمام سپرد کرکے سونے کو تشریف لے گئی جناب سید محمود صاحب اپنی چہوٹے برادر سید اجمل صاحب کو جنکی عمر کچہ اوپر ڈیڑہ برس کی تہی گود مین اوٹہائے ہوئے چولہونکی قریب کہڑے تہے ناگہان قضای الہی سے ہاتہہ سے چہوٹ کر چولہے مین اور بقولے ابجوش کی دیگ مین گرکر جان بحق تسلیم ہوے سید محمود صاحب کو اس سانحہ سے اسقدر رنج ہوا کہ در حجرہ بند کرکے زاری و سوز سے جگر فگار کرے حضور موعود کو یہ خبر ملی اگر نہایت دلجوئی سے حجرہ کہلوایا اور پاس جاکر سینہ مبارک سے لگایا اور نہایت تسکین دیکر سمجہایا کہ مشیت ایزدی مین کسی بشر کو چارہ نہین یہ ہماری ہم مقام تہے منظور الہی یون ہوا کہ دو یگانہ رہین ایک کی عمر کوتاہ کردی قضائے الہی پہ راضی رہو غرض ہر طور پند و نصائح کرکے تشفی اور تسلی کردی اور تجہیز و تکفین کرکے مانڈو کے اندر بڑے مقبری مین دفن کیا جسمین اٹہارہ ہزار قبرین تہین بعد فارغ ہونے کے فرمایا کہ سید اجمل منکر و نکیر کو جواب دیکر فوراً تخت رب العالمین کے پاس پہونچے اور عرض کیا الہی تیرا حکم ازل ہی مین ہوچکا ہی کہ میدان عرصات مین سید اجمل کی ہی ایک جماعت ہوگی وہ کہان ہے فرمان ہوا کہ اس مقبرہ کے جتنے مردے عذاب مین گرفتار تہے اون سب کو تیرے طفیل سے نجات دیکر تیری جماعت بناتا ہون پہر یہ بہی فرمادیا کہ اس مقبرہ مین ساڑہی تین سو حافظ کلام اللہ کو بہی عذاب خدا ہورہا تہا وہ بہی بخشے گئے۔ سبحان اللہ کیسا رتبہ سید اجمل ہے۔ جب چند روز ٹہرنا ہوا آپ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق برگزیدہ کا

چرچا بڑھتے بڑھتے سلطان غیاث الدین فرمانرواے مانڈو کے کان تک پہونچا وہ بڑا
خیر دوست ولی پرست تہا اسیوقت آپ کو بلوالیا اور اپنی عدم حاضری کا عذر
بیان کیا اور کہلایا کہ اگر حضور قدم رنجہ فرماکر فدوی کے گہر کو منور اور فدوی کو ممنون
فرماوین تو دور از عنایت مربیانہ نہوگا مگر حضور موعود تو تشریف نلے گئے پہر سید
سلام اللہ صاحب اپنی خسر پورہ اور میان ابو بکر صاحب اپنے داماد کو بہیجدیا۔ بادشاہ
نے نہایت تعظیم اور بغایت تکریم سے استقبال کرکے اپنی برابر تخت پر بٹہلایا اور
حضور موعود کا حال واخلاق واوصاف استفسار کئے جب معلوم ہوا کہ آپ احوال فائقہ
اور اوصاف کاملہ واخلاق فاضلہ کا مجمع اور خدا رسانی مین بے نظیر ہین تو کہدیا کہ
بس یہی ذات مہدی موعود ہے فدوی تصدیق کرتا ہے اور سید محمد خدا بخش سے تین
باتین مانگتا ہے اول عاقبت کی خیریت اور ایمان کی سلامتی۔ دوم حالت مظلومی مین
اتمام عمر۔ تیسرا شہادت کا حصول۔ اور بقول بعض بروز قیامت گروہ موعود مین حشر ونشر کا
ہونا۔ رخصت کے وقت دونون صاحبون کو تینون باتین خدمت معلی مین اظہار
فرمانے کے لیے نہایت تمنا جتائی۔ جب یہ لوگ واپس آئے وہان کا سب ماجرا بیان
کیا اور ہمین ان تین باتون کی بہی درخواست ہونیکا اظہار کیا۔ حضور نے سنکر فرمایا تینون
قبول تینون قبول۔ پہر وہ ساٹہہ توڑے اشرفیون کے اور تسبیح مروارید جو پیشکش تینون قبول
کی تہی حضور مین پیش ہوے۔ آپ نے وہ سب سات آنیوالے شہر کے لوگون کو بانٹ دیا
اور تسبیح مروارید ایک دفالچی کو جو سب کے بعد آیا تہا دیدیا۔ سید سلام اللہ صاحب نے
ایک توڑہ پوشیدہ رکہہ لیا تہا جب ظاہر کیا فرمایا رکہنا مناسب نہ تہا آخر سب بہائیونکو
سویت کردو کہولا تو وہ توڑا روپیہ کا تہا عصر کے وقت اکثر لوگ حاضر نہ تہے دریافت
ہوا سبب کہان ہین عرض کرنا پڑا کہ سویت جو ہوئی سو واسطے کہنے گئے ہین زبان ہوا
دیکہیے اس کم قدر چیز پر یہ حال ہوا کہ صحبت بندہ اور ثواب جماعت سے دور پڑگئے اور

کچھ خیال نہ رہا تو اگر سب ہوتا تو کیا حال ہوتا۔ یہان الہداد حمید جو سلطان غیاث الدین
کے معتمدین سے تھے یہین سے ترک دنیا کرکے ہمراہ موعود ہو گئے ہین۔ یہ صاحب شعر گوئی
مین مشتاق تھے حضور موعود کا مرثیہ اور دیوان بے نقط مشہور گروہ عالیہ ہی۔ یہان سے
نکلکر منزل بہ منزل برہانپور مین جو مانڈو سے قریب اکتیس کوس ہے نزول کیا اور
ایک شب رہکر دولت آباد مین زینت بخش ہوے۔ **مقام ششم دولتاباد**
یہ شہر برہانپور سے نوے کوس جنوب مین کچھ مائل بہ مغرب ہے۔ یہان بعضے اولیاء اللہ
کے حق مین عمدہ بشارتین ارشاد ہوئی ہین چنانچہ سلطان برہان الدین مرشد
اور اونکے خلیفہ زین الدین کا تذکرہ آیا آپ نے فرمایا وہ دونون ولی کامل تھے اور
نیز بعض لوگون نے اون دونون کے کلام بیان کئے کہ سلطان برہان الدین اقرار
کرتے ہین کہ برہان غریب اور شیخ زین الدین کہتے ہین کہ شیخ زین الحق اب دونون مین
کون بڑا فرمایا کہ غربت کمالیت پہ دلالت کرتی ہے۔ اور سید محمد گیسو دراز صاحب کے
والد بزرگوار سید راجو قدس اللہ سرہما بھی وہین مدفون ہین کسی نے حضرت
موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ ان دونون مین کسقدر فرق ہے فرمایا جسقدر
باپ اور بیٹے مین ہوتا ہے اوسیقدر باطن کے درجہ مین بھی فرق ہے۔ سید راجو کے
روضے سے سید حسن کے روضہ تک حضور موعود اپنے پاؤن کے انگوٹھون پہ گئے
سید سلام اللہ صاحب نے باعث دریافت کیا تو فرمایا کہ یہان اسقدر ولی کامل ہوئے
ہین کہ اگر زمین کا ایک ولی بھی اپنا بھید ظاہر کرتا تو تمام خلق اوسکی گرویدہ اور معتقد ہوتی
لیکن انہون نے شہرت ظاہری کو پسند نفرمایا خمولت اور گمنامی کو اختیار کیا۔ غرض ان سب
کی زیارت کرکے سید حسن کے روضہ مبارک مین رونق بخش ہوے اور فاتحہ خوانی سے فارغ
ہوکر بیٹھ گئے گھنٹہ بھر کے بعد ضحی کا دوگانہ پڑھ کے فرمایا گو یہ جناب سید حسن کے نام سے
مشہور عام ہو گئی ہین مگر انکا نام سید محمد عارف ہی پھر اوس کنوی پر تشریف لے گئے

جو روضہ متبرکہ کے قریب ہی اس کنوی کا پانی اسوقت شور تہا آپ نے مضمضہ ڈالا فوراً
شیرین ہوگیا وہان بیٹہکر مسواک کیا وہ انار کا تہا بعد فراغ اوسکو زمین مین گاڑدیا
جو جم کر درخت ہوگیا تہا اور تا زمان صاحب شواہد الولایت موجود تہا اور انہون نے
دیکہا ہی۔ الغرض یہان آپ ایک ہفتہ ٹہرے اور کوچ بہ کوچ احمد نگر مین قدوم میمنت لزوم
فرمایا۔ **مقام ہفتم احمد نگر**۔ یہ شہر دولتاباد سے پچیالیس کوس مائل بہ گوشہ
جنوب و مغرب ہے۔ جسوقت موعود علیہ السلام وہان تشریف لائے اوسوقت
حصار بن رہا تہا سو بعض مولودون مین تو باغ نظام کا حصار کہا ہے اور بعض مین
شہر احمد نگر کا مگر تواریخ کی کتب سے باغ نظام چار پانچ برس پہلے بنا ہوا معلوم
ہوتا ہے اوسوقت شہر احمد نگر کا کوئی نام بہی نہ جانتا تہا جسوقت احمد نظام شاہ کو
برہانپور کی فتح کا خیال ہوا اوسکو دار السلطنت سے یہان آنے مین بڑا فاصلہ
پڑتا تہا لہذا اوسکے قرب مین ایک شہر بسا کر اوسکا نام احمد نگر رکہا غرض احمد نگر
۸۹۹ ۹۰۰
کے شہر مین نزول ہونے پر خیال کرتے ہین تو ضرور شہر آٹہ سو ننانوی یا شروع نو سو مین بنا ہوا
تو آپ شہر ہی کے حصار کی بنا کے وقت وہان تشریف فرما ہوئی تہے۔ الحاصل جب یہان
چرچا پہیلا اور گوش احمد شاہ نظام تک پہونچا۔ اوسکو فرزند کی خواہش تہی فوراً خدمت معلی مین
حاضر ہوا اوسوقت آپ بیان قرآن فرما رہی تہے بعد فارغ ہونیکے بلا سوال پس خوردہ گلوری عنایت ہوا
اور حکم ہوا کہ تم کہا ؤ اور بی بی کو کہلاؤ اوسنے ویسا ہی کیا بعون اللہ اوسکو فرزند ہوا جسکا نام
برہان نظام الملک رکہا اسکی زمانے مین مذہب مہدویہ نے ملک دکن مین اشاعت پائی
تواریخ سے پایا جاتا ہی کہ بعد ملا طاہر کے بہکانے سے وہ اثنا عشری ہوگیا۔
مقام ہشتم بدر۔ یہ شہر احمد نگر سے اکسو بیس کوس گوشہ مغرب و جنوب مین ہے۔
۹۹ ۸۹۸
اسوقت یہانکا فرمانروا قاسم برید تہا۔ تواریخ دکن سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ شخص آٹہ سو اٹہانوی ننانوی
مین بالاستقلال بادشاہ بنگیا تہا۔ اسنے اسی قرب مین ایک خواب دیکہا تہا کہ ایک شہر اس

کیم

شہر کے ایک دروازہ سے داخل ہوکر دوسری سے نکل گیا۔ اس خواب کی تعبیر
ہر عالم و سجادہ سے دریافت کرتا تہا مگر کوئی نہ بتا سکتا تہا آخر شیخ ممن توکلی نے جو ارم
کے رہنے والے تہے اور مذاق باطنی رکہتے تہے اوسکی تعبیر یون بتلائی کہ ایک ولی کامل
اولاد علی کرم اللہ وجہہ سے جو مثل آپ کے شیر خدا ہوگا اس شہر بدر کے ایک دروازے
داخل ہوکر دوسرے دروازہ سے نکل جاویگا اسی تعبیر کی مطابق اونہین ایام مین
یعنی نوسو کے سال مین حضور موعود نے اوس شہر کو یمن قدم سے میمنت اندوز فرمایا۔
آپ کے فیض کی تاثیرات کو ملاحظہ کر کے اکثر علمائے متدینین اور صلحائے حق بین
کو ظن غالب ہوا کہ یہی ذات مہدی موعود ہے اور شیخ ممن صاحب کو تو یقین بیٹھ گیا کہ
اب دوسرا مہدی ہونے والا نہین لہذا ہر وقت حضور موعود کی خدمت مین رہکر
آپکی خدمت کو سعادت دارین جانتے تہے اور بسر و چشم بجا لاتے چنانچہ وضو کرانیکا
کام کا ذمہ آپ ہی نے اوٹہا لیا تہا اور اوسکا پانی نوش فرمالیا کرتے۔ ایک روز
شیخ موصوف نے حضور موعود سے التماس کی کہ اگر فدوی کے کلبۂ احزان مین قدوم
منور کیجیے گا تو غریب نوازی اور مسکین پروری سے دور نہوگا۔ شیخ موصوف
اسوقت ایسے عسرت مین تہے کہ بجز ایک چہری کے دوسری کوئی چیز انکے پاس موجود نہ تہی
اوسی کو بیچکر خوراک اور اسباب سرشوئی خرید لائے اور خدمت مبارک مین آکر عرض
کیا کہ اب کرم فرمائیے۔ آپ شیخ موصوف کے یہان تشریف لے گئے کہانے کے بعد
گذارش کی کہ گرم پانی تیار ہے اگر حضور کی مرضی نہانے کی ہو تو فدوی نہلانے کی
خدمت سے سربلندی حاصل کرے آپ نے اسیوقت گوشہ مین جاکر کپڑے اوتارے
اور غسل کے لئے جا بیٹھے شیخ خدمت مین حاضر تہے۔ پشت مالی کے وقت جب وہی
کتف مبارک پر نگاہ کی مہر ولایت دیکہی جسمین مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور آیہ وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ الآیہ
وَ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ الآیہ اور قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ الآیہ اور بحق و القرآن و بحق محمد

ثم حق

کٓهٰیٰعٓصٓ و لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور دونون بازؤن مین پہلی سطر مین ھُوَ گیارہ
گیارہ دفعہ اور دوسری سطر مین ہٰذا مہدی تین تین بار اور چہارون گوشون پہ ھُوَ الاَوَّلُ
ھُوَ الآخِرُ اوپر کے گوشہ مین اور ھُوَ الظَّاھِرُ ھُوَ البَاطِنُ نیچے کے گوشون مین
لکہا ہوا تہا اور اوسکی شکل برگ تنبول کی سی تہی۔ غرض یہ دیکہتے ہی قدمبوسی
کرکے عرض کیا کہ خداوندیہ تمام گستاخی محض اسیوجہ سے ہوئی ہے کہ بندہ کو خیال آیا کہ
جبکہ خاتم الانبیا کے کتف پاک پہ مہر نبوت تہی تو ضرور مہدی خاتم الاولیا کے کندہے پہ
بہی مہر ولایت چاہئے سو الحمد للّٰہ اوسکے معائنہ سے مفتخر ہوا آپ گواہ رہئے کہ بندہ
بصدق دلی آپ کی مہدویت کی تصدیق کرتا ہے۔ اونکا قول ہے کہ جب قیامت
کے روز اللّٰہ جلشانہ پوچہے گا کہ اے شیخ محمد تون ہمارے لئے کیا تحفہ لایا ہے عرض
کرونگا خداوندا یہ دو آنکہین جنہنے تیرے محبوب خاتم الولی کی مہر ولایت دیکہی ہے۔
قاضی علاء الدین اور مولانا ضیاء الدین اور شیخ بابو اور قاضی عبد الواحد جونیری
نے ہاتف سے آواز سنی کہ مہدی موعود کا ظہور ہو گیا ہر ایک اپنا اپنا عہدہ چہوڑکر ملازمت
مین حاضر ہوے اور تصدیق کرکے مرید ہوئے اور ہمراہ حضور موعود ہجرت اختیار
کی۔ مروی ہے کہ یہان آپ نے کسی بیوی سے نکاح کیا تہا جب آپ روانہ ہونے لگے
بیوی نے ساتہ چلنے سے انکار کیا اور اپنے باپ کے گہر چلی گئی حضرت موعود علیہ السلام
نے میان نظام کو سمجہا کر لانے کے لئے بہیجا اور اختیار دیا کہ اگر نہ آوے تو طلاق دیکر
رہا کر دیکر چلے آو حسب الارشاد شاہ نظام صاحب نے جاکر بہتیرا سمجہایا مگر کچہ اثر نہوا
آخر ناچاری طلاق دیدی اور آپ روانہ ہو گئے شیخ ممن نے ہمراہی اختیار کی مگر
کبر سنی اور ضعیف الحالی کے باعث اور فی الحقیقت بحکم خدا سمجہا کر وہین رہنے کا حکم دیا
اور فرمایا **بیت** گر بیمنی و پیش منی در یمنی ٭ ور با منی و در یمنی پیش منی ٭ اگر تیرے
دل مین میری محبت نہین اور میرے سامنے ہی تو بہی گویا یمن مین ہے اور اگر تیرے

دل مین میری محبت گڑہ گئی ہے اور یمین مین ہی تو ہی میرے پاس ہے۔ الٰہی ہم سب
مہدویون کو محبت مہدی مین مخلص بے غش فرمائیو کہ بروز قیامت اوسکے ساتھ
شرمندہ نجاوین اور اوسکے طفیل سے نجات پاوین برحمتک یا ارحم الراحمین
حضور موعود کی ہمراہ مولانا ضیائی بہی چلدیا تہا جنکے بہت امیر و امرا مرید تہے اور سجادگان
نام آورون سے تہے۔ جب اونکے خویش و اقارب بندے اور خادم و موالی نے آپ کو
نہ دیکہا تلاش مین نکلے اور دوسری منزل مین حضور موعود کے مقام مین اونکو پایا
تب خدمت عالی مین آکر نہایت عجز و انکساری سے التماس کیا حضور ہم سب کی
معیشت کے حصول کا دارمدار اسی شخص کی ذات بابرکات پہ تہا اگر حضور ہماری
واماندگی اور عاجزی پہ ترحم فرماکر انکو ہمارے ساتھ کردین تب تو البتہ جان بچتی ہے
ورنہ بے موت مرجاوینگے۔ اونکی عاجزی کی جانب التفات فرماکر مولانا ضیا کو
اجازت دی۔ مولانا نے بڑے ادب اور بشاشت سے گذارش کی کہ خداوند کو
بخوبی معلوم ہے حضور کے دیدار کے بغیر بندے کی زندگی مشکل ہے پس مہجوری کیونکر
اختیار کرون حضور والا نے خوب دلاسا دیکر اطمینان کردیا کہ خدا تعالیٰ تمکو ہم سے
دور نہ رکہیگا ضرور ہمارے پاس لائیگا پر اسوقت بندہ اونکی انکساری پہ نظر کرکے
رخصت دیتا ہے تم بے عذر چلے جاؤ اور ہمنے جو کچھ کہدیا ہے اوسپہ اطمینان رکہو
جب حضور موعود کی زبانی یہ مژدہ سنا بلا تامل ہمراہ ہوگئے۔ خادم وغیرہ نہایت خوشی
سے پالکی مین سوار کرکے مکان پہ لائے مگر اونکو فراق مرشد کا یارا کہان تہا جب
قلق مہجوری مرشد لوگون کو معلوم ہوا پہر بہاگ جانے کے خوف سے پابجولان ایک
مکان مین مقفل کردیا تب تو غم فراق سے آب و دانہ بدمزہ ہوگیا ایک روز عشق کے
جوش مین کنواڑون کو بڑے زور سے جو دو ہتڑ مارا بالعنایت ایزدی قفل ٹوٹ کر
گر پڑا اور ہاتہ پاؤن کی زنجیرین بہی شکستہ ہوکر نکل پڑین پہر تو کیا مانع تہا بحکم

ففرّوا الی اللہ" یعنی اللہ کی طرف بھاگ جاؤگے دوان دوان خدمت اقدس
اللہ کی طرف بھاگ جاؤ
مین پہونچے اسوقت بہی خدما گئے مگر اکی بار حضور موعود نے نذر دیا اور بیجاپور کیجانب
نہضت فرما ہوے۔ جب دو راہہ پہ پہونچے روح سید محمد گیسو دراز قدس سرہ حاضر ہو
اور کشان کشان گلبرگہ کی جانب لے چلے جب یارون نے دیکہا راہ بیجاپور چہٹ گئی
اور گلبرگہ جارہے ہین تو عرض کیا یا حضور ہم راہ بیجاپور چہوڑکر گلبرگہ کو چلے ہین آپ نے
فرمایا بندہ بیخبر نہین پر سید محمد گیسو دراز صاحب کی مروت سے جارہا ہون پہر شیخ بہیکہ
سے فرمایا دیکہو کیا حال ہے عرض کیا غایت حضور سے دیکہتا ہون کہ سید محمد گیسو دراز صاحب
شربتی پیرہن اور برادر کلاہ سبز بر سر حضور کے رہوار کی لگام پکڑے ہوے لئے جاتے
ہین۔ غرض جب قریب گلبرگہ پہونچے اور خدام گیسو دراز صاحب نے آپ کی
تشریف آوری کی خبر سنی بڑی تعظیم سے لے گئے **مقام نہم گلبرگہ**۔ یہ شہر بیدر سے
گوشہ جنوب و مغرب مین پینتیس کوس کے فاصلہ پر ہے۔ گیسو دراز صاحب کا روضہ مبارک
شہر کے باہر ہے وہ بڑا عالیشان مکان ہے۔ حاصل یہ کہ حضور موعود درگاہ کے دروازہ تک
تو سوار تشریف لے گئے اور روضہ تک نعلین پہنے ہوے تہے۔ آپ نے اندر جانے کا
ارادہ کیا خادمون نے گذارش کی جاے ادب ہے نعلین اتار ڈالئے حضور موعود نے
فرمایا کہ تمہارا کہا مانون یا تمہارے پیر کا۔ لکہا ہے کہ روضہ مقفل تہا مگر جب آپ قریب
پہونچے فوراً قفل کہل کر گر پڑا اور از خود دروازہ کہل گیا جون ہین آپ اندر گئے پہر دروازہ
بند ہوگیا آپ کے سوا کوئی اندر نہ تہا۔ آپ دوپہر تک اندر رہے اوس عرصہ مین سارے
باہر کے لوگ دو شخصون کی آوازین سنتے تہے۔ وہ دونون آوازین صاف علحدہ معلوم ہوتی تہین
جب باہر تشریف فرما ہوے فرمایا بندہ ادب اولیاء اللہ تہ دل سے کرتا ہے مگر حضرت بندہ نواز
نے جبکہ چند روز دعوی مہدویت کیا تہا [illegible] اور عفو تقصیر کے لئے اپنی مزار پہ
خاک پاپوش اندازی کی نہایت کد کے [illegible] کی اسی وجہ سے جوتیان پہنے ہو

جوتی ۱۲

اتار گیا تہا۔ پہر جب آپکی نظر میان ملتو بندہ نواز کے پوتے کے مزار پہ پڑی تو فرمایا
ارے اسقدر قریب عذاب ہو رہا ہے اور سید محمد صاحب کو خبر تک نہین۔ یہ میان ملتو
بندہ نواز کے پوتے ہین اور کسی کسبی کے یہان جایا کرتے تہے اوس کسبی کی کسی امیرزادہ
سے بہی آشنائی تہی ایک روز باہم مل گئے ملتو صاحب نشہ مین سرشار تہے امیر سے
تکرار ہو کر نوبت تلوار تک پہونچی امیرزادہ نے ایک ہاتہہ مین کام صاف کیا بندہ نواز
کو اس سانحہ سے نہایت رنج ہوا اور خدا تعالیٰ سے اوسکی بخشش کے خواہان ہوے اور
معلوم ہونے کے بعد لوگون کو خبر بہی دیدی تہی بنا بران میان چاند مہاجر نے التماس
کیا کہ جو کچھ ارشاد حضور ہو وہی راست و درست ہے مگر بندہ نواز نے جو انکے بارہ مین بخشی
جانے کی خبر دی ہے اسمین کیا حرج ہے آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے اونکو اوسوقت آپکی
خاطرداری سے آپکی نظرون کے سامنے بلا عذاب کہڑا کروا دیا تہا پر مصر کبیرہ کا نجات پانا
ناممکن ہے۔ جناب بندہ نواز کے حق مین تجلی روحی ہونے کی بشارت دی ہے۔ اور نیز
بندہ نواز مین بو سے رسول اللہ ہونگی۔ اور مرشد زمان ہونے کی بہی۔ جب آپکے خادمون
اور فرزندون نے دعوت کی درخواست کی فرمایا بندہ حضرت کی روح سے رخصت ہو چکا ہے
دعوت کی کچھ ضرورت نہین یہ فرما کر روضۂ شاہ سراج الدین مین چلے گئے اور وہان
ایک ہفتہ قیام فرمایا پہر یہان سے روانہ ہو کر بیجاپور پہونچے اور ایک لنگرہ کی مسجد
مین اوترے اور ایک رات رہکر روانہ ہو گئے۔ بیجاپور گلبرگہ سے گوشۂ مغرب و جنوب مین
قریب پچاس کوس ہے۔ شاید یہان اوسوقت یوسف عادل شاہ بادشاہ تہا۔ اس ملک
کے حق مین فرمایا کہ ملک سخت اور آدمی بدبخت۔ اور دکن کی زمین کے بارہ مین ارشاد
ہوا کہ ملک دکن شوم ہے۔ یہان سے روانہ ہو کر قصبہ رای باغ کو پہونچے اور جامع مسجد
مین فروکش ہوے کہتے ہین کہ یہان اعتکاف فرمایا ہے۔ غرض چند روز یہان رونق
بخش رہکر روانہ ہوے کوچ بکوچ بندر ڈابہول پہونچے **مقام دہم ڈابہول** یہ بندر

کوکن مین قریب سو کوس گوشہ مغرب و شمال مین بیجاپور دکن سے ہے۔ شاید یہ بندر
اوسوقت محمود شاہ بہمنی بادشاہ بیدر کے تحت حکومت ہوگا۔ اور قیاساً یہ نوسو کے
اواخر یا نوسو ایک کے اوائل کے مہینے ہین۔ آپ نے دیکہا کہ لوگ حج کو جانے کے لئے
بڑی کشمکش کر رہے ہین تو فرمایا کہ **رباعی** حج کو جاتے ہو کہان یار نہین ہو لوگو ۞
آپے آپ معشوق ہمین ہے لوگو ۞ جستجو اوسکی ہے کیون اتنی ہر ایک جا مین بہلا ۞
وہ تو تم ہی مین ہے کیا اور کہین ہے لوگو ۞ پہر جہاز پر سوار ہوئے۔ مؤالید سے معلوم
ہوتا ہے کہ اسوقت آپکی ہمراہ تین سو ساٹھ لوگ تھے ان سب کو حکم ہوا کہ زاد راہ
کچہ مت رکہو یہانتک کہ پانی کے کوزے بہی خالی کر ڈالو۔ سب نے بڑی خوشی سے تعمیل
حکم کی۔ تین روز تک اہل کشتی کی فتوح قبول فرمائی پہر نہ فرمائی جب چند روز فاقہ ہوا
ایک کشتی دور سے دکہلائی دی اور تہوڑی دیر مین اوسی جہاز کے متصل آپہنچی اور
چند لوگ اوس سے جہاز کے اندر آئے اور اہل جہاز سے پوچہنے لگے کہ اس جہاز مین
کوئی متوکل لوگ بہی ہین سب نے حضور موعود اور آپکے مہاجرون کو بتلایا تب
وہ لوگ آپکے پاس آئے اور گذارش کی کہ جو کچہ کشتی مین ہے وہ آپکو خدا نے پہونچایا ہے
آپ نے قبول فرمایا اور ارشاد کیا لے لو کہ یہ حلال طیب ہے۔ کشتی والے سارا اسباب
خورد و نوش کا آپکے مہاجرین کے حوالہ کر کے چلے گئے۔ معلوم نہوا کہ وہ کون تھے چند روز
تک بسترہ ہو رہا۔ جب جہاز گہرے دریا مین پہونچا صبح سے شام تک اوس زور سے طوفان
ہوا کہ سارے اہل جہاز گہبرا گئے اور مارے دہشت کے سب کے رنگ فق ہوگئے۔ سید
سلام اللہ حضور اقدس مین پہونچے آپ بقولے مراقبہ مین اور بقولے قیلولہ مین تہے
غرض سید صاحب نے حال بیان کیا۔ آپنے کنارہ جہاز پر قدم رنجہ فرماکر عکس انور
دریا مین ڈالا۔ لوگون نے دیکہا تو مچہلیون کا مجمع کثیر اور جم غفیر تہا۔ انہین کی ادنی
مچہلی اسقدر بڑی تہی کہ اوسکو اوس جہاز کا نگلجانا ایک لقمہ کے اتار جانے سی سہل تہ

تہا۔ جس وقت اون جہورون نے روی مبارک دیکہا سب چلی گئین مگر ایک عظیم الجثہ
مچہلی نے وہ پٹہان کہا مین کہ قریب باد جسم کے دریا سے اُبہر آتا تہا جب حضور موعود
نے اوسکو پس خوردہ لعاب عنایت کیا وہ بہی چلی گئی اور طوفان برطرف ہوگیا۔
سید سلام اللہ صاحب نے دریافت کیا کہ حضور یہ کیا معاملہ تہا فرمایا ساری مچہلیان
دیدار کی آرزو مین حاضر ہوئین تہین جب وہ میسر نہوا یہ طوفان مچایا جب دیکہہ لیا
چلی گئین اور وہ جو تین بار پانی سے اُبہری وہ ساتوین دریا مین پیدا ہوئی ہے اور
یون بہی مروی ہو کہ یہ وہی ماہی ہے جسنے یونس علیہ السلام کو پیٹ مین رکہا تہا۔
غرض اوسکو وعدہ خدا تہا کہ تجہے خاتم ولایت محمدی مہدی آخر الزمان کا دیدار کہلاؤنگا
پہر بندر عدن مین تین روز جہاز ٹہرا اور وہان سے بہی روانہ ہوکر جب میقات پر
پہونچا یعنی اوس جای پر جہان سے حج کے لئے احرام باندہتے ہین اور وہ ہند کے
باشندون کے لئے یلملم ہے آپ نے اور ساری لوگون نے احرام باندہا اور فرمایا اب
کوئی ہمین حاجی کہو یا غازی۔ یہان سے روانہ ہوکر جدہ مین نزول فرمایا۔ لکہا ہو کہ
جدہ مین بہی خلقے گذری ہین کہتے ہین کہ جونپور کا قاضی وہان تہا اوسنے صلاح دی
کہ شریف کے پاس جاؤ کچہ دیگا آپ نے فرمایا کچہ ضرور نہین قاضی نے کہا لابدی چیز ہے
آپ نے فرمایا ہمکو طلب طہ الابدی چیز ہے قاضی صاحب کچہ معلوم بہی ہے کہ کیا چیز لابدی
ہے فانی چیز لابدی نہین باقی چیز لابدی ہے اور خدا کے سوا کوئی باقی نہین پس خدا
لابدی ہے۔ بعد چند روز کے مکہ معظمہ مین رونق بخش ہوے جب کعبۃ اللہ پہ نظر پڑی
شاہ نظام سے پوچہا تم پہلے بہی یہان آئے ہو کیا دیکہا تہا اور اب کیا دیکہتے ہو عرض
کیا پہلے تو خالی گہر کی زیارت کرکے واپس گیا تہا اور اب تو صاحب خانہ کو بہی موجود پاتا ہون
جب حرم محترم مین پہونچے بیٹہ گئے ہمراہیون نے باہم کہا کہ حضور طواف کیون نہین کرتے
آپ نے شاہ نظام کی طرف دیکہکر کہا کیا دیکہتے ہو عرض کیا کہ حضور عالی دیکہتا ہون کہ

کعبہ فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي کہتا ہوا آپ کے گرد طواف کر رہا ہے۔
یعنی پس اس گھر کے رب کی عبادت کرنا چاہئے تب حضور موعود نے ارشاد کیا کہ خدا تعالی
نے تمہین ایسی آنکھین اور کان عنایت کئے ہین کہ جو کچھ دوسرے دیکھتے سنتے نہین وہ تم
دیکھتے سنتے ہو پھر اوٹھکر طواف کعبہ معظمہ کیا۔ **منزل دوم** ۔ مکہ سے فرہ تک کے
حالات ہین۔ **مقام اول** ۔ مکہ کے حالات ہین۔ ایک روز رکن اور مقام کے
درمیان بلند آواز سے دعوی کیا کہ مین مہدی موعود ہون جسنے میری اتباع کی وہی
مومن ہے۔ بندگی شاہ نظام اور قاضی علاء الدین بدری اور کسی اعرابی نے آمنا اور
صدقنا کہا اور بیعت کی۔ مروی ہے کہ وہ اعرابی حضرت خواجہ خضر تھے۔ پھر آپ نے پوچھا سبھون کہ
قاضی کتنے گواہ ہے۔ اونہی قاضی علاء الدین نے کہا دو گواہ ہے۔ دوسرے اصحاب بیعت
کے لئے کھڑے ہوگئے تھے سب کو منع کر دیا اور فرمادیا کہ دو گواہ بس ہین۔ پھر فرودگاہ پہ تشریف
لائے۔ اہل عرب جو اوسوقت وہان موجود تھے اونکو اوس موقع پہ تو کچھ سوال سوجھا
پر پھر باہم لڑنے لگے کہ اس ہندی سید نے بہت بڑی بات منہ سے نکالی ہے اب اوس سے
بحث کرنا لازم ہے بعض نے جواب دیا جب موقع تہا اوسوقت تو کسی کو زبان ہلانے کی
جرأت نہوی اب اوس سے کیا دلیل کرسکوگے۔ بس اب موقع گیا۔ شواہد مین ہے کہ ایک روز
حنفیون نے اپنے مصلے پہ نماز شروع کی اور تسمیہ اور آمین کا جہر نکیا اور پھر شافعیون نے
جب اپنے مصلے پہ نماز شروع کی تو اون دونون کا جہر کیا تب آپ کے حق مین آیا کہ اگر انکا
اخفا صحیح ہے تو شافعین کیون جہر کرتے ہین اور اگر جہر درست ہے تو حنفین کیون اخفا
کرتے ہین حق تعالی نے روح ابو حنیفہ صاحب اور شافعی صاحب کو حاضر کیا اون دونون
نے اپنی اپنی سندین پیش کین اور عرض کیا اگر کچھ فرق ہے تو روح رسول اللہ سے
دریافت فرمالیجئے حضور موعود نے دونون امامون کے فعل کو درست کہا۔ پھر قرب و جوار
کے انبیاؑ کی زیارتین کین جب آدم علی نبینا و علیہ السلام اور بی بی حوا کی زیارت کو قدم رنجہ

فرمایا روح مبارک آدم علیہ السلام نہایت خوش ہوئی اور بی بی حوا تو مارے خوشی کے ملکر
(بہم) استقدر روئی کہ آپکی کتف مبارک پہ انگر کہا تر ہو گیا تہا - یہان بہی حضور موعود کو معہ ہمراہیوں کے
بہت سے فاقے گذرے ہین - جب بعض لوگ مضطر ہو گئے سید سلام اللہ نے حضور انور مین
گذارش کی کہ ایسا اضطرار ہے اگر حکم ہو تو کہین تلاش کیا جاوے فرمایا اگر تحمل نہین ہو سکتا
تو جاؤ مگر خبردار الحاف نکرنا - وہ بازار مین گئے تو دیکہا کہ شریف مکہ کہین سوار جا رہا ہے سید
سلام اللہ صاحب نے نزدیک جا کر کہا کہ اتنے لوگ اس عرصہ سے فاقہ مین ہین کچہ حق اللہ
(۵۰۰) (۱۲۵)
تمہارے پاس ہے کہا ان سے اور ایکسو پچیس اور ایک روایت سے پانسو ابراہیمی جو اوس
زمانے کا سکہ تہا دئے - وہ صاحب لیکر حضور مین آئے اور عرض کیا کہ مجھے خدا نے دیا ہی
آپ نے فرمایا خدا نے دیا ہے مت کہو خدا سے مانگ لایا ہون کہو - بعدہ اناج لاکر آش
تیار کی کیونکہ متواتر زیادہ فاقہ گذرنے کے باعث لوگون کے حلق خشک ہو گئے تہے سلام اللہ
صاحب نے حضور موعود سے عرض کیا کہ حضور کو بہت روز سے غذا نہین پہونچی اگر ارشاد
ہو کچہ لاؤن - فرمایا تمہین اضطرار ہے بندہ کو نہین جب زیادہ کد کی ارشاد ہوا کہ بندہ کو
دعوی توکل ہے لہذا ایسی چیزین بندہ کے لئے مباح نہین یہ تو تمکو مباح ہے - دیکہو احتیاج
انسانی کی بندہ کو کچہ بہی حاجت نظر آتی ہے - خوراک نہ پہونچنے سے بندہ کی اندرونہ ہی
(محتاجگی) تغیر یا عجز یا نیازمندی پائی جاتی ہے - بندہ جو احتیاج بشری کو صرف مین لاتا ہے وہ محض (فقط)
پاس شریعت کی وجہ سے لاتا ہے ورنہ بندہ اونکا نیازمند نہین - لکہا ہے کہ سارے (محتاج) (فتح)
مہاجرین کو سات آٹہہ فاقے گذر چکے تہے اور آپکو تو اس سے بہی زیادہ مگر باوجود اسکے
آپکی قوت اور افعال و رنگ اور جسامت مین کچہ بہی فرق نہ پڑا تہا گویا آپکو کچہ فاقہ ہی
نہین گذرا - بعد اسکے آپنے مدینہ منورہ جانیکا ارادہ مصمم کر لیا اور کرایہ ٹہراکے بیعانہ
بہی دیدیا آپ تیاری کر رہے تہے اس اثناء مین روح مبارک رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ملاقات ہوئی ارشاد کیا کہ ہم تمہارے پاس ہر وقت موجود ہین پس مدینہ جانے کی کچہ ضرورت

نہین اب تمہاری موعود دعوہ۔ کا وقت قریب آگیا جلد گجرات کو جاؤ کہ وہی تمہاری دعوی کی
جگہ ہے بنابران شتربانون سے جو بیعانہ دیا تہا وہ واپس لیکر جہاز کے کرایہ مین دیدیا۔
تواریخ مین مکہ کے قیام کی مدت مین اختلاف ہے۔ بعض مین تین مہینے بعض مین سات
اور بعض مین نو مہینے تک قیام فرما ہونیکا لکہا ہے۔ دریا کے سفر مین دو بار شیرین پانی آنیکی
خبر دیکر ارشاد کیا کہ جسکی خواہش ہو بہر لے۔ اس سفر مین بہی آپکے مہاجرین پر مارے
فاقون کے اضطرار ہجوم آور ہو گیا تہا اور سید سلام اللہ نے باجازت حضور موعود لنگر شاہی
سے کچہ آٹہ لیکر فاقہ شکنی کی تہی اور یہان بہی سید صاحب موصوف نے حضور موعود سے
مدد کی ہے یہان یون جواب ملا ہے کہ جو بندہ کی خوراک ہے وہ پہونچ رہی ہے بندہ کو ایسی چیزین
کہانا چاہیے **نقل ہے** کسی صحابی کے جی مین آیا کہ فلان ولی کی زیارت پیچہے رہ گئی اب
کہان میسر ہو گی حضور موعود کو فوراً اوس خطرہ پہ اطلاع ہو گئی لہذا اوسکی جانب نگاہ
رحمت سے دیکہا اسیوقت اوسکو کشف ہو گیا پس کیا دیکہتا ہے کہ کل اولیاء اللہ ہند وغیرہ
حاضر ہین اور آپکے جہاز کی درمیان پکڑے ہوئے ہین۔ یہ نقل بعض کتب موالید مین
دابہول اور مکہ معظمہ کے درمیان سفر دریا مین مرقوم ہے۔ غرض جب بندر چند روز کے
فاصلہ پہ رہا یکایک اسقدر باد تند چلی کہ جہاز ڈانوان ڈول ہو گیا اور اہل جہاز ہراسان
ہو گئے اور غرق ہو جانے کا خوف مستولی ہو گیا اوسوقت بہی حضور موعود سوئے تہے یا
مراقبہ مین تہے سید سلام اللہ سراسیمہ دوڑے اور آپ کو اوس حالت مین دیکہا تو گہبرا گیا
بازو ہلاکر ہوشیار کیا اور صورت حال بیان کی آپ نے فرمایا مین کیا کر سکتا ہون جو
مجہسے کہتے ہو کیا مین کسی وقت بہی کسی سے کہا ہے کہ مجہو ارادہ ایزدی مین کچہ دخل ہے
عرض کیا حضور یہ تو درست ہے مگر آپ حلفاً کہہ سکتے ہین کہ آپ کے ہاتہہ مین خزانہ غیب کی
کنجیان نہین آپنے فرمایا کہ گو ہون مگر یہ تو خیال کرو کہ کنجی دار مالک کی مرضی کے خلاف
خزانہ کیونکر تصرف کر سکتا ہے پہر اوٹہکر جہاز کے کنارہ پہ رونق افروز ہوئے اور

ہر شش جہت کی طرف نگاہ ڈال کر اپنے بستر پہ آ بیٹھے ہوا سست اور طوفان برطرف
ہوگیا۔ پہر حضور موعود نے فرمایا کہ اگر تمکو میری بات مین اسقدر اعتقاد تہا تو یہ کیون نہ سوجہی
کہ ایسے ذی قدرت کے جہاز مین کو جو ہو ڈوب کیونکر جائیگا۔ ہوا کو حکم الہی تہا کہ میری بندے
چند روز سے بجز دو بار آب شیرین نوش کرلینے کے کچہ آب و غذا کہایا پیا نہین اور اس
چال سے تو جہاز بندر پہ چند روز مین پہونچ سکیگا پس چند گہنٹے مین پہونچا دی اسلئے
تیز ہوا چلی تہی اگر صبر کیا ہوتا تو دیکہ لیتے پہر ہی بند۔ تو قریب آگیا اہل کشتی پریشان
تہے کہ اونکے پاس کا زاد بسر ہوگیا تہا لیکن فضل الہی سے حسب الارشاد اوسی روز
جہاز بندر کے کنارہ جا لگا سب اہل جہاز و ہمراہیان حضور بخیر و خوبی بندر دیو مین
اوتر آئے۔ **مقام دوم دیو**۔ یہان کئی روز قیام کا اتفاق ہوا اور کئی لوگ
مرید بہی ہوئے۔ حجۃ المنصفین مین میان ولی یوسف لکہتے ہین کہ دیو کے اندر ایک سردار
شراب خوار تہا اور اوس سے وہ اسقدر مانوس تہا کہ خواہ کسی بزرگ ہی کی خدمت مین
کیون نہ جاتا ہو صراحی شراب اوسکے ساتہ ضرور رہیگی حسب عادت حضور معلی مین اوسطرح
آیا اگرچہ اوسکے بعض مصاحبون نے اوسکو اس بات سے منع ہی کیا کہ ایسے بزرگونکی
خدمت مین اس گستاخی اور بے شرمی سے جانا مناسب نہین مگر ایک کی نہ سنی اور
جواب دیا کہ اگر حضور مجہے منع کرین گے مین شراب نوشی ہی چہوڑ دون گا۔ غرض جب
وہ خدمت مبارک مین آیا اوسوقت آپ بیان قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ الآیہ کا مائدہ ۱۱
فرما رہے تہے اوسنے وہ بیان بڑے غور اور نہایت توجہ سے سنا اور فرط لذت سے زار زار
روتا رہا۔ جب بیان تمام ہوا اوسکے خادمون سے کسی نے حضور موعود کے گوش مبارک
مین کہا کہ یہ شخص گہر سے کہکر نکلا ہے کہ اگر حضور اپنی زبان سے مجہے منع فرمادین گے تو باز
آجاؤن گا ورنہ نہ چہوڑون گا۔ حضور موعود نے فرمایا کہ خداتعالےٰ نے مجہے منع کرنے کو
نہین بہیجا ہے پہنچا دینے کو بہیجا ہے سو بندہ نے اپنا کام کرلیا جو کوئی کلام اللہ کے منع کو

نہین مانتا ہے وہ میری کب سنیگا - وہ تو گہر گیا اور خادم نے جو ماجرا گذرا تہا کہہ سنایا
تب بہی وہی جواب دیا ہر روز جایا کرتا - ایک روز گہر کو بطی جو سربمہر رکہی تہی اوسکو
کہولا اوسکے اندر سے سڑا ہوا چوہا نکلا اوسکو معہ شراب پہکوا دیا اور کہا ایسے معجزدانے
کیا ہوتا ہے جب تک زبان سے منع نفرماوینگے بندہ نہ چہوڑیگا پہر اوس بطی کو
صاف کرواکے نئی شراب بہرواکر اوسیطرح سربمہر رکہوادیا وہ شراب پہٹکر خراب ہوگئی
سوم بار بہی اوسیطرح صاف کرکے اور شراب بہرواکر اوسیطرح سربمہر رکہا جب کہولا شراب
اچہی نکلی نہایت خوش ہوکر پینے لگا ایک ہی جام مین اوس زور سے شکم مین درد اوٹہا
کہ لوٹنے لگا - جون جون معالجہ ہوتا تہا درد شدت پکڑتا جاتا تہا آخر اسقدر دستہ ہوئے کہ
قریب المرگ ہوگیا ناچار کہا کہ مجہے حضور اقدس مین لیچلو - وہان گیا تو نہایت عجز سے
پس خوردہ لیا جس سے فوراً شفا ہوگئی اور سب معاصی سے تائب اور نادم ہوگیا - دیوہی
مین کسی سوداگر کے مکان کے سامنے سے میان سید سلام اللہ صاحب کا گذر ہوا اور
اوسنے حضور موجود کو اسی ہزار تنکہ جو ایک قسم کا سکہ ہے اور شاید ہند کے ٹکہ سے
لیا گیا ہوگا براہ خدا بہیجا - آپ نے قبول نفرمایا اور واپس بہیجدیا سید سلام اللہ نے
دریافت کیا کہ خداوند خدا نے بہیجا تہا وہ قبول کیون نہوا فرمایا اگر خدا نے دیا تہا تو تم
ساتہ کیون لائے اوسنے اپنے آدمیون کے ساتہ کیون نہ بہیجا یہ حلال تہا مگر حلال
طیب نہ تہا یہان سے بقول کہنایت ہوکر اور بقول سید ہی احمد آباد زیب افزا ہوئے

مقام سوم احمد آباد - یہ شہر گجرات کا پایہ تخت ہے اور بندر دیو سے تخمیناً اکسو پانچ
کوس ہے - یہان آکر آپ تاج خان سالار کی مسجد مین جو قریب دروازہ جمالپور کے ہے فروکش
ہوئے - ملک گجرات کو معدن عشق اور مہر انگشتری فرمایا اور احمد آباد کی رونق اور
آبادی ملاحظہ فرماکر کہا کہ یہ شہر جنت الحمار ہے - یعنی طالبان دنیا کی جنت ہے چونکہ یہین
یہان آپ کا اسقدر شہرہ ہوا کہ بیان کے وقت ہزارہا لوگون کا مجمع ہوجایا کرتا تہا حتی کہ

جب مسجد مین گنجایش نہوتی تو دیوارون اور درختون پہ چڑہکر سنا کرتے۔ آپکی بیان مین
یہ اعجاز ظاہر تہا کہ ہر قریب و دور کے کان مین آپکی آواز یکسان سنائی دیتی تہی۔ آپکے
بیان مین اللہ تعالیٰ نے وہ تاثیر بخشی تہی کہ معاصی اور گنہ سے دل متنفر اور اخلاق جمیلہ کے
اکتساب کا شوق دلمین جاگزین ہوجاتا۔ چنانچہ ایک روز آپ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا
مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ یعنی جہان تک تم اپنی محبت کی چیزون کو خرچ نکروگے وہان تک نیکی کو نہ پہونچوگے
بیان آپ نے پڑے سے اشارہ ذات خدا کی طرف رکہا اور کہا کہ تب تک خدا کی ذات کو نہ
پہونچوگے۔ بندگیملک برہان الدین جو عالم فاضل اور بیانوی سید تہے یہ سنکر گہوڑا اور
تلوار جو لاثانی اور نہایت خوب اور آپ کو بہی دلپسند اور بہت محبوب تہی حضور موعود مین
پیش کر کے عرض کیا خداوند ان چیزون کو فدوی براے خدا دیتا ہے کہ یہی مطلوب خاطر
اور مرغوب دل ہین آپ نے قبول نفرمایا اور دریافت کیا کہ انپہ تمکو کسلیے محبت ہے عرض کیا
جان کے بچاؤ کے واسطے۔ آپنے فرمایا بندہ کچہ تلوارین اور گہوڑے جمع کرنے کو نہین آیا بندہ تو
اللہ کے دیدار کی دعوت اور اوسکے حکم پہونچانے کو آیا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری جان مانگتا ہے
جو دنیا اور مافیہا سے تمکو پیاری ہے اس کلام کے سنتے ہی جذبۂ حق مین مستغرق ہوگئے اور
اوسیوقت ترک دنیا کر کے آپکی صحبت اختیار کر لی۔ انکے حق مین حضور موعود نے بہت سی
بشارتین فرمائی ہین اس مختصر مین اونکا استیفا مناسب نہین۔ یہ حضرت اثنا عشر مبشرہ مین
تیسری یا چہٹے ہین آپ کا مدفن موضع مجیر موتیرہ ہے احمد آباد گجرات سے دو تین کوس گوشہ
شرقی و شمال مین۔ اسیطرح بندگیملک گوہر بہی مستاثر ہو کر مہاجرین مین داخل ہوئے۔
اونکے حق مین بہی بشارتین ملی ہین۔ ان صاحب کے پاس اکسیر کا حقہ تہا چنانچہ تمام تہتہ
مین وہ ظاہر ہوا اور دائرہ سے نکالدیے گئے اور حسب الارشاد اوسکو کنوین مین ڈالدینے سے
توبہ قبول ہوئی اور قصور معاف ہوا۔ آپ نے حضور موعود سے سوال کیا تہا کہ علما کہتے ہین کہ
مہدی بادشاہ روئے زمین ہوگا کیا یہ بات درست ہے یون ہی مہدی ہوگا۔ آپ نے فرمایا مہدی کے

بادشاہ روی زمین ہونے مین تو کچہ تردد نہین مگر گہوڑون کی لید کشی نکریگا اوسکی
بادشاہی تو خاتم الرسل محمد مصطفی اور دوسرے انبیا اور اولو العزم کی سی ہوگی یعنی اوسکی
عدل اور حسن اخلاق سے اہل آسمان و زمین راضی ہون گے جیساکہ رسول اللہ صلعم کا
فرمان ہے وَیَرضٰی عَنہُ سَاکِنِ السَّمَاءِ وَالاَرضِ الحدیث یعنی آسمان اور زمین
کے رہنے والے اوس سے راضی ہون گے تمام اہالیان زمین پر اوسکی تصدیق فرض
اور اطاعت واجب ہے اور اوسکی کل عالم پہ دعوت فرض ہے اوسکی
تصدیق کرنے والے رستگار (چھٹکارا پانیوالے) اور اوسکے انکار کرنے والے عذاب
الہی مین گرفتار ہو جاینگے۔ مہدی کے تمام عالم کے بادشاہ ہونیکے یہی معنی ہین
یہ صاحب کسکی اولاد ہین اور کس قوم سے ہین یہ دریافت نہین ہوتا مگر البتہ بادشاہ
بنگالہ کے جامہ دار یا داروغہ خدمتگاران تہے یہ ثابت ہے۔ بارہ مبحث مین آپکو چوتہی
یا ساتوین گنتے ہین۔ آپکی قبر مبارک بہی بندگیملک برہان الدین کے پاس اجیر سوبیٹرہ
مین ہے۔ اسیطرح ایک روز علی الصباح حضور موعود کسی باعث سے سانبرمتی کے
کنارہ پر تشریف لے گئے تہے کہ سلطان محمود بیگڑہ کا بہانجا بہی آگیا جو بڑا اوباش
تہا وہ اوس شب کو اپنی داشتہ کسی کے یہان شب باش تہا مگر اتفاقاً اونکی فیما بین
ناسازی ہوگئی اور تڑکے ہی وہ اپنی تلوار لیکر غضبناک چل نکلا کنارہ سانبرمتی پر
پہونچا تو حضور موعود سے دوچار ہوا اوسنے پوچہا تم کون ہو اور یہان کیون کہڑے ہو
حضور موعود نے فرمایا جو کوئی اپنے محبوب سے رنجیدہ ہوگیا ہو وہ ہماری ہدایت سے
راہ پر آجاتا ہے اور درست بنجاتا ہے۔ اس سخن نے اوسکے اندر اسقدر تاثیر کی کہ
ایک نعرہ مارکر بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا فوراً توبہ نصوح کرکے ترک و تجرد اختیار
کرلیا۔ صاحب مرات سکندری نے محمود بیگڑہ کے آخر حال مین یہ نقل بیان کی ہے۔
حضور موعود کی بلکہ اس گروہ کے بزرگون کی تاثیر بیان کی اکثر مخالفین اہل تواریخ بہی

قائل ہین مثلاً۔ صاحب طبقات اکبری اور فرشتہ اور عالمگیری اور منتخب التواریخ
بداونی اور مرآت سکندری۔ اور مرآت احمدی وغیرہ۔ ایمان دار خدا تعالی اللہ جلشانہ
ن مومنون ۳
فرماتا ہے۔ اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَھُمْ فَھُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۔ یعنی کیا وہ اپنے
رسول کو نہین پہچانتے ہین جو وہ اوسکا انکار کرتے ہین۔ یہ استفہام انکاری ہے یعنی وہ
جان بوجھکر رسول کا انکار کرتے ہین ویسے ہی اکثر لوگ مہدی کو صاحب تاثیر سمجھتے ہین
مگر ایمان نہین لاتے۔ ویسے ہی میان حاجی مالی تو مرید ہوتے ہی جاذب حق ہوگئے۔
وہ ساکنین احمدآباد سے کسی ہندو مالی کے لڑکے تھے۔ اونکی خورد سالی مین اونکے
والدین انتقال کر گئے تھے۔ اونکا چچا اونکی پرورش کا متکفل تہا۔ ایک روز کسی برہمن کا
انتقال ہوا تہا اور اوسکی عورت ستی ہونے کو ہمراہ تہی اسکی تماشہ بینی کے شوق مین
آپ ہی اوسکے ساتھ ہوگئے جب اوسکو دیکھا کہ اوسکی زندہ بیوی مرگھٹ مین بیٹھ گئی
لوگون نے چتا چنکر آگ لگادی بڑے زور سے باجے بجنے لگے اس عرصہ مین ایک شخص
بصورت برہمن اوسکی نظر پڑا کہتے ہین کہ وہ خواجہ خضر تہے قریب آکر کہا الٰہی مجھکو توفیق دے
کہ مین تیری محبت مین اپنی جان وتن پہ کھیل جاؤن اور تیرے عشق کی آگ مین جلکر
فنا ہوجاؤن۔ الٰہی اس بندہ کو اس عورت سے کم ہمت مت کیجو جسنے اپنی پیاری جان
عشق مجازی مین کھپادی اور خود کو مجازی خاوند پہ فدا کردیا بلکہ مجکو ایسی ہمت بخشدے
کہ تیری طلب مین جان وتن کو فنا کردون کہ کل چیز کا خالق اور مالک اور کل زندون کا
رازق توہی ہے افسوس ہم کیسے غفلت مین گرفتار ہوگئے ہین کہ اس عورت سے بہی
کمتر نکلے ہاے افسوس۔ یہ کہکر وہ صاحب تو غائب ہوگئے مگر اس تقریر نے مالی بچہ کے
دل مین خم شراب دو آتشہ کا سا اثر کردیا اوسیوقت سے وہ ایسا مست اور مجذوب
ہوگیا کہ اوسکو اپنے تن وجان کا اور اس عالم کا ہوش نہ رہا کہ ازل ہی سے اونکی
سرنوشت یہی تہی غرض اونکو اسقدر مستی لاحق ہوگئی تہی کہ وہ کسی معرفت کے نہ رہے تہے

اس وجہ سے جب اونکے چچا کے دنیوی امورات مین جو انکے متعلق ہوتے بالکل خلل ہوتا
بلکہ کچھ بھی نہ بنتی لہذا انہون نے بہتیرا سمجھایا دھمکایا پر کچھ کام نہ آیا آخر عاجز ہوکر نکالدیا
اونکی تو دلی خواہش یہی تھی کہ کسیطرح اس بند سے رہائی پاؤن۔ جب امید برآئی طلب
دیدار الہی مین متلہف اور پریشان ہوئے ہر کس و ناکس سے یہی سوال تھا کہ کوئی دیدار خدا
دکھلاتا ہے۔ اسی تگ و دو مین کہین یہ سن لیا کہ کعبۃ اللہ خانۂ خدا ہے جسکی زیارت کو سال
لکھو کہا مسلمان مکہ معظمہ کو جایا کرتے ہین آپ کو خیال ہوا کہ وہان خدا کا دیدار ہوگا کیونکہ
گھر کا مالک گھر مین ہونا چاہئے پس آپنے حج بیت اللہ کا ارادہ مصمم کرلیا اسی کی
تیاریون مین تھے کہ پھر وہی صاحب جنکے طفیل سے شوق اور ولولہ دیدار خدا پیدا
ہوا تھا اوسی اگلی صورت سے ملے حسب دستور اونسے بھی وہی خدا نمائی کرسکنے کا سوال
کیا آپ نے فرمایا آؤ دکھلاؤن وہ تو طالب صادق تھے نہایت خوشی سے ہمراہ ہوگئے
دریا کنارہ لیجا کر غسل اور وضو وغیرہ طہارت کرواکے کلمہ پیش کیا انہون نے جوابدیا
یہ تو ہمارے ابا اجداد سے دستور نہین مین کیونکر کہون آپنے کہا اگر دیدار خدا کی طلب ہے
تو پڑھو وہ تو طلب مین سچے تھے فوراً پڑھ لیا پھر اونکو اصول اسلام سے واقف کیا اور
کہا انپہ عمل کیا کرو خدا ملجائیگا انہون نے آپ کا دامن پکڑ لیا کہ اب جانے نہ دیتا ہون
پہلے تو کہا کہ آؤ دکھلاؤن اور اب فرماتے ہو کہ دیکھ لوگے یہ کہکر آپ کو خوب تنگ کیا
تب عاجز ہوکر فرمایا سنو میرا تو مقدور نہین کہ دیدار خدا دکھلاؤن ہان مگر اس شہر مین
تاج خان سالار کی مسجد مین سید محمد خدا بخش فروکش ہین اونکے پاس جاؤ وہ بیشک
دکھلا دینگے۔ یہ مژدہ سنتے کے ساتھ اونکو تو چھوڑ دیا اور خوش خوش شہر مین آکر پھول
خرید کرکے دو ہار اور دو حمائل اور دو سہرے تیار کرکے خدمت اقدس مین روانہ ہوئے
اودھر حضور موعود کو حکم خدا پہونچا کہ ای سید محمد ہمارے دیدار کا طلبگار ایک ہمارا بندہ تیری
خدمت مین بشوق تمام آرہا ہے تو اوسکا استقبال کرکے لے آ اور ہمارے حضور مین

پہونچا آپ نے چند قدم استقبال کیا جب حاجی الی کی نظر حضور انور پہ پڑی دوڑ کر قدمون پہ گر پڑے آپ لو ٹہا کر مسجد مین لائے اور کشش دم سے واقف کرکے ذکر خفی بتلائی جو نہین لا الہ الا اللہ کا دم اندر کہینچا بے پردہ دیدار پروردگار سے بہرہ ور ہوگئے اور ایسے مدہوش ہوگئے کہ تیسرے روز جان بحق تسلیم کردی وہ سہرے اور ہار اور حمائل سے ایک ایک تو آپنے پہنا اور ایک ایک اونکو پہنایا۔ جو پہول فاتحہ کے وقت اونکی قبر پہ رکہی گئی تہی وہ چالیسوین تک ویسے ہی سر سبز رہے۔ اونکی حق مین فرمان ہوا کہ اونکو میان حاجی کہو کہ اونکی حج ہمین قبول ہوگئی۔ یہ بہی فرمایا ہے کہ برتن چہوٹا تہا گنجایش نکر سکا۔ اور یون بہی ارشاد ہوا کہ یہ مرد طالب صادق تہا جلد مقصد پہ پہونچگیا۔ جب پہولون کے تروتازہ رہنے کی خبر حضور موعود کے گوش زد ہوئی فرمایا جاؤ میان حاجی کی قبر ہموار کردو ایسا نہو کہ کہین لوگ پرستش کرنے لگین۔ میان حاجی کی پیٹہ قبر سے لگی ہی نہین اور فرشتون نے انہین اپنے مقام پر پہونچادیا اور چونکہ پہولون سے اونکو انسیت تہی لہذا تروتازہ رہے۔ آپکی زبان مبارک سے قبر کو ہموار کروا لینے کا جو حکم نکل گیا تہا لہذا بعد چند روز کے بارش ہوکر سیلاب نے قبر کو ہموار کردیا بعدہ او سکے اس قبر کا پتہ نہین ملتا بندگی شاہ دلاور جنکو غلبہ سکر کے باعث دانا پور کی مسجد مین چہوڑا تہا بعد سولہ سال کے خدمت اقدس مین یہان پہونچے۔ اگرچہ ہماری موالید مین سات برس بعد آلمنا مرحوم ہے پر احمد آباد گجرات مین حضور اقدس مین پہونچنے پر سب متفق ہین اور یہ سنہ ۹۰۳ نوسو تین ہین اور دانا پور مین رونق بخشی کا سنہ ۸۸۷ آٹہ سو ستاسی ثابت ہین چنانچہ اوسی مقام مین گذرا پس حساب سے بیشک ۱۶ سولہ ہوے نہ ۷ سات۔ لکہا ہی کہ اسقدر مدت ایکجا پر بیٹہے رہے سے آپ کے پاؤن باہم چپک گئے تہے۔ جب حضور موعود احمد آباد پہونچے ایکروز ناگہان نگہت جسم مبارک صبا نے لیجا کر اونکی ناک مین پہونچادی فوراً ہوش آگیا پاؤن کہل گئے اوسیوقت حضور موعود کے جانب روانہ ہوے میان دراج متولی مسجد ہی جنکی

گذرتی تھین انہین سونا کھانا حرام ہو گئے۔ فرط شوق لقا مین باد صبا سے سبق لے گئی
لی اور بہت سے ہی قدم بڑھا کر گیارہ روز مین احمد آباد آ پہونچے۔ دانا پور سے احمد آباد تخمیناً
دو سو ڈھائی سو کوس ہوگا مگر آپ نے مارے شوق کے اس عرصہ قلیل مین طول مسافت
کو طے کر ڈالا۔ جب میان دراج نہ پہونچنے لگے آپ نے فرمایا میرے قدم پہ قدم رکھو ورنہ
پیچھے رہ جاؤ گے۔ شاہ دلاور صاحب صحابہ کبار مین سے گنے جاتے ہین۔ آپ کا اور حال اور مکان
رفقاء عظام دانا پور مین گذرے۔ آپ یہان شرف اندوز ملازمت ہو کر ہمیشہ ہمراہ رہے ہین
میان عبد المجید نور نوش۔ میان امین محمد۔ اور میان ابو محمد ہر سہ برادر یہی ہین ملازمت
سے بہرہ اندوز ہوئے اور ترک و تصدیق سے سرفراز۔ ان صاحبون کا نسب نامہ حضرت
شیخ فرید شکر گنج سے ہو کر امیر المومنین عمر بن الخطاب سے جا ملتا ہے میان عبد المجید
خانوادہ چشتیہ کے سجادہ تھے آپ کے آبا و اجداد ترکستان سے توران مین اور وہان سے
دہلی شاہ جہان آباد مین آ بسے تھے۔ یہان بہت سے امرا اور غربا انکے خاندان مین مرید
ہو گئے تھے۔ شاہ سعد اللہ صاحب ان تینون کے والد کسی وجہ سے دہلی چھوڑ کر احمد آباد کے
شیخ پورہ مین جو سابرمتی کے پار تھا آ رہے تھے۔ یہان بھی بہت سے امرا و خواتین انکے حلقہ
ارادت مین آ گئے۔ حضرت موعود کے قدوم میمنت لزوم کے اول ہی شاہ سعد اللہ صاحب
انتقال کر گئے تھے اور میان عبد المجید صاحب ہی صاحب سجادہ تھے۔ حضور موعود کی سفر کی
تیاریون کے ایام مین یہ تینون بھائی شرف اندوز ملازمت ہوئے اور تصدیق اور ترک
کر کے ہمراہ ہو گئے اور ہمیشہ ساتھ رہے۔ عبد المجید نور نوش صاحب کا مزار مبارک احمد آباد مین
مین ہے جو اسوقت ویران ہے اور آسوڑیہ دروازہ کے باہر قریب ہے۔ وہین بی بی بونجی صاحبہ
مقبرہ بھی ہے۔ میان امین محمد عبد المجید صاحب کے چھوٹے بھائی ہین اور بارہ مبشر حضور موعود
مین سے بارہوین ہین۔ انکو مہدی علیہ السلام نے ٹھنڈی سہاگن کی بشارت دی ہے۔ اور فرمایا
کہ میان امین محمد تمکو میری بعد سیر ہوگی اور اصحاب کہف پر گذر ہوگا او نکو بیدار کر کے

تصدیق کروانا۔ ویسا ہی ہوا۔ انکا مزار دولتاباد دکن مین بنگلہ سید یعقوب کے مقبرہ کے
متصل ہے۔ اور بندگی میان یوسف جو اسی شہر کے رہنے والے اور عالم فاضل تہے حضور انور مین
یہین فائز ہوے اور تجرد اختیار کرکے ہمراہ ہوگئے ہین۔ آپ بہی بارہ بشرون مین گیارہوین یا
بارہوین گنے گئے ہین۔ یہ حضرت بڑے قابل ہین اور حضور موعود نے عمدہ عمدہ بشارتین انکے
حق مین ارشاد فرمائی ہین۔ انکا مدفن چندولہ تالاب پہ نواح احمد آباد مین شاہ عالم کے
قریب ہے۔ حضور موعود اس شہر احمد آباد مین بہی ڈیڑہ برس قیام فرما رہے ہین اور بحکم
پروردگار دعوی مہدویت کیا ہے یہ سنہ نوسوتین تہی۔ آپ نے یہان کے اولیاء اللہ کے
حق مین کچہ کچہ فرمایا ہے چنانچہ شیخ احمد کہٹو سرکہیج والون کو فرمایا کہ روپیٹے نے چڑی چوچم لے
بینائی لے گئے یعنی روپیٹ کر ذرہ سی بینائی حاصل کی۔ اور شاہ عالم کے حق مین ارشاد
ہوا کہ بہائی کا بنجھلے ماشوق اللہ ہین حضرت شاہ عالم کا نام سید محمد اور کنیت ابوالبرکات
اور لقب شاہ عالم اور عرف میان منجہلے ہے۔ ایک روز حضور موعود تنہا کنارہ سابرمتی کے
غسل فرمانیکے ارادہ سے تشریف لگئے وہان دہلے کوئی سپاہی دہو رہا تہا اوس نے کہا
ہماری پیٹہ مل دو اونے لدی پہر آپ نے فرمایا پہر بہائی اب ہم تیری پیٹہ ملدین اونے بہت چند
عذر کئے پر آپ نے نہ مانا اور جونہی اوسکی پشت پر ہاتہ رکہا عرش تحت الثری تک منکشف ہوگیا
یہ آپکے ہاتہ کی تاثیر تہی۔ جسوقت حضور موعود کی جانب اکثر امرا و فضلا لوگون کا میلان پایا
علما اور مشائخ نے بخوف زوال نعمت وجاہ دنیوی بادشاہ محمود بیگڑہ سے جو چاپانیر مین
تہا نالش کی کہ یہان سید محمد آئے ہین اور دعوی مہدویت کرتے ہین اور سپاہ و امرا اونکی
جانب مائل اور راغب ہوتے چلے اور نیز بیان حقائق کرتے ہین اور یہ دونون امور
سلطنت کو مضرت بخش اور زوال رسان ہین لہذا اونکو یہان سے اخراج کردینا مناسب
ہے۔ بادشاہ نے اس حال کے سنتے ہی زوال سلطنت کے خوف کے مارے اعتماد خان
کو اخراج کا حکم دیکر بجانب احمد آباد روانہ کیا۔ حضور موعود بہی قصبہ سنبر فرما رہے تہے مگر علم

اخراج سنکر فرمایا کہ تیری بادشاہ کا حکم تجہپہ ہی اور ہماری بادشاہ کا حکم ہمپہ ہے پر ہبلا یہ تو بتلاؤ کہ کس جرم سے یہ حکم نکلا ہی اوسنے عرض کیا کہ خداوند بلاؤن اور علمائے آپکی نہایت شکایت کی ہی منجملہ اوسکے حقائق کا بیان کرنا ہی بتلاکے کہا ہی کہ یہ بات سلطنت اور سلطان کو مضرت بخش ہے۔ آپنے فرمایا اور تو خیر مگر نادا نون کو یہی خبر ہے کہ حقائق کیا ہی اور شرائع کیا بندہ جو کچہ بیان کرتا ہے وہ سراسر شریعت مصطفوی ہے کیونکہ بندہ تابع شریعت ہے جہان حضور مصطفیٰ صلعم کا قدم پڑا ہے اوسی کہوج پہ بندہ قدم رکہتا ہی کہین حقائق ہی قابل بیان ہین اور اگر حقائق بیان کرون تو تم سب جل جاؤ۔ مقام چاپانیر مین ہین گذرا کہ راجی سون اور راجی مرادی خواہران محمود بیگرہ حضور موعود کی مریدہ ہوگئین تہین اونکو حضور موعود سے اسقدر الفت اور محبت ہوگئی تہی کہ حضور کے ساتہ جانے کو تیار ہوئین مگر سلطان محمود نے بپاس عزت بجانے دیا اور مقید رکہا جب حضور کو احمد آباد سے روانہ ہوئے سنا جوش محبت سے نہ رہاگیا لیکن بہ ناچاری دہوپ گرم ہوجانے کے وقت سے آفتاب ٹہنڈا ہوجانے تک مہتابی مین دہوپ کے اندر اس خیال سے بیٹہا کرتین کہ اسوقت ہماری مرشد اس دہوپ مین سفر فرماتے ہون گے پس ہمکو سایہ مین آرام لینا بعید از محبت اور خلاف مروت ہی نہی محبت۔ **مقام سوم سانتیج**۔ یہ موضع احمد آباد سے بجانب شمال مائل بہ مغرب تین کوس ہے یہان بہی دولتاباد کی طرح آپکی کلی ڈالنے سے کہاری باولی کا پانی شیرین ہوگیا ہے۔ میان شاہ نعمت جو تہے صحابہ کرام آپ کی خدمت مبارک مین بہت مستفیض ہوئے ہین۔ یہ صاحب ملک بڑے نامی امیر کبیر بادشاہ کے فرزند ہین۔ لکہا ہے کہ شاہ نعمت قوم بیابانی سے ہین۔ انکے والد کے انتقال کے بعد منصب پدری پہ منصوب ہوئے تہے۔ واللہ اعلم کس باعث سے کسی حبشی غلام شاہی کے لڑکے کو قتل کرکے خوف آبرو سے مفرور ہوگئے تہے۔ یہ صاحب بڑے جری

اور مشہور تھے۔ اونکو گرفتار کر لانے کے لئے سات سو سوار جرار کے جابجا تہانے مقرر کیے تھے
آپ پچیس سوارون کے ساتہ ڈاکہ زنی کرتے تھے اور قرب و جوار کے دیہات مین شور
مچا رکہا تہا۔ ہر روز ایک گاؤن غارت (لوٹ ۱۲) کرتے تھے۔ سواران شاہی کو کہین انکا پتہ
نہین ملتا تہا۔ ایک روز اون سواران سراغ (کہوج ۱۲) جو کو برابر پتہ لگ گیا اونہون نے نہایت
عجلت اور بڑے جوش سے اونکا تعاقب کیا وہ بہی بیقرار بہاگے چلے جاتے تھے۔ سانتیج
کے قریب ظہر کا وقت آگیا تہا وضو کے لئے اوترے اور باولی مین وضو کے لئے دیکہا (ترش تہا ۱۲)
تو بخلاف ماضی اوسکا پانی شیرین باذن اللہ ہے حیرت مین تہے کہ اذان کی آواز کان مین
آئی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سید محمد جونپوری جنہون نے کعبہ شریف اور احمد آباد مین
بحکم خدا دعوی مہدویت کیا ہے وہ یہان فروکش ہین تب ہمراہیون سے کہا ٹہرو نماز
پڑہ لیکر چلین۔ اونہون نے کہا یہ کون نماز پڑہنے کا وقت ہے اگر ہمنے اتنی دیر کی گرفتار ہوے
میان نعمت نے نہ سنی اور نماز مین مشغول ہوگئے۔ ہمراہی آپ کو چہوڑ کر خوف کے مارے
بہاگ نکلے اتنے مین شاہی سوار بہی آپہونچے میان نعمت کو نماز پڑہتے اور گہوڑا الگ دیکہا مگر
کسی نے اونکو نہ پہچانا اور کہوج دیکہا تو کئی سوارون کا تازہ سراغ معلوم ہوا اونکی تعاقب
مین گہوڑے اٹہاے اور انکو چہوڑ دیا وہ نماز سے فارغ ہو کر حضور موعود کی خدمت مین
گئے حضور اوسوقت خیمہ مین تشریف رکہتے تہے کسی کے ساتہ کہلا دیا کہ غلام بڑے شوق سے
قدمبوسی کو حاضر ہے۔ آپ فوراً باہر تشریف لائے اور فرمایا آؤ میان نعمت وہ دوڑ کر
قدمون پر گر پڑے آپنے اونکا سر اوٹہا کر فرمایا میان نعمت پر نعمت ہین اور بذکر خفی تلقین
کیا۔ آپ اوسیوقت ترک دنیا کر کے طالب مولی بن گئے اور عرض کیا کہ خداوند فدوی کی
برابر کوئی بہی شوم اور پر معاصی نہوگا معلوم نہین کہ اسقدر جرائم کیونکر معاف ہون گے
حضور موعود نے فرمایا کچہ خوف نہین خدا غفور الرحیم ہے وہ اپنے حقوق معاف فرماویگا مگر حقوق
عباد اونسے معاف کروانا چاہیے۔ میان نعمت نے اوسیوقت اجازت چاہی کہ اگر حضور حکم

فرمادین جن جن کے حقوق فدوی کے ذمہ ہین معاف کرا دوے آپ نے رخصت دی تو سیدھی
اوسی حبشی کے مکان پر پہونچے اور اوسکو آواز دیکر باہر بلایا اوسنے آکر دیکھا تو وہی خونخوار
نعمت ہے مگر نہ وہ صولت ہی نہ وہ غضب نرم دل اور ندامت عصیان بال بال مین بھری ہے
جگر کباب اور آنکھین پر آب ہین منہ زرد دل مین عجیب درد ہے جون ہی حبشی کو دیکھا بعجز و
انکسار کہا صاحب آپ کے فرزند کا قاتل حاضر ہے اگر قصاص منظور ہے ع تیغ موجود ہے
حاضر ہے گلا بسم اللہ ۰ اور اگر اور سزا دینا ہے جو جی مین آوے دیجئے اور محکو خدا کے یہان
اسکے عذاب سے رستگاری بخشئے۔ اوسکو خیال آیا الٰہی نعمت جیسا متہور خونخوار اور اسقدر منکسر
اور زار و نزار ہو ہو ضرور اوسکو کوئی کامل بندہ پروردگار مل گیا ہے۔ جواب دیا کہ جناب
اب آپ وہ نعمت نہین جو پہلے تھے اب تو خاصے ذی نعمت انسان بن گئے معلوم ہوتا ہی کہ آپکو
کوئی اوستاد کامل ہاتھ آگیا پس جب تک آپ مجکو اوس صاحب کمال سے نہ ملاؤ گے
خون معاف نہوگا آپنے اقرار کیا کہ ضرور لیکن تمہارے سوا اور لوگون کے بھی حقوق
میرے ذمہ عائد ہین اونسے معافی خواہ ہونا لابد ہے سواونکے وہان ہوکر حاضر ہوتا ہون
اوسکو اسقدر انتظار بھی نہایت ناگوار گذرا کہا بندہ کو انتظار کی تاب کہان بندہ بھی
ہمراہ چلیگا غرض سب سے معاف صاف کروا کے حضور موعود سے آملے اور صحبت مبارک
مین مدام ہمدم رہے۔ میان نعمت صحابہ کرام مین چوتھے ہین۔ حضور موعود نے آپ کے
حق مین بھی بہت سی بشارتین دی ہین۔ آپ کے مزار مبارک لوہ گڈھ کے قریب ہے
جو پونہ کے مغرب مین ہے۔ آپکی مناقب عالیہ پنج فضائل وغیرہ کتب موالید مین مرقوم
ہین۔ یہان سے منزل بمنزل شہر پٹن نہروالہ مین رونق بخش ہوئے مقام چہارم
پٹن ۱۱۔ جب اوس شہر پٹن کے درخت نظر آئے دریافت فرمایا یہ کونسا شہر ہے کہ عشق
کی بو آتی ہے ... عرض کیا پیران پٹن ہے فرمایا پٹن ہم سخن کی کان ہے۔
یہان آکر شہر کے باہر ... جنوبی کنارہ پر ... کے روضہ مین فروکش ہوئے

بعض روایت مین ہے کہ آپ یہان ایک ہفتہ ٹہری ہین اور بعد شہر کے اندر کسی پرانی
خالی مسجد مین زینت بخش رہے ، اور بعض سے اسی جا پندرہ یا اٹہارہ مہینے قیام ہونا ثابت
ہے ہر حال بندگیمیان سید خوندمیر صدیق ولایت گا اسی جا شرف اندوز ملازمت ہونا
ثابت ہے - کہتے ہین کہ جب بندگیمیانؓ بالغ ہو گئے باشارہ ملک نصیر مبارز (الملک) آپ کے چچا
نانا کے ملک بجن آپ کو سجادہ شیخ احمد کہٹو کے پاس سرکہیج مین لے گئے - باری حال
اسی خاندان کے مرید اور معتقد تہے - ملک بجن انکو سجادہ کے حضور مین لے گئے اور کہا
کہ انکو مرید کیجے کہا بہت اچہا اور آپ کا ہاتہ پکڑ کر روضہ قبرکہ مین لے گئے اور آپ کو
بٹہلا کر وہ تو کچہ لکہنے لگا - آپ نے دریافت کیا کہ کیا کرتے ہو کہا تمکو شجرہ لکہہ دیتا ہون
اور قبر شیخصاحب سے مرید کروا دیتا ہون - آپ نے فرمایا پیر تو زندہ چاہئے تاکہ اگر کوئی
شکل آن پڑے تو حل کر سکین قبر سے کیا ہوگا - یہ کہکر باہر آئے اور سوار ہوکر گہر کی
راہ لی - ملک بجن نے جانا کہ باہر استنجا وغیرہ کسی کام کو گئے ہین جب دیر تک نہ آئے تو
دریافت کیا اور معلوم ہوا کہ وہ تو پٹن کو چلے گئے - ملک موصوف کو خجالت ہوئی پر کسطرح
اوس سجادہ کو عذر و معذرت بتلاکر آپ ہی چلے گئے - جب آپ سے پوچہا تو فرمایا کہ کہین
قبر کے بہی مرید ہوا کرتے ہین - پہر ملا سودود چشتی کے پاس لے گئے - یہ اوس وقت شہر پٹن مین
نامور عابد اور پرہیزگار تہا - اونسے پوچہا آج سید ان کیون تشریف لائے ہین ملک برخوردار
سے کہا مرید ہونے کو آئے ہین اونسے کہا اچہا کل جمعہ ہی ہے اور مبارز الملک اونکے نانا
جو دورش مین گئے ہین وہ بہی آجائین گے اونسے پوچہکر مرید کرونگا - یہ سنتے کے معاً
آپ اوٹہ کہڑے ہو گئے اور کہا مجہے یہان کیون لائے کہ یہ تو ناناسے پوچہکر مرید کرتے ہین
تو شاید کل قیامت کو بہی انہین سے دریافت کی حاجت رہے ایسی پیری مریدی تو بندہ
پسند نہین کرتا یہ کہکر رخصت ہو گئے - پہر شیخ الاسلام شیخ ماہ سے مرید کرانے لے گئے وہ
بندگیمیان کو دیکہکر خوش ہوا اور کہا کہ بادشاہ سے کہکر انکے والد کا منصب انکو دلوا دونگا

اس کلام سے آپ کو زیادہ تر گرانی گذری اور گہر کی راہ لی - ملک بجن صاحب نے پوچھا تو
فرمایا کہ جہان دنیا جی مین سماگئی ہے وہان خدا طلبی کی بو باس کہان اور پیری مریدی
خدارسانی کا ذریعہ ہے اب تو جہان کسی بزرگ یا عالم سے سابقہ ہوا ہی دریافت فرمایا کہ
خدا کا دیدار کیسے ہو - اسی عرصہ مین حضور موعود نے تشریف ارزانی فرماکر خانسرور پہ
نزول فرمایا - لکہا ہی کہ اوسی قرب مین بندگی ملک بجن صاحب کی جو بندگیمیان رضی اللہ
تعالی کی ماں کے چچازاد بہائی یعنی آپ کے ماموں تہے پیاری بیوی کا انتقال ہوگیا تہا -
وہ ہر روز فاتحہ خوانی کو اور بقول بعضے قبر بوار ہی تہے اس وجہ سے ہر روز جایا کرتے تہے -
جسروز حضور موعود تشریف لاکر روضہ قاضی قادن مین اوترے اوسی شام کو بہی ملک
موصوف حسب معمول بگھی پر سوار ہوکر وہان گئے دیکہا تو اوس مقبرہ مین ایک مجمع فقرا درویش
نظر آیا جنکی جبین مبارک سے زہد و تقوی و توکل و نور ایمان مترشح تہا اوسوقت خادم
شاہ رکن الدین کو دیکہا کہ خونچے اور ٹوکریاں اوٹہائے واپس جارہے ہین اونسے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ ان لوگون کے لئے شاہ صاحب نے مہمانی بہیجدی تہی - ملک موصوف کو
یقین ہوگیا کہ جب شاہ صاحب کے یہان سے مہمانی بہیجی گئی ہے تو ضرور یہ ولی کامل مین
چلو دیکہین تو سہی - اگر دیکہا تو خیال سے بڑہکر پایا - جونہین آپکی نظر ملک موصوف پر پڑی
فرمایا آئیے ملک برخوردار - ملک کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ نام میرے گہر کے سوا کسی کو معلوم
نہین انکو کہان سے معلوم ہوا - حضور موعود کو ہر ایک نووارد شخص کا اصلی نام درگاہ صمدی
سے معلوم ہوجایا کرتا تہا چنانچہ میان شاہ نظام اور شاہ دلاور وغیرہ کا نام بتلاتا گذرا -
ملک موصوف نے جب بیان سنا تو بالکل والہ اور شیدا بن گئے اور مرید ہوکر حضور سے رخصت
لی اور مبہم کہا کہ فدوی کسی کو خدمت عالی مین لانے جاتا ہے - حضور موعود نے فرمایا
بندہ اوسی کے لئے آیا ہی - غرض مکان مین آتے ہی بندگیمیان سے کہا کہ مژدہ باد جیسے مرشد کی
آپکو تلاش تہی ویسا ہی خدا نے بہیجدیا مین مل آیا ہون چلو بیٹے کیا ہو - اوسوقت میان طیل

اور تیر بازی مین مشغول تہی مگر سنتے کے معًا اوٹہکر گہر مین گئے اور دو اشرفیان نذر گذرانی
کو لیکر روانہ ہوے۔ راہ مین ہمراہیون کو کہدیا کہ خبردار وہان کوئی میرا حسب ونسب
یا نام کا ذکر نکرنا سنتا ہون کہ آپ اصلی نام اور حسب ونسب ملاقات ہوتے ہی بتلاتے ہین
دیکہین یہ بات راست ہے یا دروغ۔ آپ عصر سے پہلے وہان پہونچ گئے۔ جونہین حضور موعود
خیمہ سے باہر تشریف لائے اور بندگیمیان رضی کی نظر آپ کے چہرۂ مبارک پہ پڑی بیخود ہوکر
گر پڑے۔ آپ میان کے قریب گئے اور فرمایا بہائی سید خوندمیر بیہوشی کی روش آپ کے
خاندان کی نہین ہوشیار ہوجاؤ اور یہ بہی کہدیا کہ ہم اور بہائی سید خوندمیر ایک جدی حسینی ہین
اور نیز فرمایا ہمارے بہائی سید خوندمیر صدیق مین جی اسکے بعد اونکا سر اوٹہاکر اپنی گود مین
رکہ لیا اور ناک سے ناک ملاکر دم خفی سے تلقین فرمایا اور پس خوردہ برگ تنبول عنایت
کیا۔ اوسیوقت سید خوندمیر نے معاملہ مین دیکہا کہ چہار فرشتے ارہ لیکر آئے اور آپکے سر پہ
رکہکر آپ کو دو شق کردیا داہنی شق سے خوبصورت نورانی شکل بنائی اور دوسری شق کی
صورت بشری بناکر حق تعالی نے فرمایا دیکہہ اے سید خوندمیر ہمنے کتنی کثافت تجہسے دور
کرکے کیسی عمدہ صورت نورانی تیری بنادی یہ تجہپہ ہمارا احسان ہے اب اسکے شکریہ مین
ہماری درگاہ مین کیا تحفہ پیش کرتا ہے تب نہایت عجز وانکساری سے عرض کی خدایا
یہ بندہ نہ تو عورت رکہتا ہے نہ فرزند جو تیری درگاہ مین پیش کرتا فرمان آیا اے سید
خوندمیر جو کوئی سر سے کہیل جاتا ہے وہی ہماری درگاہ مین بار پاتا ہے۔ بندگیمیان نے
عرض کیا کہ خداوندا ایک سر تو کیا اگر سو سر ہون تب بہی بندہ نثار اور قربان کرنیکو
تیار ہے۔ پہر جناب باری نے اپنے دست قدرت سے آپکا سر مبارک تن سے جدا کیا اور
عصر سے عشا تک تن پہ نہ رکہا چنانچہ اون تینون نمازون کو بے سر ادا کیا۔ بعد ادای
نماز عشا پہر دوسری بار سر مبارک تن بندگیمیان پہ رکہدیا اور حکم دیا کہ یہ ہدیہ تمہارا
ہماری درگاہ مین مقبول ہے اب اسکو امانتًا رکہ لو اور جب ہم فرمان دین اوسوقت ہماری

راہ میں خدا کر دینا۔ پھر ارشاد ہوا کچھ مانگنا ہو تو مانگو آپ نے نہایت انکساری سے عرض کیا
بار خدایا تیری ذات کے سوا اور کسی بھی چیز کی خواہش نہیں۔ پھر حسب وقت حضور موعود
سلام رخصت کے لئے خیمہ سے باہر تشریف لائے تب حسب دستور کل مہاجر وغیرہ حاضر
تھے سب کے روبرو فرمایا بھائی سید خوندمیر جو کچھ معاملہ پیش آیا ہے بیان کرو عرض کی
حضور سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ارشاد ہوا اپنی زبان سے کہو تاکہ سب سنیں عرض کیا
پھو میں یہ آنکھیں جو میں حضور کو دیکھا ہوں میں تو اپنے خدا کو دیکھا پھر سب حال کہہ سنایا
آپ نے سب کو ثابت رکھا اور ارشاد کیا جو کچھ دیکھا وہ سب تحقیق اور درست ہے۔
اور خدا ہو وہ خدا کو دیکھے۔ اور نیز فرمایا تخم ریزی کر کے کھیت سب طرح تیار تھا فقط
آب رسانی درکار تھی سو بندہ نے دریائی ولایت سے پانی دیدیا کھیت لہلہا گیا۔
پھر بہت سی بشارتیں انکے حق میں فرمائیں۔ سید خوندمیر اپنے مرشد کے والہ اور شیفتہ تھے
یہ بات مبارز الملک کو بھی معلوم ہو گئی پس حضور موعود کے ہمراہ چلے جانے کے خوف سے
آپ کو بالاخانہ پہ نظربند کر دیا مگر صادقوں کو قید کیا روک سکتی ہے آخر مرشد کی خدمت میں
پہنچے چنانچہ معلوم ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ۔ آپ صحابہ کرام میں دوسرے ہیں اور صدیق
ولایت حضور موعود کی زبانی آپ کو خطاب ملا ہے اسوقت آپکی عمر اٹھارہ سال کی تھی
تب آپ کا تولد سنہ آٹھ سو چھیاسی میں ہوا ہے کیونکہ یہ سنہ نو سو چار ہیں۔ آپ
فوج مظفر شاہی کے ساتھ جنگ کر کے سنہ نو سو تیس پر سدراسن ملک کا کریچ
میں شہید ہوئے۔ آپ کا مدفن تین جگہ ہے۔ سدراسن میں تن مبارک ہے اور سر کی
ہڈیاں پٹن میں اور پوست سر مبارک چاپانیر میں ہے۔ شاہ رکن الدین مجذوب
کی حضور موعود سے پٹن میں ورود مسعود کے ملاقات ہوئی ہے۔ یہ حضرت غلبہ
سکر کے باعث برہنہ رہا کرتے تھے اور زبان گجراتی بولا کرتے تھے۔ ایکروز یکایک
فرمایا۔ آلو رے مارو چھولڑو شریعت تو دہنی شریعت رکھوال آدیو۔ یعنی میرا پیرہن

مجکو دو کہ مالک اور محافظ شریعت آگیا۔ یہ کہکر جہٹ کپڑے پہن لئے ساری حاضرین کو تعجب تہا کہ آج خلاف عادت کیون کارروائی ہوئی جب حضور موعود قریب پہونچے آپ باہر دوڑے گئے اور چار نظر ہوتے ہی نہایت گڑگڑا کر گذارش کی کہ اے دین کے پہلوان خیر مقدم مرحبا صفامی لائے تمام عاشق بیقرار اور پریشان تہے اور فدوی تو بہاگ کر گوشہ مین چہپ گیا تہا۔ یہ کہکر قدمون پہ گر پڑے اور استدعا کیا کہ فدوی کو اپنے گروہ مین شمار کیجئے۔ حضور موعود نے گوشۂ چشم سے التفات فرمایا اور زبان سے کچہ نہ کہا اور اشارہ سے رخصت فرمادیا انہون نے مکان پہ آکر کئی خوان روٹیون کے اور چند ٹوکریان کیلون کی خدمت اقدس مین بہیجدین۔ میان بابن سویت کرتے تہے اونکو خیال ہوا کہ سب کو گنکر بہر حصہ کرون حضور موعود نے فرمایا ایک ایک روٹی اور دو دو کیلے دو انہون نے ویسا ہی کیا تو برابر پہنچ گئین کچہ کم و بیش نہو ئین میان بابن نے کہا گویا شاہ رکن الدین نے گنکر بہیجا تہا۔ حضور موعود نے ارشاد کیا اونکی روح جبہ پہیل استقبال کو آئی تہی سب کو گن لئے تہے۔ اس شہر مین بہی بہت سے علما و فضلا و مشایخ وغیرہ بیانی اور باڑیوال لوگ امیر و غریب آپ کے مرید اور مصدق ہوئے ہین منجملہ اونکے میان یوسف مہیت اور میان تاج محمد دونون برادر بہی ہین۔ یہ دونون علاڑہو کے بیٹے ہین۔ میان یوسف علماے ماہرین سے تہے۔ انہون نے جب سنا کہ یہان ایک جونپوری سید صاحب تشریف لائے ہین جنکا نام سید محمد ہے۔ وہ مکہ معظمہ مین اور احمد آباد مین دعوی مہدویت کر چکے ہین شوق ہوا کہ چلو دیکہین کیا حال ہے۔ خدمت اقدس مین آکر دیکہا تو با کمال پایا کچہ دریافت کا خیال آیا تو حضور موعود ناتہہ پکڑ کر حجرۂ مبارکہ مین لے گئے اور مہدویت کے بارہ مین ظہر تک سوال و جواب ہوتے رہے بلکہ تین روز متواتر ایسا ہی ہوتا رہا جب میان مذکور کو کوئی سوال باقی نہ رہا خیال کیا کہ اب کیا دریافت کرون اتنے مین یاد آگیا کہ میرے والد نے کسی مجذوب کی زبانی سنا تہا کہ آج

مہدی جنمیان آج مہدی جنمیان یعنی آج مہدی پیدا ہوے اور اوسکی تاریخ روز ماہ اور سنہ کسی پرچہ پر لکہہ رکہی ہے بہلا اوس سے تو مطابقت دیکر و دیکہون۔ یہ سوچ کر حضور سے دریافت کیا کہ آپ کا تولد کس سنہ اور کس ماہ اور کس تاریخ کو کون سے روز ہوا ہے جب آپ سے جواب سنا رخصت لیکر مکان پہ آئے اور اوس پرچہ کو تین روز تک تلاش کیا مگر نہ ملا آخر متفکر حضور اقدس مین پہنچے۔ جب موعود نے اونکو متفکر پایا باعث تفکر اور غیر حاضری کا دریافت کیا آپ نے حال کہہ سنایا۔ حضور موعود نے فرمایا وہ پرچہ تمہارے مکان کی فلان جانب کے طاق مین فلان کتاب کے فلان عدد کے ورق مین ہے اُنہون نے جاکر تلاش کیا تو اوسی پتہ مقررہ سے ہاتہہ آیا اور مطابق کیا تو برابر تہا۔ آپ کو پورا یقین ہو گیا اور دلی تصدیق سے مرید ہو گئے۔ چند روز کے بعد کہا کہ حضور کے صدقے سے فدوی کو غیب سے ہاتف آواز دیتا ہے کہ تیرے مرشد کو مہدی موعود کیا ہے جا تصدیق کر آپ نے فرمایا بیشک ویسا ہی ہے پر وقت پہ موقوف ہے میان مذکور نے التماس کیا کہ حضور اب تو جناب کے مہدی موعود ہونے مین کچہ تردد نہین رہا فقط مہر ولایت سے آنکہین روشن کرنا باقی ہے وہ کر دیجئے پس حضور موعود میان یوسف کا ہاتہہ پکڑ کر خلوت مین لے گئے اور پیرہن سر کا کر دہنے کندہے پہ مہر ولایت دکہلادی دیکہا تو بیضہ کی برابر سرخ رنگ مہر ہے اور اوسپہ بہت خوش خط حروف سے آیات وکلمات لکہے ہوئے ہین چنانچہ مقام بدر مین شیخ من توکلی کے حال مین گذرا۔ میان یوسف نے اوسکو بڑی تعظیم سے بوسہ دیا۔ بوسہ کے دیتے ہی مست و جاذب حق ہو کر مجذوب بن گئے اور بڑے جوش سے عرض کی کہ حضور اب تو فدوی کسیطرح تحمل نہین کر سکتا علما اور فضلا مشایخ و امرا کی مجالس اور دروازوں پہ جا جا کر صدا دیگا کہ جناب سید محمد سچے مہدی موعود ہین آمنا و صدقنا۔ حضور موعود نے فرمایا میان یوسف صبر کرو اب تو تہوڑی دیر ہے کہا اب کیا دیر ہے بندہ تو خاموش نہین رہسکتا فرمایا

اگر تم چپ نہ رہوگے تو خدا تمہاری زبان بند کردیگا۔ اُس قربان کے معاً اوسکے منہ مین زبان متورم ہوگئی اور چند روز مین سکر اور جذبہ کے استغراق مین جان بحق تسلیم ہوے۔ جیسے مہر نبوت بحیرہ راہب نے دیکھی تھی چنانچہ معارج النبوت کے دوسرے رکن کے پانچوین باب کے واقعہ اول ذکر بحیرہ راہب مین ہے۔ اور تتمہ مین باب دوم کے اندر معجزہ ظہر مین اوسکی شکل اور کلمات کی تفصیل ہے ویسا ہی یہان بھی ہوا ہے۔ میان سید محمود ابن حضور موعود اسی پٹن سے نوکری کی تلاش مین خدمت عالی سے رخصت طلب ہوئے ہین تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ایکروز حضور محمود نے خدمت والدین استغفاراً عرض کیا کہ خداوند ادر زاد فقیر اور اہل ثروت کے ترک دنیا مین فرق ہے فرمایا زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جسقدر پیچھے چھوڑیگا اوسیقدر پائیگا دہ در دنیا ستر در عاقبت مثل مشہور ہے۔ آپ فوراً مکان مین جا کمر اور تلوار باندہکر حاضر ہوے اوسوقت حضور موعود ظہر کی وضو فرما رہے تھے بلاعوض رخصت دی اور ارشاد کیا سید ہار وجہان رہو یاد خدا مین رہو۔ پہر ملاقات کرادینا خدا کے نزدیک کوئی بڑی بات نہین۔ آپ قدمبوس ہوکر روانہ ہوے راہ مین کوئی جاپانیر کا قافلہ ملگیا قافلہ سالار آپ کو خدمت کرتا ہوا لیگیا جب جاپانیر کے قریب پہنچے ملک عثمان کو خبر ہوئی یہ سلطان محمود کے امرا سے تھے۔ انہون نے سید محمود کا استقبال کرکے اپنے باغ مین مقام دیا اور بادشاہ سے ملاقات کراکے منصب چہل ہزاری دلوایا۔ لکھا ہے کہ ملک عثمان بڑے والی سید مین اور حضور موعود کے خاص معتقد تھے۔ بندگیمیان سید محمود کی اب تک کتخدائی ہوئی تھی۔ ہان حضور موعود نے ایک باندی بائی خوب کلا نامی عنایت کی تھی اور یہ بائی آپ پہ اسقدر فدا اور آپ سے ایسی مانوس تھین کہ دم بھر کی فرقت گوارا نہوتی تھی ایکروز بقولے احمدآباد مین ملا عبد الواحد کے یہان حضور موعود کے ارشاد سے دعوت مین گئے تھے اور بقولے یہان پٹن مین شکار کو تشریف لے گئے تھے بہرصورت بائی موصوفہ سے وعدہ

تہا کہ ہین عشا کے وقت گہر کو آ جاؤنگا پر بصورت اول طائفون کے بجد ہونے اور
بقول دوم شکار سے واپس آتے کسی دوست کے اصرار سے شب باشی کا اتفاق ہو گیا
یہان بعد عشا کے وہ قلق اور اضطراب درد فراق سے اوٹہا کہ حالت بیتابی ہین صبح
ہوتے ہوتے جان قابض ارواح کے حوالہ کر دی - جب آپ مکان پہ آئے حال سنکر
نہایت الم ہوا اور ٹہان لی کہ شادی نکرنا یہ حال جب پیر کے دوستون کو معلوم ہوا انہون
نے ہر طرح سمجہا کر ازدواج کرنے کو قبول کرا لیا - آپ نے دو دایون کو بلوا کر دس اشرفیان
انعام دیکر کہا کہ ہمارے لئے نسبت کی تجویز کرو مگر عالی خاندان ہو اور لڑکی بارہ پندرہ
برس کی خوبصورت خوش رنگ نیک سیرت ہو شادی ہو جانے کے بعد بہی تم مستحق انعام
ہمہی جاؤگی اگر کچہ سر مو فرق آیا آبرو گماؤگی - اگرچہ اونہون نے خوب تلاش اور تجویز
کی مگر ان صفتون کی لڑکی کا کہین پتہ نہ لگا ایک روز ملک عثمان موصوف کے مکان
کی طرف جا نکلین اونکی بیوی بی بی مریم نے اونکو سوچ مین پاکر حال دریافت کیا انہون نے
مقصد دلی بیان کیا ملک عثمان کی بیوی نے کل صلاح دینے کے وعدہ پہ انہین رخصت
کیا اور رات کو ملک عثمان سے اپنی لڑکی کی نسبت کی بات کر لی دوسرے روز جب وہ
آئین اونسے کہا ہمارے گہر مین لڑکی ہے اوسکی نسبت کرا دو تو جو وعدہ سید محمود نے تمکو دیا ہے
اوس سے دو چند سہ چند ہم دیتے ہین اُنہون نے کہا کہ یہ تو درست ہے مگر وہ لڑکی سیاہ
چردہ ہے اگر پسند نہ آوی تو رسوائی کا خوف ہے بی بی مریم نے ملک عثمان کو بہی بلوا لیا
اور دونون نے اونکو سمجہا دلا کر خوش کر دیا انہون نے جا کر تعریف کی تو آپ نے نسبت
قبول کر لی نکاح کے بعد مکان پہ لا کر خلوت مین گئے تب دیکہا تو سیاہ فام پایا رنجیدہ ہو کر
وا ایونپہ غضبناک ہو گئی اور بیوی سے منہ پہیر کر سو گئے - بیوی کے والدین نے بتاکید تمام
سمجہا دیا تہا کہ ہم تمکو خدمت گذاری کے لئے حضور میران مین پیش کرتے ہین خبردار
خدمت مین سر مو فرق نہ آسے اور کسی طرح اونکا دل نہ کڑہای ورنہ پیر امنہ نہ دیکہین گے -

پس بیوی نے جب رو گردان سوتے پایا جہٹ اوٹہکر پاؤن دبانے لگین حضور نے پوچہا یہ
کیا کرتی ہو جواب دیا لونڈیون کا اور کیا کام ہوا کرتا ہے - یہ کلام آپ کو نہایت خوش
معلوم ہوا اور انکی الفت دل مین اثر کر گئی اور سونے کا حکم دیا - یہان حضور مہدی موعود نے
بی بی ملکان سے تزوج فرمایا - یہ بیوی پٹہانون کے قبیلہ سے تہین - انکے والد میان لاڑ
نو تولے افیون کہاتے تہے جسوقت حضور مہدی موعود سے ظاہر ہوا پس خوردہ عنایت کرکے
عادت مذمومہ سے آزاد کیا کہ پہر کبہی یاد بہی نہ آیا - اس شہر پٹن مین ملا معین الدین
بڑا مشہور عالم تہا اوسکو حضور مہدی موعود سے ایک گونہ حسد تہا کسی جمعہ کی نماز کو جاتے ہوے
حضور مہدی موعود کا اوسکے گہر کے سامنے سے گذر ہوا اور لوگون نے اوسکے مکان کو حضور مہدی موعود کو
بتلایا - بیان قرآن آپ اس زور شور سے فرماتے تہے کہ لوگ سنکر دنگ ہوجاتے تہے اسوجہ سے
جس شہر مین آپ پہنچتے آپ کے بیان کا بڑا شہرہ ہوجایا کرتا تہا حسب دستور یہان بہی
چرچا ہوا اوسنے بہی اپنے شاگردون کو طرز بیان سننے کو بہیجا انہون نے بیان سنکر ملا کے
پاس جاکر بہت تعریف کی ملا نے چند سوالات سکہلاکر بہیجا وہ تو بلا دریافت حل ہو گئے
آخر پچیس شاگردان فائق کو اشکالات دقیقہ لکہواکر بہیجا اوس دن حضور مہدی موعود سورۂ
بقر کا بیان فرمارہے تہے اور الف لام میم جو شروع سورہ مین حروف مقطعات یعنی جدی
جدے ہین اونکو اس تمام سورہ کا اصل ٹہرایا اور تمام سورہ کے تین حصے کرکے فرمایا کہ یہ
تمام سورہ ان تین حرفون کی تفسیر ہے - غرض شام تک وہ بیان اس ڈہب سے ہوا کہ وہ سب شاگرد سنکر لوہا مان گئے اور استاد کے پاس آکر کہا کہ واللہ ہم تو ہماری علم کو
اونکے سامنے بازیچۂ طفلان سمجہتے ہین البتہ آپ کے سننے کی قابل ہے ملا نے کہا مین پہلے ہی سے
جان گیا ہون کہ وہ یکتائے زمان ہین مگر اونکے پاس جاکر کیا کرون کہ وہ تو نفس قرآن سے
تعین اور طلب دنیا کو کفر ثابت کرتے ہین اور یہ دونون چیزین ہماری یہان معمول ہین پس
اونکے پاس جاکر اپنے آپ کو کافر ملعون بنانا کونسی دانائی کی بات ہے پہر تو اوسنے اپنے لڑکے کے

ساتھ دعوت دی پر آپ نے قبول نفرمائی - ایکروز بیان کے اندر کسی آیت کی تفسیر مین کوئی
عمدہ وجہ بتلائی ایک ملا بیٹھا سنتا تہا اوسکے جی مین آیا بیشک عمدہ وجہ تو ہے پر واللہ اعلم
کہان سے کہتے ہین بعد فارغ ہونے کے اوس سے دریافت کیا کہ کیون ملا جیو یہ کیسی وجہ ہی
اوسنے کہا وجہ تو اچہی ہے پر کسی تفسیر مین بہی تو چاہئے آپ نے فرمایا تمہارے پاس کون کونسی
تفسیرین ہین اوسنے اول نام تفسیر احمدی کا لیا آپ نے فرمایا وہی لاؤ اوسنے کہا اوسمین
یہ وجہ نہین فرمایا لاؤ تو سہی وہ لایا تو آپ نے فرمایا وہ جاے نکال کر دیکہو اوسنے
نکال کر دیکہا تو نہ تہا جب کتاب آپ کے سامنے رکہی گئی آپ نے ہاتہہ بڑہا کر حاشیہ مین
اونگلی ملدی فوراً اوہی وجہ لکہا گئے اوسنے کہا یہ تو اب لکہی گئی - جب علما نے دیکہا کہ حضور
موعود کے یہان زیادہ ٹہرنے سے ہماری آبرو مین دہبہ لگتا جاتا ہے جہٹ چاپانیر بادشاہ
کے پاس پہنچے اور فرمان اخراج جالان کروایا جب وہ فرمان مبارز الملک ملک نصیر کے
پاس آیا جو اوسوقت صوبہ دار پٹن تہے فوراً اوسکو دکہانے کو تیار ہو گئے بندگی میان سید خوندمیر نے
منع کیا کہ کیون دکہلاتے ہو حضور موعود تو خود جانے کی تیاریان کر رہے ہین ملک نے کہا
فرمان بادشاہ ہے اوسکو کیسے چہپا سکتا ہون تم بچے ہو ان معاملون کو تم کیا سمجہو آپ نے
کہا کہ اگر نہین مانتے اور دکہلاؤ گے ہی تو مین کبہی آپ کا منہ نہ دیکہون گا نہ اپنا دکہلاؤنگا
لیکن انہون نے فرمان آستین مین رکہہ لیا اور خدمت مقدس مین حاضر ہوئے ہنوز دم
نہ لیا تہا کہ حضور موعود نے فرمایا آچہے جی اچہے انہون نے عرض کیا فرمان بادشاہ ہے پڑہ لیجے
ارشاد ہوا ہمارے بادشاہ کا فرمان ہمہ اور تمہارے بادشاہ کا فرمان تمہہ - ہمین حکم ہو چکا ہے
کہ یہان سے آگے بڑہو - اور یہ بہی ارشاد ہوا کہ گو ہمارا اوٹہنا ٹہرنا حکم خدا سے ہوا کرتا ہے
پر اخراج کرنے کرانیوالون کو ضرور سیاہ روئی ہے - اور یون بہی فرمان ہوا کہ بندہ کو جب حکم
خدا ہو گیا تہا یون ہی چلا جاتا مگر یہ اخراج کا سوہاگ یعنی خوش قسمتی ملک نصیر کے حصہ مین
آئی - دو تین روز کے بعد یہان سے روانہ ہو کر تین کوس بڑلی مین جا مقام کیا بحیح حساب کے

یہان چودہ مہینے کا قیام ثابت ہوتا ہے کیونکہ ٹھٹہ کا مقام ڈیڑھ سال کا دریافت ہوتا ہے اور ہمین چہار مہینے یہان کا قیام داخل ہے۔ مقام پنجم بڑلی۔ یہ موضع ٹھٹہ ہی کی جانب مغرب ہے۔ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ وہان پیر کے روز اور یا ہر ایک ویران مسجد مین نزول فرما ہوے۔ یہان پہنچنے کے بعد پندرہوین روز یعنی پیر کے دن دس گھڑی دن چڑہے درخت کہرنی کے تلے حضور موعود بیٹھے ہوے تہے ناگہان کسی نے کہا سید خوندمیر آرہے ہین آپ نے استقبال کرکے فرمایا کہ بہت اچھا ہوا کہ تم آگئے تمہاری ذات ولایت مصطفےٰ کی سلطان النصیر ہے یعنی غالب مددگار ہے۔ سید خوندمیر کے قدوم کے بعد حضور موعود کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا منہ زرد اور مغموم نظر آنے لگا تہوڑی دیر کے بعد مشایخ کبار اور فضلاے روزگار وعلماے نامدار اور صلحاے ابرار وامراے ذی افتخار وخوانین وتجار شہر ودیار اور فقراے طالب پروردگار کے مجمع عام مین سب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے صاحبو اب تو بندہ کو فرمان خدا بہ ترہیب وتہدید ہوگیا کہ تہنے تجہے مہدی موعود خاتم ولایت محمدی کردیا ہے سو دعوی کر اور خلق مین اظہار کردے ورنہ ظالمون مین داخل کردون گا۔ پس بندہ کو بندگی کے سوا چارہ نہین ناچار سر تسلیم خم کرتا ہون اور گردن اطاعت جہکا دیتا ہون اور بموجب فرمان واجب الاذعان کے جو خواب یا واقعہ یا معاملہ یا ہاتف یا الہام و کشف کے طور سے نہین ہوا بلکہ بلا واسطہ ہوا ہے بکمال صحت وعقل اور بے نیازی و ہوشیاری کے ساتہ بلا جنون اور بغیر احتیاج اور بے نشہ کے دعوی کرتا ہون کہ مین مہدی موعود خاتم ولایت محمدی ہون اللہ کا خلیفہ اور محمد رسول اللہ کا تابع ہون جسنے میری اطاعت کی وہ مومن ہے اور جسنے میرا انکار کیا وہ کافر۔ سید خوندمیرؓ اور دیگر صحابہ اور مہاجرین نے آمنا وصدقنا کہکر بیعت کی پہر اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ الآیہ یعنی آیا پس وہ شخص جو اپنے رب سے دلیل، وشمن یہ ہے آخر آیہ تک خدا کے حکم سے اپنے دعوی کے ثبوت پر پڑھکر بیان کر سنایا۔ لکھا ہے کہ اس سے پیشتر بھی ہر وقت حکم خدا ہوا کرتا تھا مگر آپ اوسکو

پی جایا کرتے تھے۔ انتخاب المواليد مین بحوالہ مطلع الولایت اور شواہد الولایت اور دوسرے
تمام مولودون کے مرقوم ہے کہ اٹھارہ سال سے پیہم ہر وقت حکم ہوتا رہا کہ ہمنے تجھے مہدی
موعود کیا دعوی کر مگر بندہ اپنے نفس پہ تسویلات (آراستہ کرنا ۱۲) کی تہمت رکھکر پی جایا کرتا تھا۔ اب فرمان
بعتاب ہونے سے ناچار دعوی کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ ضرور حضور موعود نے چالیس برس (عقد ۱۲)
کی عمر مین ہجرت کی ہے کیونکہ جب آپ کے تولد ۸۴۷ جو جمہور کے نزدیک متفق علیہ ہے نظر
کرتے ہین تو اوسوقت حضور موعود کی عمر اٹھاون برس کی متحقق ہوتی ہے کسوجہ سے کہ یہ سال
نوسو پانچ ہونے پہ بہی جمہور کا اتفاق ہے۔ اگرچہ موالید کے اندر شروع جذبہ سے اٹھارہ
سال تک لکہا ہوا ہے مگر یہ بات حساب کے طور سے صحیح نہین ٹہرتی کیونکہ حضور موعود کو بارہ
برس جذبہ رہے ہین کسی کو انکار نہین اور اس صورت مین یہ زمانہ مدت حکم ہونے مین
داخل ہوتا ہے اور سکر کی حالت مین دعوی قابل التفات نہین ہوتا پس حالت جذبہ مین
تو بے شبہ دعوی کا حکم نہین ہوسکتا ہے کسلئے کہ اسوقت کا حکم عبث ٹہرتا ہے ہان آپکے
درجہ کی البتہ اطلاع ہوئی ہے یعنی فرمان رب العزت حالت جذبہ مین ہی یون ضرور صادر
ہوا ہے کہ ہمنے تجھے مہدی موعود بنایا تب ثابت ہوا کہ یہ جو دعوی کا حکم ہوا وہ بعد جذبات کے
ہوا اور نوسو پانچ تک اٹھارہ سال گنتے ہین تو آٹھ سو سیتاسی سے شروع ہوتے ہین
اور اسوقت ٹہیک حضور موعود کی عمر چالیس سال کی ثابت ہوتی فتدبر فانہ بین۔ اگر مدت
جذبات بہی دعوی کے حکم مین داخل سمجھی جاوے تو آپکی چالیس سال کی عمر مین اول
جذبہ ثبوت کو پہنچتا ہے اور حالت جذبہ مین جونپور ہی مین قیام رہنے پہ اتفاق جمہور
ہونے کی جانب ملتفت ہوتے ہین تو آپکی عمر باون برس کی ہوجانے کے بعد ہجرت مین
نکلنا ثابت ہوتا ہے اور یہ بات کئی واقعات صحیحہ کے خلاف ہوتی ہے مثلاً حضور ثانی
مہدی صاحب کا اول تصدیق کے وقت اٹھارہ سال کا ہونا اور مدت صحبت اور میان
نظام کی سن وسال اور مدت صحبت وغیرہ علاوہ اسکے آپکی مدت ہجرت فقط گیارہ سال کی

ثابت ہوتی ہے جو خلاف درایت و روایت ہے۔ اور نیز حضور موعود کے فرمان سے بھی
آپ کا چالیس برس کے سال میں ہجرت فرمانا ثابت اور متحقق ہوتا ہے جیساکہ ملا محمد گل
وغیرہ نے فرہ میں حضور موعود سے دریافت فرمایا کہ مہدی کی دعوت کے تیئیس برس بھی
مدت حدیث سے پائی جاتی ہے آپ نے جواب دیا بندہ کو اٹھارہ سال تک ... حکم ہوتا رہا
کہ دعوت کر مگر بندہ ہضم کرتا تھا جب بعتاب حکم ہوا بنا چاری دعویٰ کیا۔ اس سے تیئیس
برس تک دعوی کرنا ثابت ہے اور دعوی کرکے ہجرت فرمانا مولید سے ثابت ہے تو
تحقیق ہوا کہ جذبہ کے سوا اٹھارہ سال تک دعوی کا حکم ہوتا رہا ہے پس جو جذبہ کے
شروع سے لکھا ہے وہ خواہ کاتبوں کی بھول ہے یا ہمارے واقعہ نویسوں کی خطا ہے۔
بعض وقائع نویس لکھتے ہیں کہ اس دعوی کے بعد آپ ٹھٹھ میں ملا معین الدین کے یہاں
تشریف لیجاکر اونکے کسی ملازم کے ساتھ خبر کہلا دی ہے کہ اب بندہ نے دعوی مہدویت
موکد کیا ہے آؤ جو کچھ خدشہ اور شبہ ہو حل کرلو اور جو کچھ دریافت کرنا ہو دلائل
شرعیہ اور نصوص علمیہ سے دریافت کرلو اگر بندہ قرآن یا احادیث سے اپنے دعوی کی
راستی ثابت کردے تو قبول کیجیو ورنہ ایک دو سال قید کرو اور اوس سے منالون اور
باز آگر رجوع نکروں اور اسیطرح اپنے دعوی پہ اصرار کروں اور اڑا رہوں تو قتل کر ڈالو۔
تم اور تمام مسلمانوں پہ واجب ہے کہ جامع مسجد میں جمع ہوکر بندہ کو بلاویں اور میرے دعوی کے
بارہ میں انصاف و دیانت سے خوب تفتیش اور تحقیق کریں اور کلام اللہ اور اتباع رسول اللہ
سے میرے افعال اور احوال کو ملا کر دیکھیں اور جو کچھ میری سہو یا غلطی دیکھیں مجھے اطلاع
دیں اگر نہ سنوں تو واجب القتل سمجھا جاؤں اور اگر بندہ اپنے دعوی کو فی الحقیقت راست
اور درست ثابت کر دکھلادے تو دین حق کی یاری اور مددگاری میں کسی کو عذر نہو میری دعوت
کو اسناد و صدقنا کریں۔ ہم دونوں فریق سے جو کوئی کتاب خدا اور فرمان رسول اللہ کی
مخالفت کرے اوسکو سزا کی قابل سمجھنا ضرور ہوگا۔ یہ سب تقریر ملا کے ملازم نے اندر جاکر

سناوی - ملا معین الدین نے سکر دیوار پہ سوار ہوکر موضع رامن کی جانب منہ کر کے
کہلوادیا کہ ملا تو موضع رامن کی جانب سوار ہو گئے ہین حضور مہدی نے جواب دیا کہ خاتم
ولایت محمدی پہ جب خدا تعالی نے عرش سے تحت الثریٰ تک منکشف کردیا ہے ایک
دیوار کی اوٹ مین ایسے حیلے کب پوشیدہ اور مخفی رکھیگا - ملا ایسی سواری پہ سوار ہوکر
منزل پہ پہنچنا سخت دشوار ہے - یہ کہکر بڑلی کو واپس تشریف فرما ہوے اور سفر کی
مشکل ۱۲
نیت سے جو فرض کی دو رکعتین ادا فرماتے تہے اب اقامت کی نیت کرکے چہار گانی
ادا فرمانے لگے اور ایک خط سلطان محمود بیگڑہ بادشاہ گجرات کو باین مضمون لکہا کہ مین نے
کہ سید محمد ابن سید عبد اللہ ہون بکمال تندرستی اور عقل وہوشیاری کے کچہہ بہی سکر اور
سہو وغلطی اور اضطرار کے بغیر اللہ تعالی کے فرمان سے مہدویت کا دعوی کیا اور اوسکا
ثبوت کلام اللہ - اور رسول اللہ کی پیروی سے دیتا ہون جسکا جی چاہے مجہسے بحث
کرلے کر اپنے شکوک وشبہات کو دفع کرلے - اب خصوص بادشاہون پہ واجب اور لازم ہے کہ
علما وفضلا اور صلحا اور امرا اور وزرا کو جمع کرکے اوسکے ثبوت کی تلاش کرین اور بڑے
غور سے تحقیق فرمادین کہ بندہ کا یہ دعوی باضابطہ ہے یا خلاف قانون شرعیہ اگر شرعیہ
قوانین کی مطابق درست ٹہرتا ہے تب تو بندہ کی تصدیق اور حق بات کی جانبداری
اور اعانت واجب ہوگی ورنہ دلائل قطعیہ سے سمجہادین اور بندہ نہ سمجہے اور روگردانی
کرے تو ایک دو سال تک محبوس رکہین اور اوسپر بہی بلا دلیل اور بے سند اپنی بات
کی پیچ کرتا جاوے تو قتل کرڈالین کیونکہ جہان جاؤنگا اپنی حقیت پہ دعوی کرونگا اور
خلق کو گمراہ پس بہر دو وجہ عالمون اور حاکمونکی گردنونپہ بار اور انہین کی روسیاہی کا
باعث ہوگا کیونکہ سچے کی تصدیق کرنا اور اوسکو ہر وجہ اعانت دینا اور جہوٹے کو سزای
واجبی دینا حاکمون کا اور عالمون کا کام ہے - فقط - اس رقعہ کے ارسال کے بعد تین چار
مہینے تک جواب کی انتظاری مین قیام فرما رہے پر کچہہ جواب نہ آیا - ہماری واقعہ نویسونکی

تحریر سے دریافت ہوتا ہی کہ حضور موعود کے ملا معین الدین کے یہان جا آنے کے بعد اونے
پٹن احمد آباد وغیرہ شہرون کے علما کو جامع مسجد مین جمع کرکے ایک بند سوالات تیار کیا
جسمین پندرہ سوال تھے۔ بعض علما کی یہ رای ہوئی کہ یہ سوالات شاہ رکن الدین کو بھی
دکھلاکر دستخط کروالینا مناسب ہی۔ جب شاہ جیو کے حضور مین گئے غضبناک ہوکر فرمایا
سروی اوندر ڈری بلی ہارگو تھیو جیہے پنڑ مناڑہی لی کوٹی گھانشی کون سید نو کٹنار دائیو ولا
بنو جیے کہ تلا تہی گھانشی تو اوپر تہی کاڈہ شی۔ یعنی تمام چوہون نے ملکر ہار بنایا تو ہے لیکن
بلی کی گردن پہ کون پہنا سکیگا۔ سید کا کٹارا اسقدر دراز ہے کہ نیچے سے گھسیڑا تو اوپر سے
نکلیگا۔ یہ کہکر کہا کہ حق سے مت مقابلہ کرو ورنہ قہر مین گرفتار ہوجاؤگے۔ اگرچہ وہ لوگ
وہان سے خوار وخجل واپس آئے مگر دو تین روز بعد حضور موعود مین وہ سوال پیش
کرہی تو دیے۔ سوال اول۔ آپ اپنے تئین مہدی موعود کہلاتے ہو۔ جواب۔ بندہ
اپنی جانب سے نہین کہتا مگر اللہ تعالی کا حکم ہوتا ہے کہ تو مہدی موعود ہی مہدویت کا
دعوی کر۔ دوم۔ مہدی کے باپ کا نام بموجب حدیث کے عبد اللہ ہونا چاہیے اور
آپ کے باپ کا نام سید خان ہے۔ جواب۔ خدا سے کہو کہ سید خان کے بیٹے کو مہدی
کیون کیا خدا قادر ہے جو چاہے وہ کرتا ہے۔ کسیوقت یہ بھی کہا ہے محمد رسول اللہ صلعم
کے والد مشرک تھے وہ عبد اللہ کیونکر ہو سکتے ہین فی الواقع تو عبد اللہ محمد رسول اللہ ہین
تو مہدی بھی عبد اللہ ہوگا ابن کاتب کی غلط خیالی ٹہرا۔ یہان لوگون کو خیال ہوگا کہ ہمارے
حضور موعود کے والد کا نام سید خان ہوگا مگر واقعی ایسا نہین آپ کے والد کا نام عبد اللہ
ہے اور سید خان آپ کا عرف یا خطاب ہے اور لقب ہو تو بھی ممکن ہے بہر حال آپ کا
نام تو سید عبد اللہ ہے اور یہ دوسرا نام مشہور تر تھا پس علمانے تجاہل عارفانہ کرکے
یہ سوال کیا تھا اوسکا جواب آپ نے کیا عمدہ دیا کہ خدا سے کہو کہ سید خان کے بیٹے کو
مہدی کیون بنایا اوسمین دو باتون کی دلالت پائی جاتی ہے ایک تو یہ کہ حدیثو نمین

مرقومہ مہدی کی ساری کی ساری علامتوں کا تحقق لازم اور ضروری نہیں کیونکہ احادیث
مین وہ سب مرقوم نہین اور جسقدر احادیث مین اونکے متن اور معانی اور دلالات مین
اختلاف کثیر ہے جس سے وہ بات ظنًا علامت مہدی بن سکتی ہے اور اوسکی واقعی
علامت مہدی ہو سکنے کا یقین نہین ہو سکتا اور یہ تو سب کے نزدیک مسلمات سے ہے
کہ ظنی علامتون کے ثبوت سے مہدی کا ثبوت یقینی نہین ہو سکتا اسکے علاوہ اور وجوہات
مین جنسے احادیث کے اندر مرقومہ علامت مہدی ثبوت مین قطعًا کارآمد نہین ہو سکتین
چنانچہ نتیجہ جہدی مین بشارات مہدی کے اندر تنبیہ مین مشرح مرقوم ہوا ہے پس
اس بنا پر اگر ان ملاون کی پیش کردہ حدیث مین مرقومہ والد کا نام کی مطابقت نہ پائی جاوے
تب ہی کیا مضائقہ ہوگا۔ دوم یہ دلالت ہے کہ میرے والد کا نام عبد اللہ ہونا اور اس
صورت مین حدیث کا میری مطابق ہونا تمکو بخوبی معلوم ہے کیونکہ مدت دراز تک ہم تمہارے
شہر مین رہے ہین اور تمنے ہمارے اباؤ اجداد کے نام دریافت کرکے حسب و نسب سے
واقف ہوگئے ہو اور اسیوجہ سے میرے والد کا نام سید خان بتلاتے ہو تب اگر جان بوجھکر
پوچھتے ہو تو ہم کہہ سکتے ہین کہ خدا قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے اور یہ ہی جواب ہے
کہ فی الحقیقت عبد اللہ تو رسول اللہ ہین اور اس بنا پر تو مہدی ہی عبد اللہ ہونا چاہئے
اور اس صورت مین ابن لکھنا کاتب کی سہو ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے ناظرین یاد رکھین کہ یہ
سوال کئی بار ہوا ہے چنانچہ ہمارے مولّیہ کی تحریر کی طرز سے مستنبط ہوتا ہے۔ یہ بھی
یاد رہے کہ یہ سوالات وہ لوگ ملاصین کے پاس جمع ہوکر باتفاق لکھ لائے تھے پس
سہو کاتب سے انہین لوگون کی بھول سمجھنا چاہئے نہ حدیث کے اندر۔ فافہم فانہ مبین۔
تیسرا۔ مہدیہ تمام جہان ایمان لائیگی اور کوئی باقی نہ رہیگا۔ جواب مومن ایمان
لائینگے یا کافر علما نے کہا مومن حضور موعود نے فرمایا کہ مومن تو ایمان لاچکے اور اطاعت
کرچکے۔ چوتھا۔ بطور امتحان کے پوچھا وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ یعنی جو خدا

چاہتا ہے وہی تم چاہتے ہو اس بنا پر چاہئے کہ بندہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاوے
حالانکہ اکثر بندہ کی خواہش کی موجب نہین ہوتا وہ کیا ہے۔ **جواب**۔ جو کوئی کچھ بھی
علم سے بہرہ ور ہوگا وہ تو کبھی اس قسم کا سوال نکریگا کیونکہ اس آیہ کا مطلب فقط یہی
ہے کہ جسطرح بندون کے افعال اور اقوال بہ تقدیر ایزدی ہین ویسے ہی اونکی خواطر
اور آرزوئین بھی مشیت الٰہیہ کی موجب ہین پس اس سے تو فقط اسیقدر ثابت
ہوتا ہے کہ بندون کی چاہت خدا کی چاہت کی تابع ہے۔ یہان کوئی ایسا نہ سمجھے کہ خدا
کے چاہنے کے ساتھ سب چیزین بنجایا کرتی ہین کیونکہ جب کسی چیز کا نہ بننا چاہا تو چاہتا ہو
اور وہ کبھی نہ بنیگی اسیطرح ہمارے دلین خواہشون اور ارادون کا پیدا ہونا چاہیگا تو وہ
پیدا ہوجاوینگے مگر جن چیزون کے وجود یا عدم کا ارادہ ہوگا اونکا موجود اور معدوم
ہوجانا جب تک خدا اوسکے ارادہ کے پیدا ہونے کے ساتھ یا کسی عرصہ کے بعد نچاہیگا
وہانتک موجود یا معدوم نہین ہوسکتین پس یہ بندہ کا چاہنا خدا کے چاہنے سے تو ہوا
مگر اوسکا ہوجانا اوس چاہت کو معا کیونکر مان لیا جاویگا۔ **پانچوان**۔ آپ تو نبوت سے
ولایت کو بڑہکر بتلاتے ہین۔ **جواب** بندہ بتلاتا ہے یا محمد رسول اللہ کہ الولایۃ افضل
من النبوۃ فرماتے ہین۔ یعنی ولایت نبوت سے افضل ہے۔ علمانے عرض کیا کہ نبی کی
ولایت نبوت سے بڑہکر ہے۔ آپنے فرمایا مین نے کب کہا کہ میری ولایت نبی کی نبوت سے
بڑہکر ہے یا مجھے نبی پر فضیلت ہے یا کسی ولی کو نبی پہ فضیلت ہے۔ لوگو تمکو نبوت اور ولایت
کے معنی ہی معلوم ہین۔ **چھٹا**۔ آپ کہتے ہین کہ ایمان بڑہتا گھٹتا ہے اور امام اعظم رح
کہتے ہین کہ نہ وہ بڑہتا ہے نہ گھٹتا ہے۔ **جواب**۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا تُلِیَتْ
عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۔ یعنی اور جب
اونپہ اوسکی آیتین پڑہی جاتی ہین تب اونکا ایمان زیادہ ہوتا ہے اور اپنے رب پہ
توکل کرتے ہین۔ اس آیہ سے صاف ایمان کا زائد ہونا ثابت ہے۔ امام اعظم صاحب

شروع انفال

سے اپنے ایمان کی خبر دی ہے جو کمال پہ پہنچا ہوا تہا اور کمال کے بعد نہ تو ایمان بڑہتا ہی
نہ گہٹتا ہے۔ **ساتوان**۔ آپ کسب کو حرام فرماتے ہین۔ **جواب**۔ مومن کو کسب
حلال ہے مومن ہونا چاہیے اور قرآن مجید مین غور کرنا چاہیے کہ وہ مومن کسکو کہہ رہا ہی
آٹہوان۔ آپ علم کی تحصیل کو بہی منع کرتے ہین۔ **جواب**۔ بندہ محمد رسول اللہ صلعم کے
تابع ہے جس بات کو رسول اللہ صلعم منع نہین فرماتے اوس بات کو بندہ کیونکر منع کر سکتا ہے
برہان بندہ بحکم خدا اور حسب فرمان کتاب خدا ذکر اللہ کو فرض دائمی کہتا ہی پس
جو کچہ ذکر اللہ کا مانع ہو اوسکو بے شبہ منع کرتا ہے خواہ وہ تحصیل علم ہو یا کسب ہو
حاصل کرنا
جو کچہ غفلت کا سبب ہو وہ حرام ہے۔ اور یہ بہی ارشاد کیا کہ مومن اگر اوسکی شرائط کی
کماہی نگہبانی کر سکتا ہو اوسکو علم سیکہنا اور کسب کرنا حلال ہے کلام اللہ مین خوب
جیسا چاہئے
غور کرو کہ اس بارہ مین کیا کیا شرائط ہین۔ **نوان**۔ آپ کہتے ہین کہ خدا کا دیدار اس
دنیاے فانی مین بہی بچشم سر دیکہہ سکتے ہین۔ **جواب**۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ جو شخص
یہان اندہا ہے وہ آخرت مین بہی اندہا ہے اور بالکل گمراہ ہے۔ علمانے کہا کہ اہل
سنت کا اتفاق ہے کہ اس آیت سے اللہ تعالی کا دیدار آخرت مین دیکہنے سے مراد ہے
نہ یہان۔ آپ نے فرمایا خدا تعالی کا وعدہ مطلق ہے اسلیے مین اوسکی معنی مطلق لیتا ہون
مقید نہین کرتا دیکہو کہین بہی اہل سنت نے یہان دیدار خدا کو ناجائز اور غیر ممکن تو نہین
کہتے ہین ذرا اونکے کلام کو بڑے غور و تامل سے دیکہو اور سمجہو۔ **دسوان**۔ آپ رحمت
و رجا کی آیات بہت کم بیان کرتے ہین اور قہر و خوف کی زیادہ۔ **جواب**۔ حدیث مین
وارد ہے کہ تیرا بہائی وہی ہے جو تجہے خوف دلادے نہ وہ جو تجہے غرور مین ڈالے۔
گیارہوان۔ آپ سے ہم کیا بحث کرین کہ ہم تو امام اعظم ابو حنیفہ رح کے مذہب کے
مقلد ہین اور آپ مذاہب اربعہ کی پابندی سے آزاد جو کچہ فرماتے ہین فقط قرآن مجید سے
کہتے ہین جسکے سمجہنے سے ہم قاصر ہین۔ **جواب**۔ گو مذاہب اربعہ سے بندہ کسی کا بہی مذہب کا

پابند ہو پر کلام اللہ اور رسول اللہ کے فرمانون کا تو متبع ہے - پھر دریافت فرمایا کہ بھلا
یہ تو بتلاؤ کہ امام اعظم صاحب رحمہ کے سوا اور کسی کے مذہب کے پابند پہ کیا حکم عاید ہو سکتا ہے
نادان کیا جانے کہ مذہب کے معنی کیا ہین - امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب اونکی زبانی گفتار
نہین بلکہ اونکا چلن اور رفتار ہے - اور پیغمبر صلعم کی سنت آپکا عمل ہے نہ فرمان -
بارہوان - آپ مسلمانون کو کافر کہتے ہو اور فرماتے ہو کہ مومن بجاؤ - **جواب**
بندہ خدا تعالیٰ کی کتاب پیش کر کے کہتا ہے جسکو اللہ کی کتاب کافر کہتی ہے اوسیکو
بندہ بھی کافر کہتا ہے اپنی جانب سے نہین کہتا - بندہ تابع کتاب اللہ ہے - اور یہ جو بندہ
خلق اللہ کو توحید باری اور عبادت الٰہی کی جانب دعوت کرتا ہے وہ بھی کتاب اللہ ہی سے
کرتا ہے اور درگاہ صمدی سے بندہ اسی امر پہ مامور اور مبعوث ہے - **تیرہوان** - ہمین
آپ کی مہدویت مین تذبذب ہے اس سے قبول نہین کرتے - **جواب** - اس وقت
آپ نے یہ آیت پڑہی قولہ تعالیٰ وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا مومن ۳
یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ یعنی اگر وہ جھوٹہا ہے تو اوسکا جھوٹ اوسپہ ہے اور
اگر سچا ہے تو تمکو وہ مصیبت پہنچیگی جسکا وعدہ دیتا ہے - علمانے کہا خوف یہ ہے کہ اگر
فی الحقیقت حضور مہدی موعود نہون اور ہم تصدیق کرین تو کہین خدا کے یہان گرفتار
نہو جاوین - حضور موعود نے فرمایا کہ لوگو ہمکو تمہارے اتنا ہی خوف خدا نہین کہ تم تو
غیر مہدی کو مہدی ماننے سے ڈرو اور ہم خدا کی جانب سے تو مہدی نہون اور دعوی کرین
کہ ہمکو خدا نے مہدی بنایا پس فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ الآیہ پڑہا یعنی یونس ۲
جو شخص خدا تعالیٰ پہ جھوٹا بہتان باندہے اوس سے بڑہکر کون ظالم ہوگا - حضور موعود
کے اس آیہ کو پڑہنے سے صاف واضح ہے کہ آپ کا دعویٰ فی الحقیقت بحکم خدا تہا -
چودہوان - مہدی کی علامات کے منجملہ یہ بھی ہے کہ اوسپہ تلوار کارگر نہو - **جواب**
تلوار کا کام کاٹنے کا ہے - البتہ یہ بات ہی کہ نبی صلعم اور مہدی علیہ السلام پہ کوئی شخص

غالب ہو سکیگا اور یہ بھی فرمایا کہ تمکو بندہ کی مہدویت مین تو شک ہے پر خدا کی
وحدانیت مین تو شک نہین قولہ تعالیٰ اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط ابراہیم ۲
کیا خدا کے وجود مین بھی شک ہے جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے تب
مہدی کا نام درمیان سے اوٹھا لیکر حسب ضابطہ عبادت الٰہی مین مشغول ہو جاؤ
خود بخود اللہ تعالیٰ تمپہ میری مہدویت روشن اور ہویدا فرماویگا۔ پندرہوان۔ آپ کے
پاس جو لوگ جمع ہوے ہین وہ بڑے بے ادب اور بدرویہ ہین۔ یہ بھی کچھ بات ہے کہ اپنے
قدیم پیرون اور مرشدون سے برگشتہ ہوکر اور ون کے قلادہ اطاعت مین گردن ڈالی ہے
بلکہ اونسے بیزار ہوکر عیب جوئی کیا کرتے ہین۔ جواب۔ تمہین شرعی مسئلہ بھی یاد نہ آیا
کہ جب کسی نے اپنی لڑکی کا کسی مستور الحال سے نکاح کر دیا اور بعد چندروز کے تحقیق
ہوگیا کہ وہ عنین ہے تو کیا اب بھی شرع اوسکی تفریق کا حکم نہین دیتا اسیطرح اگر کسی نے
کچھ اسباب خریدا اور بعد اوسکے اوسمین کوئی شرعی عیب ظاہر ہوا تو اب اوس شخص کو
اوسکی تردید کا استحقاق حاصل ہے یا نہین۔ بھلا خیال تو کرو دنیاوی امورات مین
تو یہ تفریق اور تردید جائز ہو تو کیا دینی امور اس سے بھی کمتر ٹہرے جو جائز نہ سمجہا جاوے
افسوس کہ دینداری کی اب ایسی وقعت رہی واہ ری خدا طلبی اسی کو تو خوف خدا
کہتے ہین۔ غرض بڑی دیر تک بحث ہوتی رہی آپ دلائل قاطعہ سے سمجہاتے رہے پھر چندروز
بعد حکم خدا ہوا کہ ای سید محمد یہان سے آگے بڑہ اور خراسان کی جانب جا پس حضور موعود
کوچ کرکے نہرادا اور سانچور سے گذرتے ہوے جالور پہنچے مقام ششم جالور۔ یہ قصبہ
پٹن سے ستر کوس بجانب شمال مائل بہ شرق ہے۔ یہان حضور موعود نے جامع مسجد
مین قیام فرمایا اسوقت یہان کے حاکم اور والی ملک عثمان لوحانی پٹہان تہے۔ انکا
خطاب زبدۃ الملک تہا جو عوام مین جبدال مشہور ہوگیا ہے۔ جب ملک عثمان نے آپکے
کمال کا شہرہ سنا خلوص محبت سے خدمت اقدس مین حاضر ہوے اور دلی صدق سے

مشرف بہ تصدیق ہوکر مرید ہو گئے اور مکان پہ آکر پہلے تو بڑی تیاریون سے دعوتین
کہلائین اور بعد اپنے سارے لشکر کو حکم فرمایا کہ بندہ تو مہدی موعود کی تصدیق کرکے
مرید ہو گیا پس اب جسکو ہمارے نان و نمک کی غرض ہو وہ بہی آپکی تصدیق سے مشرف
ہو ورنہ جہان جی چاہے چلا جاوے ہم اوسکو ہمارے یہان نوکر نہین رکہین گے یہ سنکر
تمام لشکر اور رعیت نے تصدیق کی اور مرید ہو گئے پہر حکم دیا کہ اب تمہاری اگلی پیرونکی
شجرے اور پوتہیا سوندرزرے کے تالاب مین ڈبودو پس دو اونٹ بہر کر ڈبو دیے۔
ایک روز کسی نادان نے عین بیان کے وقت دریافت کیا کہ حضور پہ سب کچہ منکشف
اور عیان ہے پس میرا موتی جو گم ہو گیا ہے وہ کہان ہے آپ نے فرمایا یہ لوگ کیسے بیوقوف
مین اسوقت بہی کہین ایسے تذکردن کا موقع تہا چل جاؤ وہ موتی اور گہر جہان وہ موتی ہی
یہ کہنا تہا کہ جس گہر مین وہ موتی تہا معہ موتی کے جلکر خاک سیاہ ہو گیا۔ ایکروز شاہ نظام
نے حضور موعود کو مسواک کرانیکے اثنا مین دریافت کیا بندہ نے حدیث مین دیکہا ہی
کہ مہدی خشک درختون کو سرسبز اور تازہ بنا دیگا۔ آپ نے اسیوقت وہ مسواک زمین مین
گاڑ دیا اور وہ فوراً ترو تازہ ہو گیا پہر اوسکو زمین سے اوکہاڑ لیکر بدستور مسواک کرلی
اور فرمایا یہ کام تو بازیگر اور ساحر بہی کر سکتے ہین رسول اللہ صلعم کے فرمان کی یہ مرادہی کہ
مہدی لوگون کے دلون مین جو درخت عشق خشک ہو گیا ہے اوسکو سرسبز اور لہلہاتا
کردیگا۔ ایکروز شاہ دلاور نے وضو کراتے ہوی عرض کیا کہ حضور جو قطرہ گرتا ہے وہ
گواہی دیتا ہے کہ یہ مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہے۔ آپ نے فرمایا اسپہ کیا موقوف ہی بندہ
جہان کہین جاتا ہے وہان ہر در و دیوار اور درخت و سنگ بلکہ ہر ایک ذرہ سے یہی
آواز آرہی ہے پر ایسے گوش شنوا کہان ہین کہ سنے تمکو خدا تعالیٰ نے ایسے کان عطا
فرمائے ہین جو سنتے ہو۔ اور اسی مسجد مین آپ اواخر رمضان شریف مین اعتکاف بیٹہے ہوے تہے
بندگیمیان سید خوندمیر باصح روایت یہین حضور موعود کی خدمت مین شرف اندوز ہوے ہین

(۱) کہلا ہوا (۲) ظاہر (۱) داتن

تفصیل اسکی یہ ہے کہ مبارز الملک ملک نصیر نے جناب بندگیمیان کو جو ملی پہ قید کیا تہا
جیساکہ گذرا پہر جسوقت حضور موعود بڑلی سے آگے تشریف فرما ہوے شہر مین پہر نیکی
اجازت لی مگر دوری مرشد سے آپ نہایت پریشان خاطر رہا کرتے تہے ملک نصیر کو
خیال ہوا کہ اگر انکا نکاح ہو جاوے تو دلجمعی ہو جائیگی پس ملک میا جی کی دختر بی عائشہ
سے شادی کردی۔ ملک میان جی بیانی ملک مین انکی بیوی بندگیمیان کی خالہ مین۔
اگرچہ شادی ہوئی مگر دلجمعی نہوئی (انتخاب المو الید) اوسی قریب مین ملک نصیر کو مہم دانتہوارہ
پہ چڑہ جانے کو حکم شاہی صادر ہوا۔ بندگیمیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہی بہاگ جانیکے
خوف سے ہمراہ لیا مگر جبکہ اوس مہم کے سر کرنے مین عرصہ دراز لگا اسوجہ سے ملک نصیر کے
رفقا اور جلیسون نے مکانون کی رخصت لی بندگیمیان نے بہی اجازت چاہی ملک
سمجہے کہ شاید اونکو مکان کا خیال ہوا خوش وخورم رخصت کردیا اور عطر و لباس فاخرہ
اور رہوار خوش قدم اور راہ خرچ دیگر روانہ کردیا اور کہدیا کہ جب تک جی چاہے
تب تک تمکو مکان مین رہنے کی اجازت ہے بندگیمیان کنوارہ کلیانہ کے موضع تک
جوانون کی ہمراہ آئے یہان سے جوانون کو کہا کہ ہم تو یہان ٹہرینگے تم اپنے اپنے
مکانون کو جاؤ ہماری گہر مین خبر دیدینا جب وہ چلے گئے تو موضع مذکور کے پٹیل کو بلواکر
گہوڑا وغیرہ اسباب جو ملک نصیر کا تہا سپرد کردیا اور کہدیا کہ یہ سب اسباب ملک نصیر کو
بہجادینا اگر کچہ فرق رہا تو تم ذمہ دار ہو۔ جب ملک پوچہین تو کہدینا کہ وہ تو اپنے مرشد
کے پاس چلے گئے۔ اسباب سپرد کرکے آپ نے تو چلدیا اور طے منازل کرتے ہوے
جالور مین آملے۔ بعض موالید مین آپکی شادی کا حال اور طور سے اور ملنے کی جاے
دوسری بہی بیان کرتے ہین لیکن یہان سید فضل اللہ نے اپنے بزرگون سے اون
تحقیق کیا ہے جیسے صدر مین مرقوم ہے۔ جالور سے بہی کئی لوگ ترک کرکے ہمراہ ہوگئے
ہین۔ یہان سے روانہ ہوکر اجمیر اور دہلی جانے کا قصد تہا مگر حکم خدا ہوا کہ ای سید محمد

نگر ٹھٹھہ کی جانب جاؤ وہان میرے بندے ہین پس آپ پلٹ کر ناگور پہنچے۔

مقام مقیم ناگور۔ یہ شہر مارواڑ کے نامی شہرون مین ہے اور جالور سے پچاسی کوس بجانب شمال مائل بمشرق ہے۔ جب آپ یہان تشریف فرما ہوے اور آپکی اوصاف عالیہ میان ملک جیو کے گوش زد ہوے۔ کہتے ہین کہ یہ صاحب قوم کے مغل اور ناگور کے حاکم تھے۔ وہ علما اور مشائخ کو جمع کرکے ہمراہ لیکر بحث مہدویت کے لئے حضور موعود کی خدمت مین حاضر ہوے۔ جب چار نظر ہوے فوراً گھوڑے سے کود کر قدمون پہ جاگرے حضور موعود نے فرمایا آیئے میان ملک جی شہزادہ لاہوت اور اونکا سر قدمون سے اوٹھاکر کنارگیری فرمائی تب عرض کیا کہ فدوی نے تصدیق تو کرلی ہے مگر تلقین فرمایئے حضور موعود نے ذکر خفی سے تلقین کیا اور وہ تارک دنیا ہوکر ہمراہ ہوگئے۔ بعض روایت مین میان ملک جیو کے جالور اور ناگور کے فیما بین ملاقی ہوکر مصدق بنجانا بھی آیا ہے۔ یہ صاحب اثنا عشر مبشرہ مین نوین یا ساتوین ہین

آخرالعمر

ایک روز بیان کے اندر فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد فَالَّذِینَ هَاجَرُوا ہوگیا وَاُخْرِجُوا مِنْ دِیَارِهِمْ ہوگیا وَاُوذُوا فِی سَبِیلِی ہوگیا اب ایک قَاتَلُوا وَقُتِلُوا جو رہا ہے وہ جب اللہ تعالیٰ چاہیگا تب ہوگا پر بندہ کو اوسکا حکم نہین میرے لوگون سے ہوگا۔ معنی آیہ یہ ہے کہ جن لوگون نے ہجرت کی اور اپنے گھرون سے نکالے گئے اور میری راہ مین ستاے گئے اور لڑکر مارے گئے آخر تک۔

غرض یہ کہ اس آیہ مین مذکورہ چہار صفتون سے ہجرت اخراج اور ایذا تین تو ہوچکین اور صفت چہارمی جو لڑکر مرجانے کی ہے وہ باقی سو انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی۔ یہ چارون صفتین خاص ذات مہدی علیہ السلام کی ہین پر جبکہ حضور موعود پہ کوئی غالب نہو سکیگا لہذا یہ آپکی چہارم صفت اور کے ساتھ متعلق ہوئی۔ جب مغرب کی نماز ہوچکی بندگیمیان میان رضؓ نے میان شاہ نعمت کو حضور موعود کے پاس بھیجکر پچھوایا کہ حضور جس سے یہ خاص

ذات والا کی صفت سرانجام ہونیوالی ہے اوسکا نام بتلادین تو اوسکی تعظیم و تکریم
مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا جاوے حضور موعود نے فرمایا کہ سائل ہے۔ میان نعمت
سمجھے کہ مین نے پوچھا ہی بس اوس بار کا حامل مین ٹہرا اسلئے بندگیمیان جیؒ سے آکر
کہا کہ حضور نے تو سائل کو بتلایا ہے اور سائل مین تہا پس مین مقرر ہوا۔ لیکن جبکہ
دراصل سوال بندگیمیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ہے اسوجہ سے یہ تخصیص
احتمالی ہوتی ہے نہ قطعی لہذا ایک روز موقع دیکھکر حضور موعود سے دریافت کیا کہ
حضور ا۔ قاتِلُوا وَقُتِلُوا کے حامل میان نعمت ہوے فرمایا نہین چونکہ سائل تم تہے
مین نے تمکو کہا ہے۔ یہ بیان فرد مبارک مین ہی ہوا ہے۔ لکھا ہی کہ جب تک مسلمانون
کی سرحد تہی وہان تک فرمان تہا کہ کوئی کسی کے کشت سے کوئی چیز نہ لے جب مشرکین کا
ملک آیا حکم دیا کہ اب ان لوگون کے کہیتون سے بحسب حاجت لیکر کہا لیا کرو کہ مباح
ہے کہ وہ حربی ہین اور منکرین کلمہ گویون کے حق مین یہ آیت پڑہی۔ دیہاتی لوگون
نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہین کہدو اے رسول کہ تم ایمان تو نہین لاے لیکن
یہ کہو کہ اسلام مین داخل ہوے۔ حضور موعود نے اس آیہ سے بتلایا کہ منکرون سے
ستم کرکے کوئی چیز نہ لینا چاہیے اور بلا نکاح نہ تو اونکی عورتون کو تصرف مین لانا اور
نہ اونکو بیگار مین پکڑنا چاہیے۔ اور نہ تو انکے کہیت یا باغ سے لیکر کہانا چاہیے۔ کلمہ گوی
کی اسقدر حرمت رکہا کرو۔ یہان سے جیلمیر تشریف فرما ہوے۔ **مقام ہشتم جیلمیر**
یہ شہر ناگور سے پچانوے کوس مغرب مین کچہ مائل بجنوب ہے۔ اسکے گرد و نواح ریگستان
کا بڑا جنگل ہے۔ جب حضور موعود یہان فرد کشی کے ارادہ مین تہے کہ کسی ذی عرض
کی خداوندیہ مالکم ہنود مشرکین کی حکومت مین ہے اور ہمارا بیل مرتا ہے اب حکم
خدام کیلیے۔ آپ نے جانب حق توجہ کرکے فرمایا حکم خدا ہوتا ہے کہ بیل کو ذبح کرو
اگر ہنود ہجوم کرکے کشت و خون پہ آمادہ ہوے تو اپنا منہ دکہلا دینا تا کہ وہ تاب نہ لاکر

بہاگ جاوینگے یا مطیع اور فرمان بردار بنجاوینگے۔ جب حضور ممدوح نے بیل کے
ذبح کا حکم دیا سب اصحاب ایک دوسری کا منہ دیکھنے لگے کیونکہ حکومت راجپوتونکی ہونیکی
وجہ سے گاؤکشی وہان سخت جرم گنا جاتا تہا گو بندگیان عبد المجید شتر سوار تہی پر جہٹ
اوتر کر بیل کو ذبح ہی تو کرڈالا کہتے ہین کہ یہ بیل انہین کا تہا ذبح کرکے خدا کی راہ دیدیا۔
ہمراہی لوگ تو پوست کشی اور گوشت کی حصہ سازی مین مشغول تہے کہ بعض اوس ملک کے
باشندون نے سرکار جیسلمیر مین جا نالش کی کہ جو بات اپنے ملک مین ابتدائی حکومت راجپوتو
سے آج تک کبہی نہوئی تہی آج ہوئی وہ یہ کہ ایک گروہ مسلمانون نے جو باہر شہر کے فرودگش
مین ایک بیل کو ذبح کرکے بیٹہکر باہم حصے بانٹ رہے ہین۔ اوسوقت وہان کا راجہ
مرگیا تہا اور اوسکا خوردسال لڑکا گدی نشین تہا۔ بکام حکومت اوسکی مان کے
ہاتہہ مین تہی وہ بڑی عاقلہ اور فہیم تہی جب یہ روداد اوسنی نہایت متردد ہوئی وزیر کو
بلواکر حال کہہ سنایا وزیر نے کہا اسمین تردد کیا ہے رانی نے کہا جو کوئی کسی ملک
مین اوترتا ہے تو وہ اوسکے رسم ورواج سے واقف ہوجاتا ہے تو یہ لوگ بہی ضرور ہماری
رواج سے واقف ہونگے اور باوجود اسکے جو انہون نے خاص اسلامی کارروائی ہمارے
ملک مین کی ہے تو یا تو میرے لڑکے کے حسد سے اوسکے برادران علاقی نے جو باغی ہین
انکے ساتہ سازش کرکے یہ کام کرایا یا وہ خود ہمسے صاحب قوت اور توانائی ہے کہ بلاخوف
وخطر اس کام کا اقدام کیا ہے وزیر نے کہا کچہ جائے تردد نہین کیونکہ ہمارے ہمقوم تو ایسی
کامون کے روادار نہین بن سکتے۔ اسیطرح کوئی صاحب سلطنت اسقدر خفیہ کہ وہ ہمارے
شہر تک پہنچ جاوے اور ہمکو خبر تک نہو نہین آسکتا ہان کوتہ اندیش مسلمانون یا
جلیل القدر درویشون کا یہ کام ہے مین جاکر خبر لیتا ہون تم یہان لشکر کو جمع کر رکہو
جیسا مناسب ہوگا کیا جائیگا یہ کہکر وزیر برآمد ہوا اور خبر لانیوالون سے پوچہا کہ وہ
لوگ کتنے ہین اور کیسے ہین کہا پانسو سات سو آدمی درویشانہ لباس مین ہین یہ سنکر

دو تین معتمدین اور چند چیدہ سوارون کو ہمراہ لیکر سوار ہو گیا۔ جب وزیر پہنچا اوسوقت
بہی سارے مہاجرین گوشت کی تقسیم کر رہے تہے۔ وزیر نے گہرک کر کہا کہ لوگو
تم کون ہو کہ اس ملک راجپوتون مین ایسے فعل بد شنیع کے مرتکب ہوئے ہو کیا تمہین
اپنی جان کا خوف نہ آیا کہ اسقدر سخت جرم کا اقدام کیا۔ اگرچہ وزیر نہایت رعب
اور داب کے ساتہ کہڑا ہوا اس تقریر کو ادا کر رہا تہا پر اون فقرا کے جی مین کچہ بہی
خوف یا دہشت نہ آئی اور خوب ہی اطمینان سے جواب دیا کہ ہم بندگان خدا ہین
اور یہ کام ہمنے از خود نہین کیا بلکہ ہمارے امام اور پیشوا کے حکم سے کیا ہے جسکے فرمان
کے بغیر ہم کچہ کام نہین کرتے یہ کہکر پہر بہ فارغبالی اپنے کام مین لگ گئے۔ وزیر سمجہ گیا کہ
یہان کچہ بہید ہے۔ دریافت کیا تمہارے امام کہان ہین انہون نے کہا کہ خیمہ کے اندر ہین
کہا باہر بلواؤ۔ کوئی اندر اطلاع کو گیا یہان وزیر نے اپنے ہمراہیون کو بتاکید تمام کہدیا کہ
خبردار کوئی اوسکی تعظیم اور توقیر نکرنا۔ جو ہین حضور موعود باہر تشریف لائے سب کے سب
گہوڑون پر سے بے اختیار کود پڑے سب سے اول وزیر دوڑ کر قدمون پہ گر پڑا حضور موعود
نے اوسکی پشت پر ہاتہہ رکہدیا مگر اوسکا سر نہ اوٹہایا آخر وزیر قدمبوسی سے فارغ
ہو کر بیٹہ گیا آپنے قول تعالیٰ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ انفال ۷-۸
الْمُؤْمِنِیْنَ سے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ تک آیتون کا بیان فرمایا یعنی اے نبی
تجکو اور تیرے تابعدار مومنون کو خدا تعالیٰ بس ہے اللہ صابرون کے ساتہ ہے وہ بڑی
شوق ذوق سے سنتا رہا بعد اتمام بیان التماس کیا کہ حضور نے جو کچہ فرمایا کہ پہلے دس
مسلمان سو پہ غالب آتے اور سو ہزار پہ اور پہر دس بیس پہ وہ سب فدوی نے
سنا مگر اب تو کافرون اور مسلمانون کے فیما بین کچہ بہی فرق نہین تو کیا اس زمانہ مین
بہی ایسے لوگ مسلمان ہین جو ایک شخص دس پہ غالب ہو آپنے فرمایا تمہارا جی کیا کہتا ہے
اوسنے عرض کیا اگر ہین تو یہی حضور کے ہمراہی لوگ ہین آپنے مسکرا کر فرمایا کہ البتہ

ایسا ہی ہے پہر وزیر نے عرض کیا کہ فدوی کو اجازت اور یہ اقرار ہو کہ فدوی کے حاضر
ہوے بغیر یہان سے مقام نہ اوٹہے - آپ نے فرمایا کہ ہمکو حکم خدا ہو گیا ہے کہ یہ ملک تو
اپنا جان لے یہان کے سارے باشندے تیرے مطیع ہین گے اور تجہسے مقابلہ نکر سکینگے
لہذا جب تک حکم ثانی صادر نہوگا یہان سے مقام نہ اوٹہیگا وزیر نے کہا زہے نصیب کہ
حضور یہان ٹہرین - سرکار مین جاکر رانی سے کہا کہ جسنے بیل کو پیدا کیا تہا اوسی نے
مارا بہی ہمارا تو مقدور نہین کہ کچہ کہہ سکین اگر کوئی حرف زبان سے نکلا ملک گیا سمجہ لو
مین تو ایسا صاحب کمال خدا رسیدہ نہ تو ہندؤن مین دیکہا نہ مسلمانون مین - جب منہ
دیکہہ لیا پہر تو کیا تاب کہ سرکشی کر سکے - جہان تک بن سکے خدمت ہی سے پیش آنا
انسب اور اولی ہے کہ اسمین سعادت اور بہبودی ہے - اور ایک ضعیف روایت مین
یون بہی آیا ہے کہ بیل کے سر کو منگوا کر اور جسم کے پوست سے ملا کر اشارہ سے زندہ کر
دکہلایا ہے جسکے ملاحظے سے راجہ کی چچا زاد بہن بائی یہان متی شیدا ہو کر مومن مصدق
بن گئین اور حضور ہوشمند نے اونکو اپنی خدمت سے مشرف فرمایا اور انکے شکم سے
بندگیمیان سید علی پیدا ہوے - ایک ہفتہ کے بعد فرمان ہوا کہ حکم خدا ہو گیا کہ یہان سے
کوچ کرو پس لوگو تیار ہو جاؤ وہ سب تیاری کرنے لگے وزیر نے آکر عرض کیا کہ فدوی
ہماری سرحد تک ہمراہ رہیگا کہ راجۂ حال کی علاتی بہائیون نے بغاوت کرکے شورش
مچا رکہی ہے اس ملک کی رعایا اور ہر وارد و صادر کو ستاتے ہین ایسا نہو کہ حضور کے بہی
سد راہ ہون آپ نے فرمایا کہ جب ہم اونکو نکالدینے والون ہی پہ بعون اللہ غالب ہین
تو اونسے کب ڈرین گے - جسنے ہمکو ایسا بنایا ہے وہ ہمکو وہان بہی بے بس نہ چہوڑ دیگا
اور یہ تو مین نے تمہین اول ہی کہدیا ہے کہ بندہ بے حکم نہ کچہ کرتا ہے نہ قدم اوٹہاتا ہے
پس وہ ہر دم و ہر قدم ہماری ساتہ ہے - ایک روز آپ جیسلمیر کے کنوئین کے حوض پہ وضو
کر رہے تہے ناگہ چہار پایون کا گلہ آپہنچا اور چونکہ وہ اونکی آب نوشی کا وقت تہا مارے

پیاس کے بڑی کشمکش سے پانی پہ دہنے لگے آپ نے اونکو دست مبارک سے اشارہ کیا جو جہان ٹہرا تہا وہین ٹہر گیا جب آپ بآرام وضو فرما چکے اور ہٹ گئے تب سب نے پانی پیا۔ غرض جیسلمیر سے حضور موعود روانہ ہوے چلتے چلتے کہین دو راہہ ملا ایک راہ تو کثرت درندون اور گزندون سے بند ہوگئی ہتی وہان تک کہ اوسکا نشان بہی مٹ گیا تہا اور کوسون پانی کا نام ونشان بہی نہ تہا اور ایک راہ جاری ہتی۔ آپ کے مہاجرین نے حال عرض کیا فرمایا بندہ پرانی راہ کے جاری کرنے کو آیا ہے اور بندہ کسی بہی جانب بدون فرمان خدا نہین جاتا۔ حاصل یہ کہ پرانی راہ اختیار کی قدرت خدا سے اسقدر بارش ہوئی کہ جہان تک پانی کا قحط تہا وہان تک سارے تالاب اور مغاک پُر اور لبریز ہوگئے جس سے حضور کے ہمراہیون نے بآرامی تمام اوس خطہ کو قطع فرمایا۔ مروی ہے کہ اسی منزلون مین ایک منزل پہ مقام تہا اور بندگی میان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قضاے حاجت کے لئے گئے ناگاہ حضور موعود کو حکم ہوا اور مقام اوٹھ گیا اگر دیکہا تو کوئی نہ تہا اور راہ کا نشان باقی نہ رہنے کے باعث معلوم نہو سکا کہ کس طرف تشریف فرما ہوے۔ آخر دل سے تحری کرکے ادہر ادہر تین روز تک پہرتے رہے مگر راستہ نپایا اور بہوک اور پیاس نے بہی غلبہ کیا اچانک کوئی سفید ریش بوڑہا شخص سارے بکری کا گوشت اوسکے چمڑے مین بہرا ہوا اوٹہا کر آپ کے قریب آیا اور کہا لیجئے یہ گوشت خدا نے دیا ہے اور بتلا دیا کہ وہ سامنے آگ جل رہی ہے وہان جاؤ کہ وہان سب اسباب مہیا ہے اور تمہارے قافلہ کی راہ بہی وہین ہے آپ نے جا کر دیکہا تو اچہے دہکتے اخگر اور کچہ ایندہن بہی موجود ہین اور نمک مرچ پیسا ہوا ایک برتن مین دہرا ہے آپ نے گوشت کو نمک مرچ لگا بہون بہنا خوب سیر ہوکر کہالیا اور اپنی راہ لی تہوڑی دور جا کر پہر بہی راہ بہولے تب تو باطن کی جانب توجہ کی پہر تو ہر کاہ وخاشاک سے آواز سنائی دی کہ ہذا مہدی الموعود ہذا خلیفۃ اللہ۔ اسی طور سے حضور موعود سے جا ملے۔ حضور موعود کا قافلہ

مہدی موعود ہے یہ خلیفۃ اللہ ہے ۱۲

تہا کہ بلا حکم الہی نہ فروکش ہوتے نہ سوار - اور سوار ہوکر بہی اپنی مرضی سے نہ چلتے
جسطرف ظہور حق ہوتا اوسیطرف روانہ ہوتے۔ روانہ ہوتے وقت نہ کسی غیر حاضر کے
حاضر ہونے یا کسی ناتیار کے تیار ہونے کی انتظاری فرماتے سوار ہوے اور چلدیا۔ راہ
چلتے دیوار انہار کوہ و اشجار درخت و خار پستی اور بلندی سے کبہی کنارہ گیری نفرماتے
اور یکسو نہ چلتے - آپ کا ہمیشہ یہی معمول تہا - ایک روز آپ چلے جارہے تہے کہ ایک
شخص سراسیمہ و پریشان حضور موعود کے سامنے آیا اور کہا لوگو تم اس راہ پہ کیوں
چڑہ گئے یہ راہ تو نہایت ابتر جانستان ہے جو اس راہ پہ چڑہا کبہی جانبر ہوا میں بکار
افتادہ ہوں اسلیئے عرض کرتا ہوں حضور موعود نے دریافت کیا کہ ایسا عجیبہ کیا حادثہ گذرا
جو اسقدر ہراسان ہے ذرا مفصل بیان کر - اوسنے عرض کیا کہ خداوند ہم چند لوگ بیخبر
اس راہ پہ چڑہ گئے جب شب ہوئی سب لوگ تو سوگئے مگر مجہے ناسازی طبیعت کے
باعث نیند نہ آئی جب صبح ہوئی سوتوں کو مردہ پڑا پایا خوف جان کے مارے سب
اسباب و مال وہیں چہوڑ بے تحاشا بہاگا راہ میں اس سرزمین کے باشندوں سے دریافت
کیا تو معلوم ہوا کہ اس ملک کے جنگلوں میں ایک قسم کے سانپ رہتے ہیں وہ دن کو
نظر نہیں آتے اور نہ کسی کو کاٹتے ہیں مگر جب کوئی مسافر زمین پر سوجاتا ہے وہ اگر
دم کی راہ سے اپنا زہر اوسکی رگ و پے میں پہنچادیتے ہیں جس سے انسان سویا کا
سویا رہجاتا ہے آپ نے حق تعالی کی جانب توجہ کرکے فرمایا کہ حکم خدا ہوتا ہے
کہ جاؤ جہاں کہیں شب ہو نماز عشا پڑہکر سوجاؤ اور خاطر جمعی سے فجر تک سوتے رہو کچہ
خوف نکرو اب جو کوئی اس حکم کے بعد سونے میں تذبذب رکہیگا وہ ہماری درگاہ سے
مطرود ہوگا - پہر اوس مصیبت زدہ سے دریافت کیا وہ مردے کتنی دور میں اوسنے کہا یہاں
قریب میں آج ہی شب کا معاملہ ہے اوس سے کہا چل ہمیں بتلا وہ ہمراہ ہوگیا تمام روز
چلے شام کو مقام ہوا تمام مہاجرین تو بیخوف سوگئے مگر وہ شخص نہ سویا جب صبح کے وقت

کل ہمراہی کو صحیح وسلامت دیکہا یقین ہوگیا کہ بیشک یہ حضرت ولی کامل ہین پہر تو
اون مردون پہ لیجاکر دکہلایا حضور موعود نے پانی کا پس خوردہ کرکے سب کے سنہ مین چوایا ہولے ہولے
ہوش آنے لگے اور جب پوری ہوشیار ہوگئے جیسے کوئی نیند سے بیدار ہوتا ہے ویسی ہی
انگڑائیان لیتے اوٹھ بیٹھے اور اون ہمراہی کے ساتھ سب مسلمان ہوکر تصدیق کہدی
اور ترک دنیا کرکے ہمراہ ہوگئے۔ یہان حضور موعود نے فرمایا کہ سانپون کو حکم خدا
ہوگیا ہے کہ ہمارا محبوب آتا ہے تم سب زمین کے نیچے اوتر جاؤ۔ بعض موالید مین یہ قصہ
کچہ تفاوت سے ٹہٹہہ اور قندہار کے درمیان لکہا ہے پر انتخاب الموالید مین یہین ہی
پہر کوچ بہ کوچ نگر ٹہٹہہ مین نزول فرما ہوے۔ **مقام نہم نگر ٹہٹہہ۔** یہ شہر پایہ تخت
ملک سندہ تہا اب سندہ کے نامی شہرون مین شمار کیا جاتا ہے۔ جیسلمیر سے دو سو پچاس
کوس دریا اٹک پر واقع ہے۔ ملک سندہ کے واقعات مین بڑا اختلاف ہے سید
فضل اللہ صاحب نے متفق سمجہکر جیسا تحریر فرمایا ہے وہی ہم نے بہی لکہہ لیا۔
جب ٹہٹہہ مین جابجا گلی کوچہ مین چرچا ہوا کہ ایک سید جو گجرات سے یہان وارد ہے دعوی
مہدویت کرتا ہے اور اپنے انکار کو کفر بتلاتا ہے اور اس دنیا مین سر کی آنکہون سے
دیدار خدا تعالی دکہلا دینے کا بہی مدعی ہے جام نظام الدین عرف جام نندا والی ٹہٹہہ
کے بہی گوش زد ہوا۔ آمر نے پہلے تو علما کو بہیجکر مباحثہ کرایا بہت سے سوال وجواب
ہوے آخر دیدار الہی یہان سر کی آنکہون سے دیکہنے کا سوال ہوا آپ نے قولہ تعالے
مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا پڑہکر اوسکے معنی (بنی اسرائیل)
کہہ سنائے یعنی جو یہان اندہا ہے وہ آخرت مین بہی اندہا ہے اور زیادہ تر راستہ
گم گیا ہوا ہے۔ پہر اس دنیا مین دیدار الہی ہوسکنے کو بدلائل واضحہ ثابت کردیا علمانے
کہا کہ اس آیہ سے یہ مراد ہے کہ دنیا مین صنعت پروردگار کی شناخت حاصل کرے
اور عاقبت مین دیدار الہی کی امید رکہے۔ آپ نے فرمایا جنے جو معنی لی ہین وہ سیاق

کلام کی مطابق پڑتی ہین پس وہی ٹہیک اور درست ٹہری تو اب اوسمین تاویلی
شاخین نکالنا فضول ہے سب چپ ہوگئے اور رخصت لیکر چلے مکان کو جاکر کسی کو
بہیجکر کہلادیا دیدار خدا کا دعوی تو ہوتا ہے پر آپکے لوگون سے کسی نے بہی دیکہا ہے اگر ہے تو
ہم حاضر ہوکر دریافت کرین حضور موعود نے میان شاہ نظام اور میان شاہ دلاور سے
کہا کہ تم اپنی آنکہون سے دیدار الہی یہان دیکہ لینے کی گواہی دوگے انہون نے عرض کیا
خداوند الصدقہ حضور ضرور دین گے ۔ اوس پیغام لانیوالی کی زبانی کہلادیا کہ گواہ حاضر
ہین آؤ دیکہ لو پر وہ نہ آئے اور بادشاہ جام سے جلکر کہا کہ یہ سید ناسزا اور غیر ممکن
باتین کہتا ہے پس اوسکو قتل کرڈالنا چاہئے جام نندا نے دریا خان کو بلوایا جو اوسکی
ریاست مین میر لشکر صاحب اقتدار تہا اور حکم دیا لشکر لیکر جاؤ اور اس سید مدعی
مہدویت سے جنگ کرو دریا خان لشکر لیکر چڑہ گیا حضور موعود بہی اپنے گہوڑے پہ
سوار ہو تلوار کندہے پہ رکہہ لشکر کے سامنے آکہڑے ہوے جون ہی دریا خان کی نظر
حضور موعود کے چہرۂ منور پہ پڑی بیخود ہوکر گہوڑے سے گر پڑا حضور موعود بہی اتر آئے اور
اوٹہاکر ذکر خفی تلقین کیا ۔ وہ بلا جنگ وہان سے پہر آیا اور خدمت جام مین عرض
کی کہ آپ نے غضب ہی تو کردیا تہا کہ اوس سید سے اگر جنگ کیا ہوتا تو سب کا ستیاناس
ہوجاتا آپ کو معلوم ہے وہ کون ہین ۔ بیشک آپنے دعوئ مہدویت مین سچے ہین اگر آپکو
انکی مہدویت پہ یقین نہ آتا ہو تو خیر مگر فرزند رسول اللہ اور ولی کامل تو ضرور ہین کبہی
حتی الامکان اونکو آزردہ خاطر نکرنا یہ کہکر گہر گیا اور عمدہ عمدہ کہانا پکوا کے حضور موعود
کی خدمت مین بہجوایا تین روز بعد آپنے قبول فرمایا ۔ پہر جام نندا نے اپنے مرشد
شیخ صدرالدین کو جو نامی فاضل اور مشہور مشایخون سے تہے بلواکر کہا کہ سید محمد جو چند
روز سے یہان وارد ہین آپ نے سنا ہوگا کہ دعوی مہدویت کرتے ہین پس اسوقت
آپ کے سوا ایسا کوئی نہین کہ اونسے بحث مین مقابلہ کرے لہذا آپ جاؤ اور تحقیق کرکے

حقیقت حال سے مجھے اطلاع بخشو آپ نے چند روز کی مہلت طلب کی تا کہ حال مہدی
تحقیق کر لین اور بعض روایت مین اسیوقت روانہ ہوئے - جب قریب خیام عالی
پہنچے حضور موعود باہر سپاہانہ ابریشمی لباس زیب تن کئے ہوئے ہاتہہ مین تیر و کمان
لئے کہڑاؤن پہنے ہوئے کہڑے تہے - شیخ جی یہ حال دیکہکر بدظن ہو گئے کہ یہان کیا ہی
جو جاؤن پس اوہین سے اوٹہے پہر راہ مین ایک درخت سے آواز آئی کہ وہان جاؤ
تو سہی بے شک ظہور ہے شیخ جی نے اسیوقت لاحول پڑہی اور آگے بڑہے تو ایک پہر بہی وہی
سنا پہر بہی ویسا ہی کیا پہر تو غیب سے آواز آئی کہ اے صدر الدین یہ آواز شیطانی
یہ تو صدائے سبحانی ہے جا دیکہہ تو سہی کہ کیا کچہ ظہور ہے - آخر شیخ صاحب خدمت اقدس
سے مشرف ہوئے آپ نے حسب دستور بیان کلام اللہ سنایا پہر تو آپ کی کمال کا
یقین ہو گیا کہ اس ترتب جرت کا بیان کبہی سنا نہ تہا بعدہ جسقدر شبہات و شکوک
تہے وہ بہی دریافت کر لئے آخر یہ کہا کہ خداوند جو کچہ ارشاد ہوتا ہے وہ سب ٹہیک
اور درست ہے لیکن اگر مین تصدیق کرون اور حضور فی الحقیقت مہدی نہون تو قیامت
کے روز جواب دہی مشکل ہو جاوے اسکے جواب مین حضور موعود کا ارشاد ہوا -
شیخ صاحب کیا تمکو تمہاری جتنا ہی خوف خدا نہین کہ تم تو جو کوئی فی الحقیقت مہدی
ہو اوسکی تصدیق سے ڈرتے ہو اور ہم خدا کی جانب سے مہدی ہو کر اوسکی جانب سے
مہدی ہونیکا دعوی کرنے مین خدا سے نہ ڈرین اور اللہ کی جانب سے مہدی
ہونیکا دعوی کرین اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَلِیَّ الْعَظِیْم پہر قولہ تعالی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
یونس ۲ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ تا بہ مُجْرِمُوْنَ پڑہا یعنی اوس شخص سے اور کون زیادہ
ظالم ہو گا جو اللہ تعالی پہ جہوٹی افترا پردازی کرے - پہر یہ بہی کہدیا کہ صدر الدین تمکو
بندہ کی مہدویت کے اقبال مین کیا مشکل درپیش ہے بندہ کچہ نئی شریعت تو لایا ہی
نہین اور نہ تو حقیقت شرع کو بدلتا ہے ہماری اور تمہاری اندر شریعت کے اتباع مین

کچھ فرق نہین ہان بندہ بحکم خدا دعوی مہدویت کرتا ہے اور اپنی تصدیق انس
وجان کے ہر خاص وعام پہ فرض کہتا ہے اور انکار کفر بتلاتا ہے۔ تب شیخ صاحب نے
عرض کی خداوند فدوی چھہ مہینے کی مہلت طلب کرتا ہے آپ نے فرمایا بندہ اپنی اسی
آن تصدیق کے لئے تمکو مجبور نہین کرتا بندہ تو یہی کہتا ہے کہ جو کچھ بندہ بتلاوے اوسپہ
عمل کرکے دیکھو خدا خود بخود حق بات منکشف کردیگا پھر اپنے طریق پہ ذکر لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللہُ کے دم کا طور بتلایا اور حجرہ دکھلا کر کہا وہان بیٹھکر یاد خدا مین مشغول رہو۔ بعد
تین دن کے ساری مہاجرین اور صحابہ کے مجمع کے روبرو کہا کہ فدوی کو اللہ تعالی کی
طرف سے معلوم ہوا کہ اے صدر الدین ہمنے سید محمد کو مہدی موعود بنایا ہے جا مسلمان
بنکر تصدیق کر لہذا فدوی کی عرض ہے کہ فدوی کو از سر نو مسلمان بنا کر تصدیق سے
سرفرازی بخشئے حضور موعود نے دریافت کیا کہ باوجود اسقدر علم و زہد کے یہ کیا بات ہے التماس
کیا کہ خداوند آپ کا علم و زہد دیکھا تو ہمکو ہمارا علم جہل اور ہمارا زہد عصیان ثابت ہوا اور
ہمارا اسلام کفر متحقق ہوگیا اگر ارشاد ہو تو میرے کفر کا حال خدمت مین عرض کرون
فرمایا اچھا بیان کرو التماس کیا کہ حضور میری عمر بھر مین ایک روز جام کے یہان گیا ہون
اونے میری از حد تعظیم اور تکریم کی اور تمام دن۔ کہا بلکہ شب کو بھی مکان کو نجانے دیا
وہین رکھا اور شب باشی کے لئے حجرہ خاص خالی کردیا نصف شب تک تو اس خیال سے
بڑے زور زور سے ذکر کرتا رہا کہ شاید جام بیدار ہو اور سناٹے کا عالم دیکھے تو یہ خیال
کرے کہ میرا مرشد جلد سوجایا کرتا ہے اور اس سے میری عظمت اوسکے دل سے نکل جاوے
بعد نیم شب کے چاہا کہ اب سوجاؤن ناگہان صحن مین کچھ سفید سا معلوم ہونے لگا مجھے
یقین ہوا کہ ضرور جام دریافت حال کے لئے آبیٹھا ہے لہذا پھر باواز بلند ذکر کرنا شروع کردیا
میری آواز سنکر وہ تو سرک گیا تب مجھے وثوق ہوگیا کہ بیشک جام تھا اب سونا کسکا اوسنے
بھی دو تین بار آمد و رفت کی جب خوب چاندنا کھل گیا اور صبح صادق ہوگئی تب بھی وہ

اگر دین بیٹھ گیا اسوقت مین نے پہچانا کہ گتا سفید رنگ ہی یون جام اور سگ پرستی جو
اور اب تک مجھے یہ بہی خبر نہ تہی کہ اسطرح کی عبادت داخل کفر و شرک ہے حضور کا بیان
سنکر یہ خیال جم گیا لہذا سمع خراشی کی ۔ اب للّٰہ [واسطے اللہ کے ۱۲] اور برائی رسول اللہ اس قسم کے
سارے کفر و شرک سے پاک اور صاف فرمائے اور سچا مسلمان کیجئے پہر کلمہ کی تجدید اور
تصدیق کی اور مکان پہ آکر مریدون اور شاگردون اور خویش و اقارب کو کہا کہ اگر دین
اسلام اور رسول خدا کی پیروی کی خواہش ہو تو آؤ سید محمد مہدی موعود کے روبرو مومن
ہو اور اگلے کفر سے نکلو ۔ بعض لوگ تو شیخ کی نصیحت پہ کاربند ہوے اور بعض نے گمان
کیا کہ حضور نے شیخ پہ سحر سازی کردی ۔ یہان سے شیخ جام کے پاس گئے اور کہا اگر دین
محمدی کی رغبت ہو تو مہدی پہ ایمان لا ۔ جام نے کہا شیخ جی ذرا سنبہلو یہ کیا فرماتے ہو
کہا جو کچھ مین کہتا ہون وہی درست اور حق [سچا ۱۲] ہے بے شبہ وہ شخص مہدی موعود ہے پوچھا
کہان سے ثابت ہوا کہا خدا سے اور کلام خدا سے جام نے کہا بس جناب بس مکان پہ
تشریف لیجائیے ۔ وہ اپنے گہر آے اور سب اہل و عیال کو لیکر خدمت عالی مین حاضر
ہوے اور ترک دنیا اور ترک وطن و جاگیر کرکے صحبت مبارک مین رہے ۔ الغرض جب
صدر الدین نے تصدیق کی دلشاد نام غلام جام نے جو مدار الملک اور مدبر دولت
جام تہا عرض کی کہ اے جام دریا خان اس ملک مین زمیندار اور میر لشکر
ہے وہ تو صدر الدین کا مرید ہے اور صدر الدین مہدی کی تصدیق کر چکا ہے
اور دوسرے لوگون کو بہی ترغیب دے رہا ہے پس ہوشیار ہو جاؤ ورنہ
مہدی باعانت سندہیون کے جو مرید ہو گئے ہین آپ کو مار ڈال کر ملک چہین لین گے
جام ڈر گیا اور کہا تو اب کیا کرنا چاہئے ۔ دلشاد نے کہا کہ مہدی کی ہمراہ کچھ زیادہ لوگ
نہین باوجود اسکے سب کے پاس آلات جنگ ہی نہین اگر مجھے حکم ہو تو مین اپنی جمعیت
بہیجکر سب کو بندہوا منگواؤن اس کام مین کاہلی اچھی نہین کہ دریا خان باغی ہو گیا ہے

حاکم نے کہا اول اخراج کا حکم بھیجکر آزمالینا چاہیے اگر چلے گئے تو خیر اور نہ جو کچھ مناسب ہوگا کیا جاویگا یہ کہکر قاضی شہر کی ہمراہ کئی سندہی دیکر کہا کہ اون لوگون کو اخراج کا حکم سنادو۔ قاضی نے جاکر کہا کہ یہان کے فرمانروا کا حکم ہے کہ تم یہان سے چلے جاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ اب تک ہمارے شہنشاہ کا حکم ہمکو نہین ہوا جب ہوگا چلا جاؤنگا پہر باطن کی جانب توجہ کرکے فرمادیا کہ ہمین خدا تعالی حکم دیتا ہے دوسرا حکم ہونے تک یہ ملک ہمیں تجہے دیا ہے کثرت رواروی سے فقیران ہمراہی ماندہ ہوگئے ہین باغیون کے کہنے سے مت جائیو اگر وہ لوگ بر سر سرکشی آکر تمسے مقابلہ کرین گے پشیمان ہونگے جب وہ وقت آجاوے تو اپنی خیمہ سے باہر نکل کر روی مبارک اونکو دکہلا دیجو دیکہیو تو کہ وہ کیسی بہاگ جاتے ہین۔ قاضی نے کہا اولوالامر کی اطاعت (واجب) ہی (تابعداری ۱۲) آپ نے پوچہا بہلا بتلاؤ تو کہ اولوالامر (حاکم ۱۲) کسکو کہتے ہین قاضی نے کہا آپ ہی بتلائے۔ حضور نے دریافت کیا تیرا بادشاہ ظالم ہی یا عادل اوسنے کہا جیسا چاہیے ویسا عدل تو کہان ہوسکتا ہے۔ پہر دریافت کیا کہ بہلا (عدل کرنیوالا ۱۲) تیرا بادشاہ تابع شریعت ہی یا نہین اوسنے کہا احکام شرع کی پابندی کہان ہی آپ نے فرمایا تو کیا اولوالامر ایسے شخص کو کہدیسکتے ہین قاضی نے کہا خیر ہمارا بادشاہ اولوالامر نہو بلکہ جب وہ ہمکو اپنے ملک مین نہ رہنے دے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا ملک سندہ بادشاہ سندہ کا اور ملک گجرات بادشاہ گجرات کا اور علی ہذا القیاس روم شام ہند چین روس فرانس جرمن وغیرہ تمام روی زمین اونکے فرمانرواون کے ملک گنے جاوین تو اب خالص اللہ کی زمین بتلاؤ جہان بندگان خدا بکر یاد خدا آبادی کرسکین۔ تب قاضی صاحب نے کہا تو کیا کسیکی پگڑی چہین لوگے حضور موعود نے قاضی صاحب کے سر سے پگڑی لیکر اپنے زانوی مبارک پہ رکہہ لی اور فرمایا کہ پگڑی چہین لینا اسکو کہتے ہین ویسے ہمنے تسکی دستار چہین لی جاؤ اپنے بادشاہ سے کہدو کہ تمہارا سارا لشکر لیکر آؤ خدا نے چاہا تو ہم فتحمند ہین اس سخن کے سنتے ہی ایک سندہی نے اپنی کمان

زمین پر ٹپک کر کہا ملک وجیہو ملک وجیہو یعنی ملک گیا ملک گیا - قاضی نے بادشاہ کے
پاس جاکے ساری روداد بیان کی بادشاہ نے کہا دریا خان کی بغاوت مین اب کیون
حضور کو تذبذب ہے ایک فقیر کی مجال ہے کہ با این بے سروسامانی بادشاہون سے
مقابلہ کا دم ماری جام نے کہا جب تک دریا خان کی بغاوت کا ثبوت بہم نہ پہنچے اوس سے
بگاڑنا نادانی ہے کیونکہ تمہارے اندر وہ قوت نہین جسپہ بہروسہ رکہا جاوی بادشاہ
خاموش ہورہا اور جام نے دریا خان کو کہلا دیا کہ تیار ہوکر مع لشکر خدمت مین حاضر
ہو جاؤ اور دوسری امرا کو بہی جمع ہو جانیکا حکم دیا - حضور مہدی موعود کے مہاجرین جو سودا سلف
کو بازار مین آئے تہے جب فرودگاہ کو واپس گئے وہ لشکر کی تیاری کی خبر لے گئے حضور
مہدی موعود نے شکر فرمایا دائرہ کے اردگرد خاربندی کرلو اور جنکے پاس اسلاح جنگ ہون
وہ صیقل کرالو - لوگون نے عرض کیا شاہی لشکر کے سامنے خاربندی کی بہی بساط
آپ نے فرمایا جیسے رسول اللہ کو خندق کاودی کا حکم ہوا تہا ویسے بندہ کو خاربندی کا
حکم ہے اور یہ بہی ارشاد کردیا جہان کہین ایک صاحبدل ہوتا ہے وہان ہزارون
لوگ فتنون اور آفتون سے بچے رہتے ہین اور تمہاری یہان تو بہت سے صاحبدل ہین
اونپہ تو کوئی بہی غالب نہین آسکتا - رفتہ رفتہ لشکر کے متعین ہونیکی خبر نے بڑی شہرت
پکڑی تب بندگیملک گوہر نے حضور عالی مین عرض کیا کہ اگر حکم ہو عرصہ قلیل مین ہزار
سوار جرار نوکر رکہکر حاضر کردون آپ نے فرمایا کیونکر کہان سے رکہہ لاؤگے عرضکیا
جنابعالی فدوی کے پاس ڈہائی سیر اکسیر تیار ہے آپ نے فرمایا جب وہ صرف ہوگی
تو پہر کیا کروگے عرضکیا ایک ہفتہ کے عرصہ مین اوس سے بہی دو چند تیار کرلون گا
فرمایا وہ اکسیر کہان ہے لاؤ اوسیوقت حقہ اکسیر پیش کردیا اوسکو دیکہتے ہی خفا ہوکر
فرمایا کہ یہ بت اپنی بغل مین رکہکر بندہ کی صحبت مین اتنی مدت گذاری انکو دائرہ سے
نکالدو یارون نے دائرہ سے باہر نکالدیا ملک موصوف کو اس سے اسقدر رنج والم ہوا کہ

حال ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا لیکن بحال زاری دائرہ کے قریب پڑی تہی ایک روز
میان نعمت اور میان محمد نے پوچہا کہ تم نماز کیون نہین پڑہتے ملک گوہر نے کہا یارو
خداوند نماز کی درگاہ سے تو مردود ہو چکا اب نماز کسکی پڑہون انہون نے یہ ماجرا حضور مہدی موعود
کی خدمت اقدس مین عرضکیا حکم ہوا کہ ملک سے کہدو کہ اگر ہماری خدمت مین رہنا
چاہتے ہو تو اوس اکسیر کو کنوین مین ڈالکر دائرہ مین آؤ اس حکم سے ملک موصوف کو
نہایت خوشی حاصل ہوئی خداتعالیٰ کی درگاہ مین شکریہ ادا کرکے اکسیر کو کنوین مین
ڈال شرف اندوز قدمبوسی ہوے اور تقصیر کی معافی چاہی حضور موعود نے نہایت
الطاف اور عنایت کرم سے ارشاد کیا کہ خدا کے طالب کو خدا کے سوا اور کوئی چیز
نہ رکہنا چاہیے۔ لکہا ہے کہ اکسیر کنوین مین ڈالتے وقت کچہ کنارہ چاہ پر پڑگئی تہی سید
سلام اللہ صاحب اوسکو اوٹہا لائے اور ایک تانبا گرم کرکے اوسپر ڈالدیا وہ خالص
سونا بنگیا خدمت حضور موعود مین لا حاضر کیا اور عرضکیا کہ حضور ملک گوہر کے پاس ایسی
چیز تہی آپ نے فرمایا ہمیں بخوبی معلوم تہا پر اس قسم کی چیزین مبتلا ہو جانے اور غرور مین
پڑجانیکی ہین اسوجہ سے کنوین مین ڈلوا دیا اب اسکو بیچکر سویت کردو دیکہو کہ میرے
کہنے کی صداقت ہو جاوے۔ جب سویت کی تو عصر کی نماز کے وقت اکثر لوگ حاضر نہ تہے
سید سلام اللہ سے حضور موعود نے پوچہا اکثر بہائی کیون نظر نہین آتے عرض کی سویت
جو ہوئی ہے سو واسطے لینے کو گئے ہین آپ نے فرمایا دیکہا تہوڑی سی متاع دنیا کی حصول میں
لوگون کا ایسا حال ہوا کہ بندۂ خدا کی صحبت سے دوری کا اور نماز با جماعت اور بیان
قرآن سننے کا خیال نہ رہا تو اگر وہ ساری چیز ہوتی تو اونکا کیا حال ہوتا۔ الحاصل جام نے
دریا خان کو بلا بہیجا کہ تمسے کچہ مشورت کی ضرورت ہے جلد آؤ اوسکو پہلے ہی سے معلوم
تہا کہ حضور موعود کے بارہ مین کچہ بات ہے اسلیے اپنے لڑکے احمد خان کو کہدیا کہ مجہے
جام نے طلب کیا ہے سو جاتا ہون اگر کچہ اور بات ہے تب تو خیر ورنہ اگر حضور موعود کے

بارہ مین کچہ کہتا ہی تو تجھے خبر دونگا کہ لشکر لیکر جلد آؤ تب آئیو تو سہی مگر علیحدہ کہڑے
ہوکر مجھے کہلا دینا کہ یہ کیا بات ہی کیلئے درغلانے سے فرزند رسول اللہ سے
کیون لڑتے ہو اتنی ہی محبت دنیا کیا مین اس بارہ مین آپکے ساتہ متفق نہین
ہوسکتا مین تو اونسے کبہی نہ لڑونگا یہ سمجہاکر جام کے پاس گیا اور سلام کرکے
بیٹہ گیا جام نے حضور موعود کے بارہ مین جو کچہ کہنا تہا کہدیا دریاخان نے جواب دیا
کہ چند فقرای شکستہ حال کی کیا مجال کہ شاہان قوی بال سے مقابلہ او مقاتلہ کرین
حکم ہو تو ایک غلام زادہ احمدخان اس مہم کو سرکرے اس سخن سے جام کو نہایت خوشی
حاصل ہوئی اور کہا کہ ابہی ابہی احمدخان کو کہلا دو کہ کچہ سرکاری کام ہے جلد اپنی
جمعیت لیکر در دولت پہ حاضر ہو جاؤ حسب الایما احمدخان بڑی ٹہاٹ سے اپنی جمعیت
لیکر حاضر تو ہوا مگر جسوقت اوسکو حکم ملا کہ اون فقرا کو نکالدو اور اگر مقابلہ کرین تو قتل
کرڈالو اوسوقت اوسنے حسب مذکورۃ الصدر جواب دیا جام اس جواب سے رنجیدہ ہوا
دریاخان نے کہا کیا مضائقہ احمدخان نادان لڑکا ہے بیوقوفی سے یون کہدیا تو کیا ہے
دیکہئے مین ساری فقرا کو کیسے باندہ لاکر حاضر خدمت کردیتا ہون تاہم جام کو یقین نہ آیا
لہذا اوسکو تو رخصت کردیا اور دلشاد سے پوچہا اب کیا کرنا چاہئے دلشاد نے کہا اب تو
دریاخان کا حال معلوم ہوگیا اب تو لشکرکشی ضرور ہے کہ بدون اسکے انتظام ہونا
دشوار ہے لشکر کو حکم کردیجئے کہ اونکو غارت اور مقید کرلادین۔ اگرچہ بحسب صلاح و مدد دلشاد
کے لشکر روانہ ہوا مگر دریاخان کو خبر ہونے سے واپس پہیر لایا اور بہر طور فہمایش کی مگر
جام کے دل سے بغض نہ نکلا اسیوجہ سے پہر بہی دو تین بار لشکرکشی ہوئی مگر وہی
دریاخان بیچ بچاؤ کرتا رہا آخر تہک کر کہدیا کہ حضور کیون کم ظرف غلامون کے بس مین
بیٹہے ہین اور فقیران طالب خدا سے کسواسطے دشمنی کرتے ہو وہ تو تمام باتون سے
فارغ اور بالکل طمع سے بری ہین روز و شب مانند شمع کی سوز و گداز مین ہین کسی کے

ساتہ اونکو بغض رکہنا خدا اور رسول الثقلین سے بغض رکہنا ہے اور ذوالقۂ آتش دوزخ چکہنا۔ اونسے محبت رکہنا باعث سعادت دارین ہے اور اونکی رعایت سبب بہبودی کونین۔ ان حضرات کے سننے سے گو کچہ ایک منفعل تو ہوا مگر چونکہ اوسکی جی مین یہ بات جم گئی تہی کہ اگر یہ لوگ کسی طورسے یہان سے چلے گئے تب تو ضرور نہ ملک ہمارے ہاتہہ سے گیا۔ پس آپکو تنگ کرنیکی غرض سے حکم دیا کہ شہر کے باشندون کے سوا اون مسافرون کو کوئی بیپاری کچہہ چیز نہ دیوے اور تمام روز دکانین بند رکہین بیپاریون نے ویسا ہی کیا۔ جب حضور موعود کے لوگ سودا سلف کو گئے حال معلوم کرکے حضور موعود سے ظاہر کیا آپنے جانب حق توجہ کرکے فرمایا ایک دوکان کہولکر جو چیز ضروری ہو برابر تول کرلے لو اور تصرف مین لاؤ پہر جو کچہ حساب ہوگا گنکر دیدیا جاویگا چنانچہ ویسا ہی ہوا جب میان طیب اور میان سکین کو اون چیزون کے پیسے دینے بہیجا کہدیا کہ اگر بقال عذر کرے سرکار حاکم مین دے آنا وہ گئے تو بقال نے پیسے لینے سے انکار کیا تب انہون نے سرکار حاکم مین جاکر پورے حساب سے ادا کردیئے آخر حاکم نے حضور موعود کی بظاہر چاپلوسی اور خوشامد کرنا شروع کیا اور صلاح دی کہ جناب یہان کی چیزین ما یحتاج سستی نہین کیا بلکہ ملتی ہی نہین اور کاہہ مین جو اس سے بڑا شہر ہے سب کچہ آرام ہے اور قریب ہے اگر مرضی جناب ہو وہان پہنچادون جب جانب حق توجہ کی تو معلوم ہوا کہ روانہ ہوجاؤ۔ تب قبول فرمایا کہ اچہا جاوینگے وہ اسقدر خوش ہوا کہ پہولا نہین سماتا تہا فوراً ملاحون کو بلواکر حکم دیا کہ سید محمد کو معہ ہمراہیون کے کشتی مین بٹہلاکر کاہہ مین پہنچادو۔ مگر خفیہ سمجہادیا کہ دریا کے عین وسط مین کشتی کو دور نہ کرکے تم بہاگ آیو تاکہ وہ خود بخود غرق ہوجاوین۔ ملاح حسب الحکم حضور موعود کو معہ ہمراہیون کے کشتی مین سوار کرکے روانہ ہوئے جب عین وسط مین پہنچے ملاحون نے غرق کی تدبیر سوچی ناگاہ بے موسم دریا کو جوش طغیانی ہوا آپنے فرمایا کچہ میری کہانے پس خوردہ بچا ہو

لاؤ یاروں نے عرض کیا خداوندا اور تو کچھ نہیں مگر آج جو مچھلی کھائی ہے اوسکی کانٹے
پڑی ہیں آپ نے فرمایا وہی لاؤ جب لائے تو آپ نے اپنے دست مبارک سے لیکر
کھالے جو کچھ مطلوب ہے یہ فرماکر ڈالدیا فوراً طغیانی موقوف ہوگئی گر ملاح دغابازوں نے
بادبان اور رسیان توڑ اور کشتی مین سوراخ کرکے دریا مین کود بہاگ نکلے اس سے
اگرچہ کشتی کو جنبش تو آگئی مگر اوسیوقت ساکن ہوگئی حضور موعود نے فرمایا کچھ اندیشہ نہین
خدا حافظ و ناصر ہے ہمراہیون نے استوانہ قائم کرکے کشتی کو روانہ کیا اور بعون اللہ
(نگہبان ۱، مددگار ۲، اللہ کی مدد سے)
کنارہ پر پہنچ گئے اور سب بخیر و عافیت کشتی سے اوترے۔ یہ وہی دریای اٹک ہے
جسکو گجراتی مین سندہو ساگر کہتے ہین۔ اوس دریا کے کنارہ ایک باغ تہا دلشاد
غلام جام کا بنایا ہوا تہا آپ نے حکم دیا کہ یہ باغ دشمن خدا کا ہے اوسکے درخت
کاٹ ڈالو مہاجرین نے سنگ بیت سے درختون کا ستیاناس کر ڈالا بعد ازان آپ نے
شہر سے دور مقام کردینے کا حکم دیا سب ہمراہی لوگ خیمہ زنی مین مشغول تہے اور
باربرداری اور سواری کے چارپاے لوگون کے کہیتون مین جا پہنچے کسانون نے
حاکم کاہہ سے جاکر استغاثہ کیا کہ سید کے جنور ہماری کہیتیان چر گئے حاکم جسکا نام
اشرف خان پانی پتی تہا خود چڑہکر حاضر ہوا اور زبان طعن دراز کی کہ زمانہ مہدی مین
شیر و بکری ایک گہاٹ پانی پینگے اور آپ دعوی مہدویت تو کرتے ہین مگر آپکے جنور
غیرون کی کہیتیان نہین چہوڑتے آپ نے فرمایا اگر تمہاری کہیتی چر گئے ہون تو قیمت
لو مگر بے دریافت کچھ منہ سے مت نکالو۔ اوسنے اوسیوقت دو تین شخصون کو دریافت کیلئے
بہیجا اونہون نے آکر کہا کہ جنورون نے کچھ بہی نہین کہایا فقط کہڑے ہین اوسکو اس
بات سے تعجب ہوا اور خود جاکے تحقیق کرآیا اور تصدیق کرکے صحبت اختیار کرلی

مقام دہم کاہہ۔ یہ قصبہ شہر ٹہٹہ سے قریب ہے چنانچہ موالید سے معلوم
ہوتا ہے کہ یہان حضور موعود چند ماہ تک قیام پذیر رہے ہین۔ یہان ہی سندہیون کی

سخت مخالفت کی ہے ایک روز کوئی ملا اپنی لڑکے کو لیکر حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ فدوی کے لڑکے کو دعا کیجے حضور موعود نے شیخ صدر الدین کو کہا کہ دیکھو یہ ملا کیا کہتا ہے اگر حکم خدا ہو تو اونسے جزیہ لون یہ لوگ حربی بن گئے ہین تلوار اوٹھا کر کہا کہ یہ لوگ علمی تقریر سے نہین سمجہتے اونکے لئے اب یہ چیز باقی ہے - ایک روز بعض لوگون نے عرض کی کہ حضور ہم آج شہر مین گئے تہے سو آپ کے مخالف کے پیچھے نماز فرض پڑہی ہے فرمایا نماز کا اعادہ کرو عرض کیا ایک دو جاوین تو کیا کرین فرمایا جماعت ہو کر جاؤ اور اپنی جماعت کے ساتھ نماز پڑہو - ایکروز جمعہ کے روز مجمع بیبیون مین آپ بیان قرآن فرما رہے تہے اوسمین جب حضور نے یون فرمایا کہ جو کوئی خدا کی داد و دہش کو قبول نہین کرتا وہ پہر کتنا ہی طلب کرتا ہے نہین پاتا فوراً مجمع بیبیون سے بی بی بوگن جی نے جو قوم بہائی سے تہین اوٹھکر عرض کی کہ خداوند لونڈی اپنے آپ کو للہ آپکو بخشتی ہے قبول فرمائے آپ نے میان لاڈو اور قاضی حبیب اللہ کو گواہ طلب کیا اور اونکی گواہی سے قبول فرمایا بی بی نے اپنے نان و نفقہ کا بار بہی حضور موعود پر سے اوٹھا لیا اور یہی خواہش بتلائی کہ خداوند تعالی و تقدس قیامت کے روز آپکی ازواج مطہرات مین لونڈی کو حشر فرماوے - یہان حضور موعود اور آپ کے ہمراہیون پر بہت سی فاقہ کشی گذری ہے چنانچہ چوراسی لوگ اسی فاقہ کی حالت مین گذر گئے اون تمام کے حق مین حضور موعود نے مقامات پیمبران اور اولوالعزم کے حصول کی بشارتین دی ہین اور ارشاد کیا کہ جب بندہ اونکو قبر مین رکھتا ہے اونکی پشت کچھ خاک گور سے لگی نہ لگی حق تعالی اپنی رحمت کی جوار مین اوٹھا لیتا ہے - یہ بہی ارشاد ہوا کہ ہماری لوگ خاک مین پڑے رہنے نہین آئے وہ کچھ طالب بہی نہین کہ خاک گور مین پڑے رہین - چند لوگون کم ہمت اور ناسپاس نے جو چاشنی فاقہ اور حلاوت صبر سے مذاق نہین رکہتے تہے اس حالت عسرت سے تلخ کام ہو کر صحبت بابرکت سے مفارقت اختیار کی جنمین بی بی شکر خاتون اور میان قاضی خان

خالف تھے۔ حضور موعود نے بحکم خدا اونکے حق مین منافقی کا حکم سنایا۔ لکھا ہے کہ میان شاہ
نظام اونکو آرایہ کردینے کے لئے ساتھ گئے تھے کچھ پیسے اونکے بچے ہوے آپکی پاس بھیج گئے تھے
وہ واپس دینے کو دوسری روز صبح کے وقت چلے حضور موعود نے دیکھکر دریافت کیا کہ کہان
جاتے ہو آپ نے کیفیت بیان کی حضور موعود نے فرمایا مت دو اور کہا جاؤ اگر خدا پوچھے
تو بندہ کا دامن پکڑ لو کیونکہ وہ خدا سے روگردان ہو کر جاتے ہین اگر حکم خدا ہوتا تو اونکو
مار کر سب چھین لون۔ یہین سے سید خوندمیر اور شاہ نعمت اور شاہ عبد المجید اور میان سعید بو
اور شیخ کبیر محمد کو گجرات کی جانب روانہ کیا اور اونکے ساتھ بندگی ملک الہداد خلیفہ
گروہ کو خاص اپنی چادر اور بندگی ملک حماد کو دستار مبارک اور بندگی میان سید خان
جی کو تن مبارک کا کوٹی اور جامہ پیجا بندگی ملک معروف نے جو اثنا عشر مین سے ہین
حضور موعود سے عرض کیا کہ فدوی کی والدہ نے بہی لکھا ہے کہ ایکبار آکر ملاقات کر جا آپنے
فرمایا والدہ کو لکھو کہ معروف مر گیا۔ غرض وہ سب نصرپور سے روانہ ہوے اونکے ساتھ روانہ
کرنے کو میان سید سلام اللہ نے بندگی میان سید محمود کے نام ایک خط باین مضمون
لکھا کہ آپ وہان کیا بیٹھے ہو بیگانہ لوگ آآکر خاتم ولایت کا بہرہ لیجاتے ہین اور آپ
دور پڑے ہین اس شہر مین جو ایسی شخص راہی بقا ہوے اون سب کے حق مین فرد دیے
لے کسی کو کسی پیمبر کا اور کسی کو کسی اولو العزم کا مقام بتلایا گیا ہے اور یہ بہی اعلام
دیا گیا ہے کہ خدا تعالی نے اہل زمین پر در رحمت کشادہ کردیا ہے اور رحمت کی نظر سے
دیکھا ہے تمکو اس عنایات سے محروم رہنا مناسب نہین۔ جب یہ خبر حضرت موعود کو ملی
فرمایا کہ بہائی سید محمود کو یون نہ لکھنا چاہیے بلکہ یون لکھنا چاہیے کہ ظاہری دوری کا تو
کچھ مضائقہ نہین کیونکہ ہم تمسے اور تم ہمسے کچھ دور نہین ہو اللہ تعالی جلد ملادیگا کچھ تردد
نہ کیجئے بلکہ یون سمجھے کہ سید محمد چاپانیر مین ہین اور سید محمود کاہہ مین۔ یہانکے قیام
کے اثنا مین ماہ رمضان دیکہا جب چبیسوین کی رات آئی نیم شب سے کچھ اوپر گذرنیکے بعد

حکم خدا ہوا کہ اے سید محمد یہ شب لیلۃ القدر کی رات ہے تیری اور تیرے گروہ کی واسطے
امت محمدی کے علما و اولیا سے پوشیدہ رکھی تہی سو ظاہر کرتا ہون اُٹھ اور اپنے
لوگون کو جمع کرکے خود امام ہوکر دو رکعت نماز پڑھ۔ یہ نماز تیرے نانا محمد مصطفیٰ کی
پیروی سے ہے کہ انہون نے شب معراج مین بیت المقدس کے اندر خود امام ہوکر
ارواح انبیا اور مرسلین کے گروہ کو پڑہوائی تہی۔ تو بجائے محمد مصطفیٰ ہے اور تیری
پیرو موجود بمقام پیغمبرون کے ہین پس آپ نے اذان کہلوا کر تمام مرد و عورت
کو جمع کرکے خود امام ہوکر دوگانہ لیلۃ القدر کا ادا کیا قرات مین جہر فرمایا اور جو
دعائین کہ ہمارے یہان مشہور ہین مثل رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا الآیہ تا
لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ اور رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا تا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اور
اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مِسْكِينًا و الخ اَللّٰهُمَّ صِغْ اَلَّذِیْنَا تا آخر وغیرہ پڑہین اور سورہ القدر
کا بیان فرمایا اور یون بہی وارد ہے کہ اول سال اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي پڑہا جیسے
سید سلام اللہ نے عرض کی کہ خداوند ہمکو کیون خارج رکہا ہے امسال آیندہ مین
فرہ کے اندر شب قدر کو اَحْيِنَا پڑہا۔ آخر اللہ تعالیٰ کے حکم سے روانہ ہوئے اور
فرمایا سندی ناپسندی دریا خان اپنا لشکر لیکر مشایعت کے لئے حاضر ہوا اور عرض کیا
کہ سرحد قندہار تک ساتھ رہونگا کہ راہ خراب ہے۔ آپ نے فرمایا ہمارا خدا حافظ
و ناصر ہے تم لوٹ جاؤ غرض تین کوس تک ساتھ تہا وہان سے آپ نے جدا ہوکر
وداع کیا بعدہ آپ دو راہہ پر پہنچے وہان کو ہمراہیون نے طریقہ غیر مسلوکہ کی منزلین
بیان کین مگر آپ نے اوسی پُرانی راہ کو اختیار فرمایا اور جہان کہین پانی نہ تھا
وہان جیسلمیر اور ٹہٹہ کے بیچ مین جسطرح بارش برس کر پانی کی کثرت ہوجانے
سے باآرامی طے منازل ہوگئی تہین ویسے ہی یہان بہی ہوا کسی شب کو کہین مقام
تہا نیم شب کے بعد میان حیدر مہاجر کا بیل چہوٹ گیا ہر چند تلاش و تجسس کی

آل عمران ۱۹
آل عمران ۱

نہ ملا اور مقام سے باہر جانے کو کہین راہ نہ ملی جہان دیکہین دیوار سا معلوم ہوتا تہا
جاکر حضور موعود سے ظاہر کیا آپ نے فرمایا جاؤ سو جاؤ تمہارا بیل کہین نجائیگا جہان
جہان بندہ فروکش ہوتا ہے رات کو دائرہ کے چو طرفہ دیوار سی بنجاتی ہے سب کو
چاہئے کہ صبح تک باہر جانیکا قصد نکرین جب صبح ہوئی بیل برادرون کے خیمہ مین
کہڑا پایا۔ ایک وقت میان ولی کچہ پیچہے رہ گئے تہے چلتے چلتے کوئی گاؤن دیکہا اوہ
کا اور نیز اسی راہ سے حضور موعود کے گذر فرمانے کا حال دریافت کرنیکی غرض سے
موضع کے اندر گئے وہان کے پٹواری نے میان مذکور سے دریافت کیا کہ یہ لشکر
کسکا ہے اور کہان جاتا ہے کہا یہ مہدی موعود ہین اور آپکے ہمراہی سب فقیر
ہین اوسنے کہا کیتے کیا ہو بہلا انکے قوی ہیکل ہاتہی اور کئی ہزار سوار سلاح پوش
فقیرون کے پاس کہان سے آئے جب میان ولی حضور موعود سے جا ملے اوس وقت
پٹواری کی گفتگو کا تذکرہ کیا آپنے فرمایا ہان ویسا ہی ہے جیسے حضور مصطفی صلعم
کی ہمراہ پانچہزار فرشتے سوار تہے ویسے ہی بندہ کے ساتہ بہی ہین۔ اسی راہ مین ایک
شب کسی جنگل مین فروکش تہے کہ ایک بڑے اور موتے سانپ نے نصف شب کو
آکر دائرہ کے گرد اگرد محاصرہ کر لیا جسوقت مہاجرین قضائے حاجت کو جانے کے
ارادہ سے خیمون سے نکلے یہ حالت دیکہکر حضور موعود سے عرض کیا فرمایا خبردار دیکہو
کوئی اوسکو مت چہیڑو ورنہ کاٹ کہائیگا یہ اوس سانپ کی اولاد ہے جسنے جناب ابوبکر
صدیق کو کاٹا تہا اوس سے وعدہ خدا تہا کہ مین تجہے مہدی موعود کا دیدار کرواؤنگا
اسیوجہ سے یہان آیا ہے یہ فرماکر اوسکے منہ کے سامنے جاکر دیدار سے مشرف فرمایا اور اسکے
منہ مین تہوک دیا اور فرمایا کہ اب جلدی اوٹہ سر نگون ہوکر سلام کیا اور چلا گیا آپنے فرمایا
وہ مسلمان ہوگیا اوسوقت یارون نے عرض کیا کہ اس راہ مین شیرون اور
سانپون کا بہت خوف ہے آپنے فرمایا کہ مت ڈرو سارے درندون اور گزندونکو

حکم خدا پہنچ گیا ہے کہ اپنی راہ سے دور جا کر۔ ہین اونہون نے مجہسے وعدہ کیا ہی کہ
آپ کے ہمراہیون کو کچہ ایذا نہ دین گے خدا حافظ ہے اگر تمہین کچہ تذبذب ہو تو
رات کو نوبت نہ بیٹہکر دیکہہ لو جب تک اوس راہ مین تہے کوئی نوبت نہ بیٹہا
پر فضل الٰہی سے کچہ مضرت نہ پہنچی۔ ایک روز کسی جا پہ دو پہر کو کہانے پکانے کے
مقام ہوا تہا وہان کسی درخت کی ڈالی سے شاہ نظام نے اپنی شیر خوار بچی کی جہولی
باندہی تہی جسکا نام بی نور اللہ تہا جب روانہ ہوے اوسکو وہین بہول گئے جب
تہوڑی دور گئے حضور موعود نے دریافت کیا میان نظام تمہارا
رفیق کہان ہے آپ نے عرض کیا وہین بہولا حضور نے ارشاد کیا
جاوے آؤ حافظ حقیقی کی حفاظت مین ہے۔ وہان جا کر دیکہا تو اوس کے
قریب ایک شیر بیٹہا تہوا ہی جب شیر نے میان نظام کو دیکہا سر جہکا کر چلا گیا۔ اور
آپ لڑکی کو لیکر قافلہ سے جا ملے۔ بندگی میان سید خوندمیر کیطرح اونکو بہی ہر کاہ و
درخت سے آواز آتی تہی کہ یہ مہدی موعود ہے یہ خلیفۃ اللہ ہے۔ مروی ہے کہ سندہ سے
روانہ ہوے اوسوقت حضور کی ہمراہ نو سو صاحب خانہ تہے سب کو ذکر اللہ کی بڑی
تاکید اور ریاضت کی نہایت تشدید تہی اور ذرا سے تغافل یا کاہلی پہ بڑی زجر و
توبیخ ہوتی اور ہر روز اونکی باطنی سیر مین ترقی ہونے ہونے کی خبر گیری ہوا کرتی اسیپہ
فاقون کی شدت اور خوراک و پوشاک کی عسرت علاوہ۔ تاہم آپ کے صحابہ ایسے خوش
اور مسرور تہے کہ اس سختی کی کچہ بہی خبر نہ تہی چنانچہ میان یوسف جو اثنا عشر مبشر
مین ہین عدم میسر قوت لا یموت کے باعث درختون کے پتے کہاتے تہے جس سے
شکم بڑہ گیا تہا اور بدن پہ ورم آگیا تہا اور پاؤن مین قرحے پڑ گئے تہے اور ایک
تہ بند کے سوا اور کوئی کپڑا پاس نہ تہا وہانتک کہ دستار کی جگہ رسی سر پہ بندہی تہی۔
باوجود اسقدر عسرت کے حضور موعود سے دریافت کیا کہ خداوند یہ جو کہتے ہین کہ بہشت

اسوقت قندہار کا حاکم شاہ بیگ ارغون میرزو النون حاکم داور کا بیٹا تہا مگر دراصل
قندہار وغیرہ میرزو النون کی حکومت کے تحت مین تہے یہان حضور موعود کے پہنچتے ہی
وہ چرچہ پہیلا کہ یارون کو خوف ہوگیا پس حضور مین عرض کیا کہ خداوندا اسوقت
مناسب یہ ہے کہ دعوی مہدویت سے سکوت کیا جاوے کیونکہ یہان کے لوگ جاہل
جابر ہین وہ ہماری زبان سمجھتے نہین کہ ہم نووارد ہین۔ جب ہم اونکی اور وہ ہماری زبان
سمجہنے لگین گے ہماری جانب میلان کرین گے اوسوقت اظہار کا اچہا موقع ہوگا
حضور موعود نے فرمایا اچہا اگر تمہاری صلاح سے دعوی کیا ہوگا تو سکوت کرونگا
مین کچہ تمہارے زور اور قوت کے بہروسہ پہ دعوی نہین کیا میرا دعوی تو خدا تعالی
کے فرمان اور بہروسہ اور قوت سے ہے تم دیکہا کرو وہ کیا ظہور مین لاتا ہے۔ جب آپکی
دعوی کی خبر زیادہ منتشر ہوئی سب کے گوش زد ہوگیا کہ جو سید ہند سے آیا ہے وہ دعوی
مہدویت کرتا ہے اور اپنی دعوی کی راستی کا ثبوت کلام اللہ سے دیتا ہے اور
اپنی تصدیق فرض اور انکار کفر بتلاتا ہے لہذا علما وفضلای شہر سرکار شہ بیگ
مین گئے اور ظاہر کیا کہ ایک سید ہند سے آیا ہے وہ مہدویت کا دعوی کرتا ہے اگر حکم
ہو تو جمعہ کے روز جامع مسجد مین بلاکر اس بات کی تحقیق کیجاوے اوسنے کہا ضرور ضرور
اس بات کی تحقیق کرنا لازم اور واجب ہے پس انہون نے حضور موعود کے بلانے کے
واسطے شہ بیگ سے چند سپاہی مانگ لئے اور جمعہ کے روز حضور موعود کی طلبی کے لئے
اون سپاہیون کو بہیجا جب دیر ہوئی اور بہیجے اور حکم دیا کہ جلد لاؤ سپاہیون نے جاکر
جہالت سے پیش آنا شروع کیا یہان یار و اصحاب وضو سازی مین مشغول تہے جب
دیر ہوئی سپاہی بہت بگڑے اور جو جی مین آیا بکنے اور مار پیٹ کرنے لگے حضور موعود
کو بہی کمربند پکڑکر کہینچا اور جبر کرنے لگے آپ چند قدم جوتیون کے بدون چلے گئے ایک
سپاہی نے کہا جوتیان لاؤ آپ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے بندہ جوتیون کے بغیر راہ

خدا ہین کو سون جا سکتا ہی - یارون نے جوتیان لا کر پیش کین اور ہمراہ چلے
سپاہیون نے ساتہ جانے سے منع کیا مگر پروانے آگ سے کب مانتے تہے سپاہیون نے
لاٹہیون اور کوڑون سے مارا اور دہکے بہی دئے پر وہ حضور سے دور نہ رہے -
یہ سب جبر و قہر حضور موعود پہ رعب و داب جمانے کی غرض سے تہا جو باشارہ علما
و فضلا کے ہورہا تہا مگر حضور موعود کو اس سے کچہ اثر نہوا اور بدستور جمعیت دلی
اور طمانیت خاطری باقی تہی اور سب ہمراہی لوگ پتنگون کی طرح ہمراہ جارہے تہے جب
حصار شہر کے دروازہ پر پہونچے مقفل پایا اور یہ کام بہی اون ہی علما کے حکم سے
ہوا تہا اس سے اونکی یہ غرض تہی کہ دیکہین آپ صاحب کرامت بہی ہین یا نہین
جب حضور موعود نے دروازہ کو بند دیکہا اور سینہ اپنا دست مبارک رکہدیا ناتحہ
رکہنے کے معاً قفل کہل کر گر پڑا اور کنواڑ از خود وا ہو گئے حضور اندر آکر جامع مسجد
مین پہنچے اور کسی کی جانب ملتفت نہو کر سیدہے صف اول پہ جا بیٹہے - اس اثنا مین
شہ بیگ بہی مست شراب آ پہونچا کسی صحابی نے کان مین کہا کہ حضور شہ بیگ
نشہ مین چور مست و مخمور آتا ہے ذرا اوس سے بہ نرمی کلام کیجئے آپ نے فرمایا
کچہ ڈر نہین آنے دو بندہ کے سامنے مستان دنیا اگر ہشیار بنجاتے ہین یہ بیتاب
کی مستی کب تک رہیگی - جب شہ بیگ آیا خطبہ اور نماز ہوئی بعد فراغ شہ بیگ حضور
کے روبرو آیا اور سب علما اور فضلا بہی حضور کے روبرو آئے اور بہت گالیان
دینے لگے اور قریب تہا کہ زد و کوب کی نوبت پہنچی شہ بیگ نے سب کو دہمکا دیا
اور کہا کہ ذرا ٹہرو اس سید کی دلیل سن لو پہر جو کچہ ہوگا کیا جائیگا پس بناچار خاموش
ہو گئے حضور موعود نے کلام اللہ کا بیان شروع کردیا جب شہ بیگ نے ایک
آیہ کا بیان سنا نہایت لذت آئی اور تین آیتون کے بیان ہونے تک تو غایت
لذت سے مرغ نیم بسمل کی طرح لوٹنا شروع کردیا اور بحالت زاری نہایت انکساری سے
عاجزی ۱۱

عرض کیا حضور میری تقصیر معاف ہو فدوی کو یہ معلوم نہ تھا اگر یہ معلوم ہوتا بسر و
چشم استقبال کرتا اور ایسی گستاخی اور شوخی نکرتا مجھسے خطا ہوئی خدا کے لئے
معاف فرمائے حضور موعود نے اوسکی جانب کچھ التفات نہ کیا تب تو وہ دست بستہ
کھڑا ہو گیا اور نہایت گڑگڑانے لگا یہانتک کہ اَفَمَن کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ کا تمام رکوع
بیان ہو چکا جب حضور موعود بیان سے فارغ ہو چکے اوسکی بات سن لی اور فرمایا
جاؤ معاف ہے اس سخن کے سنتے ہی جوش محبت سے کود کر قدمونپہ جاگرا آپنے اوسکا
سر قدمون سے اوٹھا کر گود مین اوٹھا لیا پھر تو شہ بیگ علما اور فضلا کی جانب مخاطب
ہوا اور پوچھا کہ تمہاری کیا راے ہے انہون نے عرض کیا کہ علماے سلف نے مہدی
کے آنے کو متواتر المعنی کہا ہے اور اوسکو ضروری بتلایا ہے اور کہا ہے کہ اوسکا آنا
حق ہے اور علامات مین اختلاف ہے شہ بیگ نے کہا اگر مہدی کا آنا حق ہے تو یہی
ذات ہے جو آئی ہے آمنا وصدقنا۔ آپ اسکے بعد کوئی مہدی کا آنا باقی نہین۔ علما
ایمان لائے ہم اور سچا جانا ہمنے ۱۲
خاموش ہو گئے اور حضور موعود کھڑے ہو کر روانہ ہوے شہ بیگ نے حضور کا ہاتھ پکڑ لیا
اور پیادہ پا حضور کی فرودگاہ تک ہمراہ۔ ہا پھر قدمبوسی کرکے رخصت ہوا مکان پر
جاکر انواع واقسام کے کھانے اور میوے تر و خشک مہمانداری مین بھیجے اور اوسکے
ساتھ زر و نقرہ للہ فتوح کے طور ارسال کیا وہ سب حضرت موعود نے لے لیا پھر تو
ہمیشہ دو وقتہ کھانا بھیجنا شروع کر دیا تین روز تک لیا پھر واپس کر دیا اور نہ لیا اگرچہ
وہ خود گیا اور بہت بجد ہوا پر ارشاد ہوا بس سنت رسول اللہ ہو چکی۔ بعد دو ہفتہ کے
وہان سے روانگی کا ارادہ کیا یہ سنتے ہی شہ بیگ آ حاضر ہوا اور ٹھہرنے کے لئے
التماس کی مگر ارشاد ہوا کہ بندہ کو حکم ہو چکا ہے اب نہین ٹھہر سکتا ناچار حضور موعود کی
رکاب پکڑ کر ہمراہ ہو گیا تھوڑی دور جاکر واپس لوٹ جانے کا ارشاد کیا اونے عرض کی
کہ خداوند مرید ہونا ہے آپ کسی درخت کے نیچے جاکر گھوڑے سے اتری اور بیٹھ جاکر

تلقین کر کے رخصت کر دیا اور موضع دلارام اور قصبہ کوہ سے گذرتے ہوئی فرہ مبارک پہنچے - **مقام دوازدہم فرہ** - یہ شہر قندہار سے نوے کوس گوشہ شمال و مغرب مین ہے آپ یہان پہنچکر ملک سکندر حاجی کی سرای مین نزول فرما ہوی اور بقولے کسی باغ مین بہر حال شہر سے باہر قیام تہا یہان آنے کے ساتھ ہی شہر مین چرچہ پہیلا کہ ایک سید امام حسین کی اولاد سے ہند سے آیا ہے وہ مہدویت کا دعوی کرتا ہے اور اپنی تصدیق فرض اور انکار کفر بتلاتا ہے جب یہ خبر قاضی شہر کے گوش زد ہوئی کوتوال کو خبر دی کہ جاؤ اوس سید کے ساری مال و اسباب کو چہین لاؤ اسی وقت وہ بڑے زور شور سے آیا اور صحابہ وغیرہ پہ نہایت تعدی کی اوسوقت حضور حجرہ سے باہر بیٹھے تہے صحابہ کو خیال ہوا کہ یہان ضرور جنگ ہوگی پس اجازت چاہی آپنے فرمایا صبر کرو بندہ اپنے خیال یا کسی کے تابع نہین بلکہ حکم خدا کے تابع ہے ناچار سب نے اوس اذیت کو سہ لیا اور اونہون نے سارا اسباب لوٹ لیا اور حضور موعود کے سامنے آکے تلوار طلب کی آپ نے حوالہ کی پہر تو سب صحابہ کے ہتیار لیکر کہدیا کہ کل حاکم سے ظاہر کر کے سب کو قید کیا جائیگا یہان حاکم امیر ذوالنون ارغون شاہ بیگ کا والد تہا اور فوجدار سرور خان تہا - جب نیم شب ہوئی سرور خان نے خواب مین حضور رسول مقبول محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا بڑے خفا تہے کہ تیری حکومت مین میری فرزند پہ جسکی ذات میری جیسی ہے بڑی بے ادبی ہوئی اور ناحق اوسے ستایا ہے اوسکی پاداش سے غافل مت رہ یہ فرماکر جس پلنگ پہ وہ سویا تہا اوسکو الٹ دیا وہ نیچے اور پلنگ اوپر آگیا اوس سے وہ اسقدر ڈرا کہ مارے خوف کے بیدار ہوگیا اور جیسے خواب مین دیکہا تہا ویسا ہی بیداری مین بہی پایا یعنی اپنے تئین پلنگ کے نیچے پایا اور اسیوقت درد شکم شروع ہوگیا اور اوسکی اتنی شدت پکڑی کہ بیتاب ہوگیا - جب خدا خدا کر کے صبح ہوئی کوتوال کو طلب کر کے

دریافت کیا کہ کل ایسا کیا کام ہوا ہے جس سے مین نے یہ خواب دیکھا۔ کوتوال نے گذشتہ
کل کا حال کہہ سنایا سنکر قاضی کو بلوا کر مقید کر دیا اور اوسکو خوب دھمکایا اور خود
حضور موعود کی خدمت مین حاضر ہوا اور نہایت عجز و انکساری کرکے کہا خداوند
کل جو بے ادبی ہوئی ہے اوسکی مجھے بالکل خبر نہ تھی بندہ درد شکم سے سراسر بیتاب ہے
خدا کے لئے تقصیر معاف ہو کہ درد شکم سے رہائی ملے آپ نے فرمایا بندہ کچھ علاج معالجہ تو جانتا
نہین کہ تمکو بتلاوے شاہ نظام نے عرض کیا کہ آپ رحمۃ للعالمین ہین بس خوردہ دیجیے
جب پسخوردہ پیا فوراً شفا ہو گئی بعدہ عرض کی کہ کل جو کچھ اسباب و سلاح خدام حضور کا
گیا ہو اوسکی فہرست عنایت ہو کہ تلاش کرکے مسترد کر دیا جاوے حضور نے
فرمایا ہماری ملکیت سے کوئی چیز نہین گئی جو ہمارا ہے اوسے لوٹ کر کوئی لیجا نہین سکتا
جب سرور خان نے سب طرح آپ کو بے نیاز دیکھا تصدیق کر لی اور پابوس ہو کر
رخصت ہوا مکان پہ آکے کوتوال کو تاکید کر دی کہ کل کا سارا اسباب بلاتوقف حاضر کرو جب
سب اسباب آگیا ضیافت کے ساتہ خدمت خدام حضور موعود مین بھیجدیا اور یہ
یہ خبر امیر ذوالنون کو دی اوسنے کہلایا کہ مین بذات خود اوس سید کے دعوئے
مہدویت کی تحقیقات کے لئے آتا ہون مگر وہان امیرونکے بیٹھنے کی قابل جگہ نہین لہذا
وہان کوئی عمدہ جگہ دیکھکر آراستہ کر رکھو چنانچہ میر عمارت نے آکر جگہ آراستہ
کرکے اطلاع دی تب امیر ذوالنون نے حکم دیا کہ اوس جگہ کی اطراف سیاست کے
آلے بھی لگا دینا چاہئے تاکہ اونپہ رعب بیٹھ جاوے اور حق بات جلد ہاتھہ آوے
اوسکی بھی تعمیل ہوئی اب امیر ذوالنون بڑے رعب اور داب سے بہت سے سوار ساتہ لیکر
روانہ ہوا اور راہ مین مصاحبین سے کہدیا کہ اگر یہ شخص سچا ہے تب تو اوسیکا رعب ہمپہ
غالب ہوگا ورنہ ہمارا رعب اوسپہ جم جائیگا اور بجا پابوسی و خوشامد پیش آئیگا اور جو
یون ہوا تو جیسے دو ایک شخصون کا سر کاٹا ہے ویسے اوسکا بھی سر کاٹ لیا جائیگا۔

لکہا ہے کہ جو جاے کہ امیر ذوالنون نے آراستہ کروائی تہی اوسکو چہوڑکر حضور موعود
معہ صحابہ کے اوس جاپہ جا بیٹہے جو اپنے اور ہمراہیون کے نماز پڑہنے کے واسطے
حجرۂ خاص کے روبرو صاف کروا رکہی تہی اور فرمایا کہ سنا جاتا ہے کہ یہان کا امیر
آتا ہے خبردار کوئی اوسکی کسی طرح تعظیم مت کرنا ذرہ امارت کا لحاظ نہ رکہنا اتنے مین
نقارہ اور شہنائیون کی آواز فقرا کے کان مین پڑی پہر نشان دیکہے کسی خوف
زدہ شخص نے کہا بادشاہ کا وزیر بڑے دبدبہ سے فقرا کے قتل و تاراج کو آیا ہے
کیا کرنا چاہئے حضور موعود نے فرمایا بادشاہ ایک ہے اور اوسکو وزیر نہین ہے اس
عرصہ مین امیر ذوالنون کی سواری بہی آ پہنچی متہمون نے جیسا کہ قاعدہ ہے ظلم و تعدی
کرنا شروع کردیا اور کسی کو لاٹہی کسی کو کوڑا اور کسی کو کمان کے گوشہ کی نوک سے
اور کسی کو بندوق کے کندہ سے مارا اور دہمکا دیا غرض بڑے جبر و قہر سے امیر
ذوالنون گہوڑے سے اترا اور فقرا کے سر پہ آ کہڑا ہوا اور ارادہ کیا کہ حضور موعود کے
برابر جا کر بیٹہے اسلئے لوگون کو چیرتا ہوا جانے لگا حضور نے فرمایا میر ذوالنون جہان
جاے دیکہو بیٹہ جاؤ اس کلام کے سنتے ہی اوسکے دل مین ہیبت حضور جاگیر ہوگئی ایک
قدم نہ اوٹہا سکا وہین خاک پہ بیٹہ گیا۔ آپ نے حسب دستور کلام اللہ کا بیان شروع
کردیا اور قولہ تعالی اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیہ کو اس ڈہب جہب سے بیان کیا
کہ میر ذوالنون سنکر والہ و شیفتہ ہوگیا اثناے بیان مین حضور موعود نے میر
ذوالنون کو نزدیک بُلایا بہی پر وہ ایسا ہیبت زدہ تہا کہ قریب جانے کی جرات نہوی
بعد فارغ ہونے کے میر مذکور نے سوال کیا کہ سنا جاتا ہے کہ حضور دعوی مہدویت
کرتے ہین اگر مہدی لغوی ہین تب تو خیر اور اگر اصطلاحی ہین تو اوسکی دلیل چاہئے
آپنے فرمایا دلیل اور حجت کا بتلانا خدا کا کام ہے بندہ کا کام پہنچا دینا ہے سو پہنچا دیا
اوسنے عرض کیا سنتا ہون کہ مہدی کی یہ بہی علامت ہوگی کہ اوسپہ تلوار کارگر نہو

آپ نے خاص اپنی تلوار اوسکو دی اور کہا کہ آزمالو اوسنے کہڑے ہوکر چاہا کہ ایک ہی
وار مین کام تمام کر دون جون ہی ہاتہہ اوٹہایا اوپر کا اوپر شل ہوکر رہ گیا تب تلوار اوسنے
دوسرے ہاتہہ مین لے لی اور چاہا کہ وار کرے مگر یہ ہاتہہ بہی ویسا ہی ہوگیا اور اوسکا
منہ سبز ہوگیا اور بیہوش ہوکر گر پڑا حضور نے اوسکا ہاتہہ پکڑکر ہوشیار کیا دوبارہ پہر
ویسا ہی قصد کیا اور وہ ہی حالت پیش آئی تین بار آزمایش کے بعد تلوار کو نیام مین
ڈالکر حضور کے سامنے رکہدی اور قدمبوسی کرکے بیٹہ گیا حضور موعود نے فرمایا میر ذوالنون
تلوار کا کام کاٹنا پانی کا کام ڈبانا آگ کا کام جلانا ہے اوس کلام کا مطلب یہ ہے کہ کوئی
مہدی پہ قادر اور غالب نہو سکیگا ورنہ سرور عالم محمد مصطفیٰ کے دانت پتہر سے کیسے ٹوٹتے
لکہا ہے کہ فرہ کے اکثر علما و فضلا میر ذوالنون کی ہمراہ تہے اونمین سے ملا نور نے بڑے
زور سے کہا کہ اگر مہدی آنیوالا ہے تب تو یہ ہی ہے ورنہ اب کوئی مہدی آتا نہین پس
علما اور میر ذوالنون نے تصدیق کی ~~پہر میر ذوالنون نے تصدیق کی~~ پہر میر ذوالنون
نے کہا ہم مہدی کے نوکر ہین اب جہان تیغ زنی کی ضرورت ہوگی تیغ زنی کرونگا
اور آپ کے مخالفون کو قتل کر ڈالونگا - حضور مہدی ہین اور ہم مہدی کے مددگار -
حضور موعود نے فرمایا مہدی کا مددگار تو خدا ہے تو اپنے نفس پہ تلوار جو گرا ہی مین
نہ ڈالے - پہر فرمایا مہدی اور مہدویون کو کہین جگہ نہین مکان نہین ملجا نہین یہ کہکر
اوٹہہ کہڑے ہوے اور السلام علیکم کہکر حجرہ مین چلے گئے میر ذوالنون بہی رخصت
ہوا اور ضیافت ہمیشہ بہیجنا شروع کیا تین روز کے بعد قبول نہوی بعدہ ایک سال تک
ثبوت مہدویت مین تحقیقات ہوتی رہی آخر یہ ہی ثابت ہوا کہ سید محمد سچے مہدی ہین
تب میر ذوالنون نے سلطان حسین مرزا بادشاہ خراسان کو ہرات کے اندر جو اوسوقت
خراسان کا پاے تخت تہا ایک عریضہ لکہا کہ یہان ایک بہت بڑا امر رونما ہوا ہے وہ
یہ کہ ایک سید جو ہندوستان سے آیا ہے وہ دعوی مہدویت کرتا ہے فدوی نے

فرہ کے علماء فضلا کو جمع کرکے ایک سال کامل اوسکی تحقیقات کی تو ثابت ہوا کہ
بیشک سید اپنے دعوی مین سچا ہے ناچار ہم سب نے اوس صاحب الزمان کی
تصدیق کی اور سر نیاز عتبہ معلی پہ رکہا کیونکہ سارے اخلاق پیغمبرون کے سید مین
اور ہر حال مین اتباع رسول اللہ کی پائی جاتی ہے پس گذارش کرکے امیدوار ہون
کہ بالبتہ ہدایت فدوی سے دریغ نہ رکہی جاوے۔ جب یہ عریضہ سلطان حسین کی
خدمت مین ہرات کے اندر پہنچا اوسنے خیال کیا کہ جب علماے فرہ نے ایک سال تک
تحقیق کرکے تصدیق کرلی ہے تو واقعی یہ بات سچی ہے۔ اونہون نے اسقدر تحقیقات
مین ضرور غلطی نہ کہائی ہوگی۔ جب بادشاہ کی زبان سے یہ سخن نکلا مصاحبون نے
عرض کی کہ حضور یہ بہت بڑا امر ہے اوسکو ایک جگہ کے علما کی تحقیق پر منحصر نہین
رکہہ سکتے یہان بہی علما مین اونسے بہی یہ بات دریافت کرنا چاہئے میرزا سلطان حسین
نے صدر العلما الملقب بہ شیخ الاسلام کو یہ مقدمہ سپرد کردیا اوسنے کتب خانہ شاہی
سے اور دوسرے علماء کے یہان سے جو کتاب درکار ہوئی منگوا کر دو مہینے تک تلاش
اور تجسس کیا۔ تو معلوم ہوا کہ علامات مہدی مین تو کوئی ایسی نص جلی اور دلیل
صحیح نہین ملتی جسکو اس بارہ مین کارآمد سمجہا جاوے پس خارج سے ثبوت کا تجویز
کرنا لازم آیا تو اب ایسی دلائل پیدا کرنا چاہئے کہ اونکی تحقیق کے بعد پہر کسی طرح شک
اور تردد کو گنجایش نہو۔ غور کرنے سے ثابت ہوا کہ اس بارہ مین اخلاق فاضلہ کا
اجتماع موجب قطع و یقین ہے کیونکہ اون کے ثابت ہوجانے کے بعد کسی قسم کا
تردد باقی نہین رہتا اسیوجہ سے تو علماے سلف نے حضور خاتم المرسلین کے
ثبوت مین اسی پہ اور معجزات پہ دارمدار سمجہا ہے اوسکے بعد چار سوال بڑی فکر اور
بغایت سوچ سے نکالے اور حضور بادشاہ مین جاکر ساری کیفیت بیان کی اوسنے
اوسکو پسند کرکے حکم دیا کہ لازم ہے کہ اس بات کے دریافت کے لئے کوئی اچہا عالم

چند منصف مزاج بھیجا جاوے۔ شیخ الاسلام نے عرض کیا کہ اس کام کی لائق چار
شخص ہین ملا علی فیاض - ملا علی شیروانی - ملا محمد شیروانی - اور ملا درویش خراسانی
بادشاہ نے ان چارون شخصون کو چار سو سوار ہمراہ دیکر خرچ راہ کے ساتھ روانہ کیا-
انکے آنے سے اول ہی یہان مشہور ہوگیا تھا اور سلاح جنگ درست کرائی جاتی تھی
جب یہ خبر حضور موعود کے لوگون نے سنی کسی نے حضور مین عرض کردیا آپ نے
فرمایا جو تم طالب مولیٰ ہو اور اگر تمنے رضا و تسلیم کا پیشہ اختیار کیا ہے تو بجز خدا کے
آل عمران ۱۷ کسی سے مت ڈرو - اللہ جلشانہ کا فرمان ہے فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ
مُؤْمِنِينَ یعنی اگر تم مومن ہو تو ان سے مت ڈرو اور مجھسے ڈرو تب تو سب کے
جی مین طمانیت اور تسلی ہوگئی بعد چند روز کے وہ علما فرہ مین وارد ہوے اور
علماے فرہ کو ساتھ لیکر خدمت حضور موعود مین حاضر ہوے اوسوقت حضور وَلَقَدْ
اعراف ۲۱ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ الآیہ کا بیان فرما رہے تھے یعنی تحقیق
ہمنے بہت سے جن اور انسانون کو جہنم کے لئے چھوڑ دیا ہے - وہ لوگ بڑے ادب دان تھے
کیسکی خواہان فخر وجاہ نہ تھے اوسوقت تعظیم وغیرہ کا خیال نکر کے بیان سننے مین مشغول ہوگئے
جب تمام بیان سنا من کل الوجوہ حضور موعود کے گرویدہ بن گئے ملا درویش ہریوی
نے تو گھاس کا تنکا منہ مین لیکر کہا فدوی حضور کے سامنے کالانعام جنور کی مثال ہے
حضور کے تصدق سے زمرۂ انسان مین داخل ہوگا جب بیان تمام ہوچکا ملا علی فیاض
نے بڑے ادب سے عرض کیا کہ حضور ہماری اور تو ساری اشکالات بیان ہی سنکر اور
صورت دیکھکر حل ہوگئی لیکن علماے ہرات نے چار سوال لکھدئے ہین اگر اجازت
ہو تو عرض کئے جاوین ارشاد ہوا اچھا دیکھین وہ کیا ہین **سوال اول** - آپ نے
دعوی مہدویت جو کیا ہے وہ کہان سے کیا ہے **جواب** بندہ اپنی جانب سے
دعوی نہین کرتا بلکہ بحکم خدا یہ دعوی کرتا ہے - صحابہؓ نے خیال کیا کہ اس جواب سے

علما کی تشفی ہو گی لیکن وہ بلا تعصب بیجا اور منصف عالم تہے جان لیا کہ ہماری سوال کا
جواب یہ ہی تہا کیونکہ اونکے سوال سے صاف واضح ہے کہ اونکی غرض فقط یہ ہی
تہی کہ کہین اپنی جانب سے دعوی نکر لیا ہو ورنہ اوسکے نادرست ہونے مین کچہ
شک نہین کسواسطے کہ جسکا آنا رسول اللہ نے ضروری بتایا ہے اوسکا منجانب اللہ
ہونا لازم اور منحتم ہے۔ **سوال دوم**۔ آپ کونسے مذہب پر ہین۔ **جواب**۔
بندہ چارون مذہب سے کسی بہی مذہب کا مقید تو نہین پر ہمارا مذہب مذہب رسول اللہ
اور اتباع کلام اللہ ہے اس جواب کو بہی سب نے تسلیم کیا کیونکہ پر ظاہر ہو کہ مجتہدین
مین خطا وصواب دونون کا احتمال ہے اور مہدی خطا سے پاک ہونا چاہئے ورنہ اوسکے
دعوی کے ثبوت مین تذبذب رہجائیگا اور یقیناً اوسکا جواب نہوگا حالانکہ اوسکا ثبوت
قطعاً ہونا ضروری ہے۔ **سوال سوم**۔ حضور کس تفسیر سے بیان کرتے ہین۔
جواب۔ بندہ کسی تفسیر کا مطالعہ نہین کرتا جس آیہ کا بیان خدا بواسطہ تعلیم فرماتا ہی
وہ ہی بیان کیا جاتا ہے پس جو بیان اور تفسیر بندہ کے بیان کے مخالف ہو وہ صحیح نہین
اور جو موافق ہو وہ صحیح ہے۔ یہ جواب بہی سب نے درست جانا کیونکہ جس قسم کا بیان
علما سن چکے تہے وہ تفسیر مفسرین اور بیان مبین سے بڑہ چڑہکر تہا بلاشک اس قسم کا
بیان تفاسیر سے مستنبط ہونا محال تہا اور نیز اوسمین بہی خطا ضرور ہے اور مہدی خطا
کے تابع نہوگا۔ **چہارم سوال**۔ اس دار دنیا مین بچشم سر خدا کے دیکہنے کا آپ
دعوی کرتے ہین اور خلق کو اوسکی یہ دعوت کرتے ہین سو اوسکے جواز کی کیا دلیل
رکہتے ہین۔ **جواب**۔ مین آیات کلام اللہ اور احادیث نبوی اور اقوال علما اسقدر
بیان کئے کہ اونکو کچہ جاے گفتگو باقی نہ رہی مگر وقوع کس پہ ہوا اوسکی گواہ طلب
کئے آپ نے رسول اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ کو گواہ بتلایا کہ انہون نے بچشم سر اس
دنیا مین خدا کو دیکہہ لیا ہے دریافت کرلو ملا علی خیاص نے مکرر سہ کرر کہا کہ ہمکو ایک کہی

گواہ کافی ہے۔ جب وہ سب اپنی فرودگاہ پر گئے باقی کے تین عالمون نے ملا علی فیاض سے کہا اول کے تو تینون سوالون کے جواب درست تھے مگر اخیر کے چوتھی سوال کے جواب مین جب کہا کہ یہ محمد رسول اللہ ہین پوچھہ لو تب تمنے کسلیے حضور رسالت سے نہ پوچھا اگر پوچھا ہوتا تو ہم آپ کی آواز سے بہی مشرف ہوتے یہ ایک بہت عمدہ موقع ہاتھہ سے گیا افسوس کہ ہمین اجازت نہ تھی ورنہ نہ چوکتے۔ ملا علی فیاض نے جواب دیا بیشک میرے بہی خیال مین یہ بات گذری تھی مگر دل نے منع کیا اور خیال آیا کہ واقعی سچ تو ہے کیونکہ جب حضور والا یعنی محمد رسول اللہ حیات تھے اور لوگ زبان مبارک سے کلام سنتے تھے اونہون نے تو اوسکے مطلب کو کماحقہ نپایا اور آجتک اوسکی ایک معنی قایم نہو سکے جس سے ہزارون طرح کے اختلاف پہیل گئے ہین پس اسوقت ہم پوچھتے اور جواب ملتا تو اول تو ہم اپ ہی کی آواز کے تقریر مین عاجز تھے پہر اوسکی معنی واللہ اعلم کیا سمجھتے اور ایسے تذبذب مین پڑجاتے کہ جس سے نکلنا دشوار ہوجاتا ایسے موقعون مین مخبر صادق کے قول پر اعتماد چاہیے تو یہ حضرت مہدی موعود برحق مین پس مخبر صادق ہوے لہذا اونکے قول پہ بہروسہ کرلیا اور یہ ہی ایک گواہ کافی سمجھا گیا کیونکہ ابہی ہمکو یہ رتبہ حاصل نہین کہ ہم سیر ارواح کرسکین اور اونکو پہچانین پس آواز کے سننے سے کیا فائدہ متصور تہا غرض خراسان سے آنیوالے علمانے بہی تصدیق کرلی اور ملا علی فیاض نے تینون عالمون سے کہا جاؤ بادشاہ اور شیخ الاسلام کو خبردو اور بیان کا کل ماجرا ظاہر کرو انہون نے کہا تم ہی چلو کہ بادشاہ کی جانب سے تم ہی میر قافلہ اور مختار مجلس مقرر ہو چکے ہو پس مناسب ہی کہ اونکو بہی تم ہی ساری روداد سمجہادو اونہون نے جواب دیا کہ اگر بادشاہ وغیرہ یاد کرین تو کہدو کہ اونہون نے توصحبت مہدی کو نہ چھوڑا اور ہمین بہجدیا کہا کہ یہ بہی دینی امر ہے پہر بہی جانے سے انکار کیا تب مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب وہ اسقدر کد کرتے ہین تو تم کیون نہین

جائے عرض کیا کہ جب ثابت ہوا ہے مہدی موعود آپ ہی کی ذات مبارک ہے تو
مہدی کی صحبت فرض ہے یا نہین فرمایا کہ ہان فرض تو ہے عرض کیا کہ پھر مباح کے لئے
کیون ترک کر دیا جاوے تب حضرت موعود نے فرمایا تم جاو اگر اپنی خوشی نہین جاتے
تو بندہ کی رضا سے جاو حق تعالی تمکو بندہ کی صحبت سے باز نہ رکھیگا ضرور پھر لائیگا
اور تمہارے بدون یہان کی حقیقت اور روداد بھی کما حقہ وہان نہ پہنچیگی اور نیز
بادشاہ کو بھی تمہارا اعتماد زیادہ ہے پس تمہارا جانا مناسب ہے ناچار رضائے ہدی
خلیفۃ اللہ سے ملا علی فیاض بھی روانہ ہوے جب وہ لوگ اردہرات ہوے بادشاہ
نے مجلس آراستہ کرکے شیخ الاسلام اور ملا شہ بیگ وغیرہ فضلاے ہرات کو
جمع کیا اور ملا علی فیاض وغیرہ ہمراہیون کو بلاکر سارا ماجرا کہہ سنانے کو حکم دیا انہون
نے ساری کیفیت کہہ سنائی اور کہا کہ قول اور فعل اور حال مین پورا پورا تابع
محمد مصطفے کے پایا اور نیز جو اخلاق فاضلہ کہ علماے سلف نے ثبوت نبوت کے لئے
کافی اور وافی سمجہا ہے اور جنکی تحقیق کے بعد خدشہ کذب ذرا بھی نہین رہتا اور بالکل
دفع ہوجاتا ہے وہ سب آپکی ذات مجمع الکمالات مین ہمنے دیکہا اور کوئی بات شریعت
کے خلاف ہمنے آپ کے ہمراہیون کے اندر نہ دیکھی جب ملا علی فیاض نے یہ تقریر تمام
کی علما کے جی مین نہایت رنجیدگی ائی کیونکہ انکو خیال تھا کہ یہ لوگ جو جاتے ہین ضرور
حضور موعود کے دعوی کو رد کرکے آئین گے اور یہ تو ثابت کرکے آئے انہون نے
کہا تمنے غلطی کہائی اور خطا کی اب پھر جاو اور یہان سے دوسری دلائل لیجاو اور
اچھی طرح تحقیق کراو اور علامات صحیحہ ملاحظہ کرو یہ کچہ چھوٹا سا امر نہین جسمین سرسری
تحقیقات کار آمد سمجہی جاوے اسکی تو خوب اچھی طرح تحقیقات ہونی ضرور ہے
ملا علی فیاض نے کہا کہ ہمنے ہماری تیس سال کی محنت ایک آن مین برباد کردی
اب پھر تیس برس اور چاہئین مگر اسکی بھی بربادی مین اسیقدر عرصہ لگے گا۔

بہلا میری تقریر مین کونسا تردد اور کیا خدشہ باقی رہگیا ہے جس سے تمکو ہنوز
تحقیقات کی توہ رہگئی میری رای سے تو اب اُنسے بحث کرنا یا اونکے انکار پہ اڑے
نحل رہنا۔ یَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا کے مصداق بننا ہے۔ یعنی اللہ کی
نعمتون کو پہچانتے بہی ہین پہر انکار کرتے ہین۔ دیکہو قولہ تعالیٰ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ
مومنون ۳ یعنی آیا نہین پہچانا ہے اپنے رسول کو۔ اسکی تفسیر مین اہل حق نے کیا کہا ہی اے
امانت اور صدق اور وفور عقل اور علم اور حسن اخلاق سے یعنی وہ لوگ کیا یہ اوصاف
رسول کے اندر نہین پاتے یہ استفہام انکاری ہے یعنی پاتے تو ہین پر وہ جو انکار کر رہی
ہین وہ حسد اور عناد سے ہے بندہ کو تو اب کچہ شک و شبہ باقی نہین رہا بے شک
و شبہ وہ ہی ذات مہدی موعود ہے اب جس کسی کو شبہ ہو وہ خود جا کر دیکہ لے
تا کہ ہماری قول کی بہی تصدیق ہو جاوے جسوقت وہ جناب بیان قرآن فرماتے
ہین کسی کو مجال دم زدن نہین رہتی اور سامعین بیخود اور مست وجاذب حق ہوجاتے
ہین اور ہمنے بارہا آزما کر دیکہ لیا ہے کہ جو باتین آپ بیان کے اندر فرماتے ہین
وہ پوری پوری کوئی سمجہ نہین سکتا حالانکہ سب وقت واحد مین سنتے ہین مگر ہر کوئی
اپنی اپنی رسائی فہم کی موافق لفظ اور جملے سنتا ہے جس سے دریافت کے وقت
عبارتین علحدہ علیحدہ ہوتی ہین چنانچہ ہم چارون فرستادون نے حسب الحکم بادشاہ
عالیجاہ کے تین روز تک سنکر یاد رکہا جب عبارتین متفق نہوئین آخر لکہ لیا وہ موجود ہی
ملاحظہ کیجئے اور ہر ایک سے دریافت کیجئے کہ تو نے جو لکہا ہے وہ ہی سنا تہا یا اور۔
خیر ہمنے تو تبلیغ کر دی اب جسکا جی چاہے مانو اور جسکا جی چاہے مت مانو۔ کہتے ہین کہ
بادشاہ نے علما کو دہمکایا اور خود شیخ الاسلام نے تصدیق کی اور بارادہ قدمبوسی روانہ
ہوا مگر راہ مین مر گیا اور اوسکے مرنے کی خبر آپ کو اوسیوقت غیب سے ہوگئی اور
آپ نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی جب ہرات سے خطوط آئے اوسمین بادشاہ کے

مرنے کی خبر تھی ملایا تو تاریخ برابر نکلی رسول اللہ نے بھی نجاشی بادشاہ حبشہ کی
جنازہ کی نماز غائبانہ پڑھی ہے خراسان مین بھی بہت سے لوگ مصدق بن گئے۔
بندگی میان سید خوندمیرؓ اور میان شاہ نعمتؓ اور میان عبدالمجیدؓ وغیرہ جونپور
سے گجرات کو گئے تھے سو بندگیمیانؓ تو پٹن مین آکر شہر کے باہر بارہجی والون کے باغ
مین اوترے اور میان شاہ نعمت احمد آباد جاکر تاج پورہ مین احمد شاہ قدن کے
دائرہ مین اوترے یہ شخص بڑا عالم تھا اور خاص حضور موعود کی ذات سے تلقین
اور تربیت ہوا تھا اور بہ برکت تصدیق صاحب تاثیر ہو گیا تھا لیکن حضور موعود کی
ہمراہ نہ گیا اور وطن مین رہکر مرشدی کرتا تھا اور باقی سب لوگ جہان جسکو بن پڑا جارہا
بندگیمیان سید خوندمیرؓ کے خویش واقارب بجد ہوکر خوشی سے اندر لے گئے اور آپ آپکی
والدہ کے مکان مین ایک حجرہ پسند کرکے رہے مگر جب تک رہے ملک نصیر چچا نانا سے
نہ ملے اگرچہ انہون نے بندگیمیان کے دیکھنے کی خواہش کی اور بڑے بڑے حیلے کئے
چنانچہ بندگی ملک حماد آپ کے چھوٹے بھائی کی شادی اسی غرض سے شروع کروائی
کہ مجالس شادی مین اتفاق ملاقات کا ضرور ہوگا جب میسر نہوئی ملک نصیر ایکمرتبہ
بیخبر مجلس شادی مین جا پہنچے مگر خبر ملتے ہی آپ نے چھپ کر دریچہ کی راہ سے چلدیا
عرصہ دراز تک وہین پٹن مین ملک نصیر کے قریب رہنے کا اتفاق ہوا پر اونکو اپنا
منہ نہ دکھلایا کسلئے کہ حضور موعود کو پٹن سے اخراج کا حکم دکھلانے سے اونہین
آپ نے منع کیا تھا اور اونہون نے نہ مانا تھا آخر کہدیا تھا کہ دیکھو اگر یہ حکم دکھلاؤگے
تو زندگی بھر منہ نہ دکھلاؤنگا تاہم اونہون نے وہ حکم دکھلا کر چلے جانیکا کہدیا تھا
چنانچہ مقام پٹن مین گذرا۔ اسقدر آپ اپنے قول کے پابند تھے۔ غرض چند روز بعد
میان نعمت وغیرہ نے فرہ جانیکی تیاریان کین جب یہ خبر بندگیمیان سید خوندمیرؓ
نے سنی تو آپ بھی تیار ہوگئے اس اثنا مین ایک روز بندگی میان سید محمودؓ

جو بادشاہ کے نوکر چاپانیر مین تہے سوے ہوی تہے بندگیمیان سید خوندمیر عرف خوبمیان
صاحب ابن بندگی میان سید مرتضی ہمشیرۂ خاتم المرشد اپنے مولود مراۃ المنصفین
مین تحریر فرماتے ہین کہ آپ اور بیوی قیلولہ کے وقت سوی تہے اور دیگر موالید سے
معلوم ہوتا ہے کہ رات کو سوے تہے بہر حال خواب مین محمد رسول اللہ اور محمد مہدی
مراد اللہ کو دیکہا مگر بالکل ہم شکلی کے باعث تمیز نکر سکے کہ دونون مین والد بزرگوار
کون ہین جب نزدیک آکر فرمایا کہ بہائی سید محمود نانا کی قدمبوسی کرو تب پہچانا کہ
متکلم اور بات کرنیوالے والد ہین غرض ہر دو بزرگون کی قدمبوسی کی دونون نے
ہاتہہ پکڑکر دروازہ کے باہر کہڑا کردیا اور فرمایا جلد آؤ یہ جاے تمہارے رہنی کی نہین
جب آنکہہ کہلی تو دیکہا کہ دروازہ سے باہر کہڑا ہون بائی رتنی کنیزک سے فرمایا میری
تلوار اور حمائل لادو اور بیوی سے کہدو کہ اپنے والد کے گہر جائین اب ہم حضور موعود
کی خدمت مین جائینگے بیوی نے سنا تو خدمت سے دور رہنا اور نیز قبلہ گونین
کی شرف خدمت کو خفیف جاننا دور از ایمان سمجہا اور عرض کیا کنیزک بہی ہمراہ چلیگی
بقا
آپ کی ہمراہی اور خدمت اقدس حضور موعود سے محروم رہنا شقاوت ابدی کا
باعث جانتی ہے حضور نے فرمایا تم امیرزادی ہو اور یہان فقر و سفر ہے اور پاس
اسقدر راہ خرچ بہی نہین کہ تمکو لیچلون بیوی نے کہا لونڈی کو کچہ نہ چاہیے پاؤن کو
لتے باندہکر چلونگی حضور کو طلب خدا ہے سو راہ خدا مین تکلیف گوارا فرماتے ہین
اور لونڈی کو خدا کی طلب نہین۔ مین یہان کبہی نہ رہونگی پہر جسوقت آپکو تقاضاے
قرض خواہون مین متفکر پایا اللہ کی راہ مین تین ڈبے زیور کے لاکر پیش کردیے
اور کہا کہ جہان جائین وہان خرچ کیجے آپ نے وہ سب اور اسلحہ و دواب اور دیگر
اسباب بیچکر سب کو بیباق کردیا مگر قرض اتنا تہا کہ اوسمین سے فقط اتنا ہی بچا تہا
جس سے دو بیل اور ایک گاڑی سواری کے لیے خرید کی اور تہوڑا سا خرچ راہ

رہ گیا لکھا ہے کہ وہ سیر بھر سونا تھا غرض سب باتون سے فارغ ہو کر حضور سید
محمود وہان سے یعنی چانپانیر سے روانہ ہوے۔ پھر میان نعمت سے کہان ملاقات
ہوئی اس بارہ مین اختلاف ہے مگر رادہن پور والی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے
کیونکہ سیر بھر سونا باقی رہنا جو لکھا ہے اوسپہ نظر کرتے ہوے معلوم ہوتا ہے کہ بیل
گاڑی خرید کرتے ہوے تخمیناً سو روپیہ بچتے ہین جو بیلون اور دو تین شخصون کا خرچ
رادہن پور تک کافی ہوسکتا ہے پس جو آتی ہے میان نعمت سے روپیہ اوڑ ہار
مانگا وہ اسی کی دلالت کرتا ہے اور احمد آباد سے سندہ کا سیدہا راستہ بھی وہین
سے ہے اور بندگی میان سید خوندمیر صدیق ولایت کی بھی یہی راہ ہے غرض چانپانیر
سے روانہ ہو کر راہ مین شاہ نعمت سے ملے شاہ نعمت اگرچہ پیشتر سے فروکش تھے
اور باوجودیکہ سید محمود صاحب سید محمد مہدی موعود آپ کے پیر و مرشد کے فرزند تھے
تاہم اونکی جانب کچھ التفات نہ کیا آخر آپ کسی گوشہ مین نزول فرما ہوے اور خرچ
راہ کم ہونے کے باعث میان سید محمود صاحب نے شاہ نعمت سے کہلایا کہ میرے
پاس خرچ کم ہے اور تمہارے پاس بہت ہے اور وہ میرے والد کو پہنچا ہے پس اگر
اوسمین سے مجھے دو تون وہان پہنچکر مہیا کر دونگا مگر آپ نے جواب دیا کہ بندہ
امانت دار ہے امانت مین خیانت نہین کر سکتا لکھا ہے کہ راجی مرادی اور راجی سون
نے جو حضور موعود کی ذات مبارک سے تربیت تہین و دیگر امرا و تجار و مہدویون نے
حضور موعود کو بہت کچھ اونٹ اور گھوڑے اور لباس و زیور و زر و نقرہ و جنس
روانہ کی تہین وہ سب آپ کے پاس تہین اور یون بھی دیکھا جاتا ہے کہ میان
نعمت کے ساتھ تو راجی مرادی نے اور صدیق ولایت کے ساتھ راجی سون نے
فتوح ارسال کی تہی الحاصل جب اسقدر کم التفاتی دیکھی اور ایسا جواب میان شاہ نعمت
کی جانب سے سنا آپکو برا لگا اور علحدہ رہنے لگے ایک دو روز بعد صدیق ولایت بھی

آ پہنچے اور قریب آکر سنا کہ میاں سید محمود صاحب بھی یہیں ہیں آپ بہت خوش ہوی اور سیدہے آپکی فرودگاہ پہ تشریف فرما ہو کر اندر خبر کہلادی آپ نے جواب دیا کہ بندہ تو باہر نہ آئیگا آپ اور میاں نعمت اکٹھے نزول کرو ہم علیحدہ [جدا ۱۲] رہینگے آپ کو اس جواب سے تعجب ہوا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسطرح سے روداد [حالت ۱۲] ظہور پذیر ہوئی ہے آپ ظہر کی نماز کے بعد وارد ہوے تہے مگر کمربستہ برابر خیمہ کے سامنے ٹہلتے رہے اور بار بہی نہ آتارا جب وقت عصر آیا میاں شاہ نعمت کے یہاں اذان ہوی بندگی میاں کے ہمراہیوں نے بہی اذان دیکر مصلے بچہاوے اور انتظاری کرتے رہے آپ حضور سید محمود صاحب سے بار بار عرض کرتے تہے مگر حضور باہر تشریف فرما نہوے حتی کہ نماز کا وقت تنگ ہو گیا لوگوں نے عرض کی کہ جناب وقت تنگ ہے نماز پڑہ لین آپ نے فرمایا بہی صاحب نماز تو اندر ہیں نماز کیونکر پڑہیں جب تک حضور تشریف نہ لائیں بندہ نماز نہ پڑہے گا خواہ وقت چلاہی کیوں نہ جاے۔ جب یہ سنا آپ باہر تشریف لائے اور نماز ادا کر کے دونوں نے معانقہ کیا اور بیٹہے پیچہے صدیق ولایت نے عرض کیا حضور جو کچہ حضور موعود کے نام سے فتوح آئی ہے وہ آپ سنبہالیں اور جو کچہ بندہ کے نام آئی ہے وہ بہی خدا نے آپکو دی کہتے ہیں کہ آپکے پاس بہی عمدہ عمدہ گہوڑے اور اونٹ اور سواریاں اور زرو نقرہ لباس اور زیور بہت جمع ہو گیا تہا وہ سب حضور کے حوالہ کر دیا اور کہا کہ حضور کچہ اندیشہ نکریں یہ اتنا خرچ ہے کہ خدا انجوبی حضور موعود کے قدموں میں پہنچا دیگا اور اگر راہ میں نذر گیا تو خدا کارساز ہے فدوی غلام ہے فدوی کو بہیجکر آپ حضور معلی میں جا پہونچے ان کلاموں سے جناب سید محمود صاحب کا دل نہایت خوش ہوا اور عذر کیا کہ میں نے خیال کیا کہ تم بہی میاں نعمت کی طرح کم التفاتی کروگے پس ظاہری تعلق بے سود [فائدہ ۱۲] ہے اسی خیال سے کنارہ کش تہا اگر مجہے یہ معلوم ہوتا کہ آپ مخلص بے ریا [چاپلوسی ۱۲] ہیں تو مجہے تمہاری خدمت سے کیا عذر تہا

خالص دوست ۱۲

پہر نظر کی تو جنور ان باربرداری پر ہنوز بار لدا ہوا ہے پوچہا کہ یہ کیا ہے کہ ابتک
بار نہین اترا صدیق نے عرض کی کہ بجز حکم خداوند ہمارا مقدور ہے کہ منزل کرین
اب جہان حکم ہو وہان بار اتروالیا جاوے تب میان سید محمود نے جای بتلائی وہان
بار اتار کر خیمہ استادہ کیا اور باہم باخلاص ہو تو دو ایک چار رہنے لگے لکہا ہے کہ بندگی میان
احمد آباد مین دونون جنابون سے ملے ہین اور یہ بہی مروی ہے کہ وہان احمد شہ قدن
جناب بندگی میان سے ملاقات کر آیا تہا صدیق نے فرمایا کہ جو آئے تہے وہ بہی پہر خدمت
اقدس حضور موعود مین جاتے ہین اور نئے لوگ بہی ترک دنیا کر کے اونکی ہمراہ
ہو گئے ہین اب تمکو بہی لازم ہے کہ اونکی ہمراہ حضور اقدس مین پہونچو کیونکہ جب تمنے
آپ کی مہدویت کی تصدیق کی ہے اور آپ کو صادق مصدوق جانا ہے تو تمپر آپکی
صحبت فرض ہو گئی اور اب آپکی صحبت سے دور رہنا اور وطن کی الفت نہ چہوڑ کر
ہجرت نکرنا نفاق ہے ضرور چلو احمد شہ نے جواب دیا جو کچہ فرمایا راست اور درست ہے
مگر مجکو اسہال کی خلش ہے اور یہان ایک حکیم صاحب کی تشخیص مین اوسکی قسم
آگئی ہے چنانچہ اونکی دوا سے رکا رہتا ہے مجہے خوف ہے کہ اگر راہ مین زور دے
تو میرا کیا حال ہو آپ نے فرمایا کہ جب اوسکی دوا ایسی پر تاثیر سمجہی جاتی ہے تو اوس سے
اسقدر لے لی جاوے کہ وہ خدمت حضور موعود مین پہونچنے تک کافی ہو جاوی اور
وہان پہونچے تو آپکی ذات مبارک ظاہری اور باطنی امراض کی شفا بخشنے اور بہ
سازی مین برء الساعت ہے یعنی اسیوقت شفا ہو جاتی ہے کہا کہ یہ تو بن سکتا ہے
ترت اچھا کرنیوالا ۱۲
مگر مجکو ایک اور وہم ہے کہ جوار کے غلہ کے سوا اور اناج موافق مزاج نہین آتا اور
وہ کہین میسر ہو اور کہین نہو جہان نہ مل سکے وہین مین تو بیمار پڑ جاؤن اور سفر کے
کام کا نہ رہون آپ نے کہا کہ یہ میرا ذمہ ہے مین تمکو جوار کہلواتا ہوا لے چلون گا
کہا مجہے تو فلان کہیت کی جوار موافق ہے اور کیا کام آئیگی آپ نے فرمایا ایک دو اونٹ
یعنی بندگی میان ۱۲

یہین سے اوسی کہیت کے بہر لئے جائین گے کچہ تردد مت رکہو اور چلو اونہون جواب دیا
کہ چند روز سے کچہ یہین کی آب و ہوا موافق پڑتی ہے اگر دوسری جگہ ایک شب بہی
جانا ہوتا ہے طبیعت ناساز ہو جاتی ہے اور تکلیف اوٹہانا پڑتا ہے اس باعث سے
زیادہ معذور ہون یہ کہکر چلا گیا غرض سارا قافلہ روانہ ہوا اور سیدین کا کہانا پینا
اور فروکشی باہم تہی ایک روز دونون صدیق یعنی سید محمود رض اور سید خوندمیر رض ایک
گاڑی مین سوار چلے جاتے تہے کہ میان شاہ نعمت بہی آپہونچے اونکو بہی اپنے پاس
سوار کرلیا باتین کرتے چلے جاتے تہے اس اثنا مین شاہ نعمت نے فرمایا کہ بیشک حضور موعود
سے جدا رہنا روا نہین مگر ہان جو احمد شہ جیسا ہو وہ تو اگر جدا رہے تو سزاوار ہے کہ حضور
موعود کے ساری چال چلن اور مدعا پہ مستقیم ہے اور اوسکے بیان مین تو اسقدر تاثیر ہے
کہ ہڈیان بہی توتوڑ دیتا ہے اور سننے والون کو نہایت ذوق بخشتا ہے بندگی میان نے
جواب دیا کہ میان جسکے سر پہ مہدی موعود جیسا مرشد اور سرپرست بیٹہا ہوا ہو جسکے حکم سے
صحبت اور ہجرت فرض ہو اور وہ اوسکی صحبت چہوڑ کر الگ رہے اور قرآن کا بیان کرے
وہ منافق ہے ایسے منافق کی آپ اتنی تعریف کیون فرماتے ہین میان نعمت رض اس سخن سے
رنجیدہ ہوے اور بحث نے طول پکڑا بندگی میان رض نے خیال کیا کہ اب بات دوسری
پیدا ہو جائیگی لہذا فرمایا کہ ہم حضور موعود کی خدمت مین جاتے ہین اس مسئلہ کو وہین
حل کرلین گے تب بندگی میان نعمت بہی چپ ہو گئے۔ بندگی میان رض ہر مقام مین
جب منزل قریب آتی ایک دو کوس سے پیشتر ہی ڈیرہ ڈانڈا لیکر پہونچ جاتے اور
موقع دیکہکر مقام جمادیتے اور چارپائی پہ بستر کرکے تیار رکہتے اور آس پاس آبپاشی
کروادیتے تاکہ حضور سید محمود آکر بآرام بیٹہین اتنی مین خیمے وغیرہ بہی کہڑے کردئے جاتے
اسطرح راحت اور آرام دیتے ہوے قریب فرہ کے پہونچے اور دو تین کوس سے میان
کبیر کو پیشتر سے خدمت اقدس موعود مین خبر پہونچانے کے لئے بہیجا جب حضور موعود نے

قدوم سیدین کی خبر سنی اسقدر خوش ہوے کہ عمر بہر کسی نے ایسے خوش نہ دیکہے تہے
اور ہر وقت یارون سے پوچہتے تہے کہ سید محمود کتنی دور ہین یہ بشاشت اور ذوق دیکہکر
بی بی بونجی نے جنکی اوس روز باری تہی پوچہا کہ حضور مہدی کو بہی فرزند کے آنیکی لیے خوشی
نام حرم محترم جناب موعود
اسقدر خوشی ہوسکتی ہے فرمایا ہان بیوی جسکا پوت پوت ہوکر آوے اوسکو کیون
خوشی نہو۔ بعض یارون نے دریافت کیا کہ پوت پوت ہوکر آنا کیا معنی۔ فرمایا ہماری
ملک مین فرزند کو تین قسم کا گنتے ہین ایک پوتے۔ دوسرا پوت۔ تیسرا پوتندر۔ پوتی
اوسکو کہتے ہین کہ باپ سے کم ہو۔ پوت وہ ہے جو باپ کی برابر ہو۔ اور پوتندر۔ وہ ہے جو
باپ سے بڑہکر ہو۔ یہ کہکر فرمایا کہ چونکہ بیٹا مثل باپ کے ہوکر آتا ہے لہذا مین خوش
ہون۔ پہر یہ بہی فرمایا کہ جو لوگ گجرات سے آرہے ہین اونمین دو شخص تو ایسے ہین
کہ اونکی صحبت مین بہت سے مہدی ہون گے بیوی نے دریافت کیا کہ حضور وہ کون
ہین کہ ہم بہی اونکی تعظیم و توقیر مین کوئی دقیقہ اوٹہا نہ رکہین فرمایا وہ سید محمود رض
اور سید خوندمیر رض ہین اتنے مین خبر آئی کہ سیدین آگئے حضور موعود پچاس ساٹہ قدم استقبال
کرکے اول سید محمود صاحب سے بغلگیر ہوے اور فرط خوشی سے دونون کی آنکہون مین
آنسو آئے حضور موعود نے یہ بیت پڑہی ؎ یار جانی کے لئے دونون جہان سے توڑ دو ؎
توڑ کر دونون جہان ایک یار سے بس جوڑ دو ؎ جب سب سے ملکر فارغ ہوے مکان پر
جا بیٹہے اوسوقت میان سید محمود نے عرض کی کہ خداوند اللہ تعالی مین تو سب طرح
قدرت ہے جسطرح چاہتا آپکی قدمبوسی سے مشرف کرہی دیتا مگر بظاہر حضور تک
پہونچنے کا کوئی ذریعہ نہ تہا اگر میان سید خوندمیر رض قافلہ مین نہ آپہونچے ہوتے تو بندہ تو
راستہ ہی مین ہلاک ہوجاتا اور حضور تک نہ پہونچ سکتا لیکن خدا نے اونہین ملا دیا
وہ مجہے اسقدر آرامی اور آسودگی سے خدمت کرتے ہوے لائے کہ مین بیان نہین
کرسکتا پہر شاہ نعمت رض کی بیمروتی کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ میان نعمت رض گجراتی

مثل بہی بہول گئی انک ثمک تیری باپ کا مال ہے۔ و مسئلۂ شرعی بہی یاد نہ آیا کہ
کہاہے کہ باپ کا وارث بیٹا ہے۔ شاہ نعمت بہی آئے اور جو کچہ فتوح آپ کے نام سے
آئی ہتی اوسکا حساب پیش کیا اور باقیماندہ گننکر دے اوس حساب مین لکہا تہا کہ
اسقدر نقد تو جو بندگان خداکہ ترک دنیا کرکے فدوی کی ہمراہ ہوے تہے خرچ ہوا اور
اسقدر فاضل بچے یہ سنکر حضور موعود نے فرمایا کہ شاہ باش بہائی سید محمود کے ساتہ
تو وہ برتاوا ہوا کہ امانت مین خیانت نہ آئی اور یارون کے ساتہ یہ معاملہ ہوا کہ امانت
بہت کم بچی پس اسوقت خیانت کہان گئی اس کلام سے میان نعمت رنجیدہ ہوگئی
اور حضور موعود کو بہی برا معلوم ہوا اسلئے شاہ نعمت تو رنجیدگی ہی مین جنگل مین چلی گئی
اور ایک مسجد ویران مین جا بیٹہے حضور نے سنا تو خود جاکر یون کہا کہ "تو مجہ اور تملو سہاگن
ہون تجہ لورن ہار" تو دیکہ یا مت دیکہ ای سہاگن مین تو تجہے دیکہنے والا ہون۔
پہر فرمایا میان تم جو رنجیدہ ہوگئے وہ تو معاف ہوگیا پر جو بندہ خفا ہوا ہوتا تو کہان
ٹہکانا تہا یہ سنکر شاہ نعمت قدمونپہ گر پڑے اور بہت عاجزی کی حضور ہاتہ پکڑ کر دائرہ
مین لائے۔ ایک روز بندگی میان سید محمودؒ نے دریافت کیا جناب کوئی شخص مہدی علیہ السلام
کی تصدیق کرکے ظاہری چال چلن حسب فرمان مہدی کے رکہتا ہو اور قرآن بیان
کرتا ہو مگر صحبت حضور موعود سے دور رہا ہو اسکا کیا حکم ہے ارشاد ہوا کہ بیان کے
وقت یاد دلاؤ بیان کے وقت عرض کیا تو فرمایا نام لو فرمایا احمد شہ قدن فرمایا
اوسکا نام مت لو بیان کا وقت ہے وہ افسر منافقان ہے۔ القصہ سیدین کے
تشریف لانے کے بعد حضور موعود شہر فرہ کے اندر رونق بخش ہوے ابتک بیرون شہر
قیام تہا۔ ان جنابین کے آنے کے بعد کلام اللہ کا بیان بہی بڑی حقائق اور دقائق
کے ساتہ ہونے لگا ایک روز مین بیان مین ارشاد ہوا کہ فرمان خدائی تعالی ہوتا ہی کہ
ای سید محمد وہ دونون برادر جوان صالح کہ تیرے دہنے بائین بیٹہے ہین وہ ہماری درگاہ

مین برگزیدہ اور ہمارے پسندیدہ ہین اونکو ہماری درگاہ سے بیواسطہ فیض پہونچ رہا ہی
پسندیدہ
یہ مقام جنہے ازل ہی سے اونکے لئے مخصوص کر رکہا ہے مگر یہ ہمارا تجبیہ کمال احسان ہی
کہ ہمنے اون دونون کو تیرے تابع رکہا ہے ۔ چونکہ آپ نے مبہم کہا تہا اور دونون جوان
صالح کا نام نہ لیا تہا لہذا وہ بہائی جوان صالح جو حضور موعود کے اوسوقت دہنی بائین
بیٹہے تہے سمجہے کہ یہ ہمارا رتبہ بیان ہوا پس ہر دو باہم مشورت کرکے چلے گئے کہ جب ہمارا
یہ رتبہ ہے تو اب ہمین صحبت مین رہنے سے کیا حاصل اونکے چلے جانے کے بعد ایک روز
حضور موعود نے یارون سے پوچہا وہ دونون بہائی جوان صالح کہان ہین ۔ جو نظر
نہین آتے یارون نے ماجرا عرض کیا آپ نے فرمایا اونکو نفس نے اونکو مغالطہ دیا
کچہ ایک بینائی حاصل ہوئی تہی پر غلطی مین پڑ گئے جب اس بشارت کا چرچہ یاران
مہدی علیہ السلام مین زیادہ پہیلا تو بی بی بونجی حضور موعود کی حرم محترمہ نے ایک روز
جناب
پوچہا کہ وہ دونون جوان کون ہین تاکہ اونکی تعظیم و تکریم رکہی جاوے فرمایا وہ بہائی
سید محمودؓ اور بہائی سید خوندمیرؓ ہین جب میان سید محمودؓ صاحب نے بیواسطگی کا
معاملہ سنا نہایت آزردہ خاطر ہوے حضور موعود کو معلوم ہوا تو تشفی کردی کہ یہہ
بیواسطگی بواسطہ ہماری ہے کچہ فکر نکرو جیسے کسی سلطان کی خدمت مین کوئی بواسطہ
وزیر رسائی حاصل کرکے بوجہ اپنی لیاقت کے وساطت وزیر سے نکل جاوے
اور سلطان کے اور اوسکے فیما بین اب کچہ واسطہ نہو تا ہم واسطۂ وزیر اب تک موجود ہی
لکہا ہے کہ سیدین کے آنے کے بعد چہہ مہینے تک دن کو حجرۂ سید محمودؓ مین اور رات کو حجرۂ
بندگی میان سید خوندمیرؓ مین رہتے تہے اور باطنی تعلیم فرماتے تہے جب ام المومنین
بی بی بونجی نے شکایت کی تو ارشاد ہوا کہ خدا کا فرمان ہے کہ ان دونون کو ہماری احدیت
اور وحدت اور ازل سے ابد تک جو کچہ ہوگیا ہے اور ہوتا ہے اور ہوگا سب کی تعلیم
دے اور واقف کردے لہذا بندہ اونکو تعلیم دیتا ہے ۔ آپ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالی

قیامت کے روز پوچھے گا کہ اے سید محمد ہماری درگاہ مین کیا تحفہ لاے ہو عرض کرونگا
کہ خداوندا تیری درگاہ کی لائق کونسا تحفہ لا سکون ہان مگر تیری عنایت سے ان
دونون جوانون کو سرتا پا مسلمان بنا کے لایا ہون۔ ایک روز فرہ کے علمانے آپ سے
پوچھا کہ آپ داخل امت ہین یا نہین آپ نے فرمایا کہ ہم امت رسول اللہؐ کے اندر ہین
تب علمانے کہا کہ حدیث مین وارد ہے کہ اگر میری امت کا ایمان اور ابوبکر کا ایمان
تولا جاوے تو البتہ ایمان ابی بکرؓ بھاری ہوگا پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
حضرت ابا بکرؓ تمام امت سے افضل ہین آپ نے پوچھا کہ ابا بکرؓ کا ایمان بھاری ہے
یا محمد رسول اللہ صلعم کا علمانے کہا محمد رسول اللہ کا ایمان بھاری ہے تب فرمایا میرا
ایمان رسول اللہ کا ایمان ہے علمانے دریافت کیا تب آپ امت مین ہونا قبول
فرماتے ہین وہ کسطرح ہے ارشاد ہوا کہ جیسے رسول اللہ اس امت مین ہین ویسے ہی
بندہ بھی اس امت مین ہے اللہ جلشانہ فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ الانفال ۳
فِيهِمْ یعنی اللہ تعالیٰ تیرے اونکے اندر ہوتے ہوے اونکو عذاب نہ دیگا علما چپ
ہوگئے ایک روز آپ نہا کر بال سکھا رہے تھے کہ بانبے سے سانپ نے سر نکالا حضور
موعودؑ نے اپنا سر نیچا کرکے فرمایا اگر کاٹنے کا حکم ہے تو کاٹ لے سانپ نے سر اندر
کھینچ لیا اور گویا ہوا کہ کئی برسون سے حضور کی قدمبوسی کا مشتاق ہون اور دیدار میمنت
آثار کا خواہان اب حکم ہو حضور موعودؑ نے دونون پاؤن لمبے کر دئے سانپ تب بانبے ہی
باہر آیا اور قدمونپہ لوٹ پوٹ ہو کر پھر بانبے مین چلا گیا۔ ایک روز عصر کے بعد بیان
قرآن کے وقت جن ہوا مین اڑے جارہے تھے آواز سنکر نیچے اوترے اور سنا تو
نہایت محظوظ ہوے جب آپ حجرہ مین تشریف فرما ہوے سب جن ظاہر ہوے اور
لذت دار (؟)
تصدیق سے مشرف ہوکر ملقین ہوے اور سب مدعا سے واقف ہو کر اپنی قوم مین جاکر
خبر دی تب بہت سے جن آکر تصدیق سے مشرف ہوے۔ ایک روز یارون نے پوچھا

کہ حضور عالم لوگ کہتے ہین کہ مہدی کے حکم سے کوئی انکار نکریگا جو نہ کریگا ایمان لائیگا یہ کیا بات ہے فرمایا
ٹہرو بتلاتا ہون اتنے مین ایک زناردار نکلا فرمایا ادہر آ۔ آیا۔ فرمایا بیٹہ جا۔ بیٹہ گیا۔ ارشاد کیا زنار
توڑ ڈال توڑ ڈالی حکم ہوا کلمہ کہہ کلمہ کہا فرمایا مہدی کی تصدیق کر تصدیق کی ارشاد ہوا مرید ہوجا۔
مرید ہوگیا پس کہا چلا جا چلا گیا بعدہ ارشاد کیا کہ تمام انبیا اور رسول اور مہدی یون تو غالب
ہین مگر تقدیر الہی پہ سر تسلیم خم کئے ہوے ہین کہ گمراہ اور ہدایت یافتہ ناجی اور ناری
مومن اور کافر مشیت ایزدی مین مقدر ہوچکے ہین۔ ایک روز آپ جنگل مین قضاے
حاجت کے لئے تشریف لئے جاتے تہے سید سلام اللہ چہاگل لئے ہوے ساتہ تہے
میان موصوف ہنسے حضور موعود نے پوچہا کیا ہنسے۔ عرض کیا کہ کسی طالب علم نے ایک
حدیث پڑہکر بیان کیا کہ مہدی کی علامات سے ایک یہ بہی ہے کہ زمین اپنے خزانے
اگل دیگی اور سونے کے پہاڑ نکال کر لوگون کو بانٹے گا حضور نے دریافت کیا تمکو کچہ
چاہے عرض کیا نہین تو فقط اوسکا قول عرض کرتا ہون۔ پہر جب آپ قضاے حاجت
سے واپس آئے تو دیکہا کہ تمام پہاڑ سونا اور بالو جواہر اور موتی بن گئے تہے فرمایا
اے سلام اللہ تمکو جسقدر درکار ہو اوٹہاؤ اور دوسرے یارون کو بہی خبر دو کہ جسکو
جو کچہ درکار ہو لیجاوے کہا مجہے تو کچہ ضرورت نہین مگر حکم ہو تو کچہ لیکر یارون کو
دکہلاؤن کہ مہدیؑ کی یہ علامت بہی ہوچکی حکم دیا لیلو پس مٹہی بہر کرلے لیا اور
یارون کو دکہلاکر حضور موعود کا ارشاد سنادیا سب نے کہا ہمین بجز خدا کوئی
چیز درکار نہین جب حضور موعود کو وہ جواب صحابہ کا سنایا گیا تو فرمایا جو خدا کو
چاہتا ہے وہ مال کو نہین چاہتا اور جو مال کو چاہتا ہے وہ خدا کو نہین چاہتا پس
مہدی مال نکال کر کسکو دیوے نادانون کو یہ بہی معلوم نہین کہ یہ صفت دجال
کی ہے کہ وہ خلق خدا کو مال سے مالا مال کرکے گمراہ کریگا اس حدیث مین مال سے
مراد احکام ولایت محمدی ہے پس مہدیؑ ولایت محمدی کے احکام جو مخفی اور پوشیدہ

ہون گے اونکو نکال کر ظاہر کردیگا تا کہ جسکو ضرور ہو وہ لے اور اسرار قرآنی کو
آشکارا کریگا ایک روز حضور موعود نے فرمایا بندہ کے سامنے تصیح ہوتی ہے
دریافت کیا حضور تصیح کیا فرمایا کہ ایک بخشی کی جاے پہ دوسرا آقایم ہو اور وہ
سب لشکر کو اپنے سامنے سے گذرنے کا حکم دیتا ہے اور ہر فرد کو دیکہہ لیتا ہے اوسکو
کیا کہتے ہین عرض کیا حضور اوسکو داخلہ اور جائزہ کہتے ہین فرمایا وہی ہوتا ہی
اور رات اور دن بندہ کو ایک گہڑی کی فرصت نہین ہر نماز ادا کرنے کے بعد اوسوقت
فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد خلوت مین جا کہ باقیماندہ ارواحین بہی تیری حضور
مین آجاوین اور تصیح ہو لین اور یہ بہی فرمایا کہ تمام انبیا اور رسولون اور اولوالعزمون
اور صاحب کتاب و صاحب کلمہ اور صدیقون اور شہدا اور اولیا اور مومنین
و مومنات کی ارواحین آدم سے لیکر دنیا کے آخر تک میری نظر سے گذرتی ہین اور
خداتعالی نے اونکی حقیقت اور حال بندہ پہ ایسا کہول دیا ہے کہ اونکی شکل و
صورت قد و قامت رنگ و بو خط و خال اور عقیدہ و اعمال سے بخوبی واقف
اور خبردار ہوگیا ہے اب اوسمین ذرا بہی غلطی اور فرق نہین آسکتا بعض صحابہ نے
عرض کی کہ تمام انبیا اور رسول اور اولوالعزم تو ایمان اور دینداری کے ساتہ
تشریف فرمای دار آخرت ہو گئے اب اونکی تصیح کا ہے کو۔ فرمایا کہ اونکو بہی حکم
خدا کا ہوا ہے کہ تمنے بہی جس خزانہ سے نور ولایت کا اقتباس کیا ہے اوس خزانہ سے
اپنا نور ایمان ملا کر صحیح کر لو اور نیز یہ بہی ظاہر کردیا کہ اے سید محمد جو یہان
مقبول ہوا وہ اللہ کے یہان بہی مقبول ہے اور جو یہان مقبول نہو وہ اللہ
کے یہان مردود ہے۔ پہر آخر عمر مین آپ کو معراج ہوئی ہے تفسیر اوسکی مولید
مطولہ مین مسطور ہے۔ بعض خراسانیون نے کہا کہ حضور آپ کے لوگ نماز کے ارکان برابر
نہین جانتے فرمایا تم لوگون نے اسقدر لمبی داڑہیان کہان کین کہ نماز پڑہنا

بہی نہین آتا باہم بحث کرکے یاد کرو پہر دوم بار اس شکایت کے جواب
مین فرمایا کہ اگر تم ایسی نماز پڑہ سکتے ہو تو پڑہو ان لوگون نے ارکان
کی نگہبانی سے دل کی پاسبانی کو مقدم سمجہا ہے۔ ایک فرمایا کہ
ہمارے لوگون کو کہین ٹہکانا نہین۔ اور گجراتی مین ارشاد ہوا کہ ہمارے
لوگ جاڑے بہارے مرین اور یون بہی فرمایا کہ مہدی و مہدویان
قیامت تک رہینگے۔ حضور موعود کا فرمان ہے کہ جو لوگ ہجرت
کرکے راہ خدا مین ہمارے پاس آتے ہین اونکی اس وقت راہ مین
گہاس و لکڑی و پانی لانا اور چولہا کہودنا و ہنڈیا دہونا وغیرہ سب کام عمل صالح
یعنی نیک کامون مین داخل ہین کیونکہ یہ سب کام راہ خدا مین کئے جاتے ہین حضور کا
یہ بہی فرمان ہے کہ علم ضروری چاہئے تاکہ نماز روزہ وغیرہ فرائض اسلام برابر ادا ہون
یہان بہی آپ کے چارون ذاتی صفاتون کا یعنی ہجرت۔ ایذا۔ اخراج۔ اور قتال کا
بیان ہوا اور بندگی میان سید خوندمیرؓ نے میان یوسف مہاجر کو بہیجکر پوچہوایا حضور موعود
نے تنگ کر فرمایا کہ تم اپنا کام کرو تم کو اس سے کیا وہ ڈر گئے اور کہدیا کہ فدوی اپنی
جانب سے نہین پوچہتا سید خوندمیرؓ کے کہنے سے پوچہتا ہے آپ نے کہا وہ کہان ہین عرض
کیا یہان کہڑے ہین خود نے قدم رنجہ فرماکر فرمایا اس بار کا حامل خدا نے تمہین بنایا
ہشیار رہنا یہ بار ولایت ہے جہان کہین یہ بار آیا سر جدا تن جدا اور پوست جدا
بوجھ ١٢
یہ بہت بڑا بہاری بوجہ ہے اس سے اگر سارکیان پسلیان ہووین تو بہاگ جاوین
اور ہاتہی کے ہاڑ ہووین تو گہسا جاوین یعنی اگر اضلاع آہن ہون تو بہی ٹوٹ جاوین
اور استخوان فیل ہون تو بہی گہس جاوین پہر راجی سون کی فرستادہ دونون تلوارین
لاکر اپنے دست مبارک سے بندگی میان کی کمر سے باندہ دین اور فرمایا کہ خوب یاد
رکہو کہ اس بندہ کی یہ ذات کی صفت تم سے ظہور پذیر ہوگی اگر اسمین کچہ بہی فرق

آوے تو بندہ کو مہدی موعود نہ جانیو بلکہ پہلے روز اگر تم تنہا ہوگے اور طرف ثانی
تمام جہان ہوگی تو بھی تمہاری فتح اور طرف ثانی کی شکست اور دوسرے روز تم
شہید اور تمہاری قبر مین جگہ ہوگی اسمین سرمو فرق نہ آئیگا اے سید خوندمیر سر کے
فدا کرتے وقت ثابت قدم رہنا چاہیے عرض کیا خدا وندا ایک سر تو کیا سو سر ہون
تو بھی نام مہدی پہ فدا کرنے کو سعادت دارین سمجھتا ہون فرمایا شاہ باش خدا ہمت
کرے مضبوط رہیو خدا یاری دیگا ۔ یہ فرماکر مکان مین تشریف فرما ہوے ۔ ایکروز
حضور موعود وضو فرما رہے تہے کہ ایک خراسانی شخص نے پوچہا کہ حضور حدیث مین وارد
ہے کہ جب مہدی ظہور کریگا اوسوقت دنیا مین فرشتہ ندا دیگا کہ یہ مہدی موعود ہے
حضور موعود نے فرمایا کہ ہان بیشک درست ہے مگر ویسے کان بھی چاہئین ورنہ ہر قطرۂ
وضو جو ٹپکتا ہے یون ہی کہتا ہے ۔ ایک روز میان عبد الوہاب پانی پتی نے عین القضات
کی بہت تعریف کرکے کہا کہ حضور اسمین کیا سر ہے کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام
تو قم باذن اللہ کہکر مردہ کو زندہ کرتے تہے یعنی اللہ کے حکم سے اوٹہہ اور عین القضات
نے قم باذنی کہکر یعنی میرے حکم سے اوٹہہ فرمایا عیسےٰ کے اندر بجز خدا کے کچہ باقی
نہ تہا اور عین القضات مین ہستی کی بو باس تہی ۔ فضائل علیؓ اور ابا بکر صدیقؓ کے
بارہ مین تذکرہ چلا تو فرمایا کہ حضرت ابا بکر صدیقؓ کے رتبہ کو کچہ بڑہا کر جسقدر چاہو
علی مرتضیٰ کی فضیلت کرتے جاؤ ۔ نیز بعض نے حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے فیمابین
مشاجرت (جھگڑا) کے بارہ مین سوال کیا آپ نے فرمایا معاویہ نے اجتہاد مین خطا کی مگر
صحابہ رسول اللہ نظر عنایت سے پرورش پائی ہوئے ہین دونون کو نجات ہے
مگر غیر جسقدر ۔ علیؓ کے جنبہ مین آئے وہ ناجی ہین اور معاویہ کی جانب جو آئے وہ
ہالک مجتہد اور مفسدون کے (طرفداری) حق مین ارشاد ہوا کہ وہ پہلوان دین اور طالب حق
تہے دین کے کامون مین موشگافی (بال چیرنا) کی ہے اور جو کچہ کہا اور کیا وہ سب خدا واسطے تہا ۔

اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بندہ کو جس چیز کے واسطے خدا نے بھیجا ہے خاص اسی چیز کا
سوال کرو یعنی خدا بینائی کا اور اگر کوئی شرعی مسئلہ کی ضرورت ہو جیسے پاکی
ناپاکی حلال و حرام نماز و روزہ وغیرہ تو کتابوں میں دیکھکر مجتہدین کے کہنے پر
عمل کرو کہ انہوں نے بھی جو کہا ہے وہ ٹھیک ہی ہے اور چاروں اماموں سے
امام اعظم صاحب کی تعریف کی ہے اور آپکے اعتقادات و عملیات اکثر امام اعظم
صاحب کے اجتہاد کے موافق ہیں اور امام شافعی کی تعریف کی ہے اور اونکے
بعض اجتہاد پہ عمل کیا ہے - تمام اولیاء اللہ امت مرحومہ کے بارہ میں فرمایا کہ ہمارے
بھائیوں نے جو ہم سے پہلے تھے دہنگا مشتی یعنی بڑی جد و جہد سے خدا کو حاصل کیا
اگر بندہ کے زمانہ میں ہوتے بندہ کی قدر کرتے - صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا تمنے
بندہ کو مفت پایا - اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ ہمارے بھائی سیدھا اور نزدیک کا
راستہ چھوڑ کر دور اور ٹیڑہے رستہ پر چڑہ گئے اور بڑے چکر سے منزل مقصود کو
پہونچے کیونکہ طالب صادق تھے اور مطلوب خدا تھا صحابہ نے دریافت کیا حضور
گردش کا راستہ کونسا اور نزدیک کا کونسا فرمایا قرب کا راستہ یہ کہ باختیار خود
ہو جاوے پس انہوں نے بے اختیار ہو کر کیوں عامل شریعت محمدی نہوی اور بے اختیار
کیلئے اپنے اختیار سے روزہ رکھا اور ساری مباح چیزیں چھوڑ دیں اور چلہ کشیوں میں
اور سرنگون لٹکنے وغیرہ میں گرفتار رہے اور گردش میں پڑے - لکھا ہے کہ ایک روز
حضور موعود نے اپنی پشت مبارک کی طرف دیکھکر کہا تم ہی اچھے ہو تم ہی اچھے ہو
اس جماعت میں داخل ہو صحابہ نے عرض کی آپ یہ بشارت کسکو فرما رہے ہیں
ارشاد ہوا ہفت سلطانوں کی ارواحیں حاضر ہوئی تھیں اور تاسف کر رہی تھیں
کہ ہائے افسوس ہم سید محمد مہدی خاتم ولایت محمدی کے زمانہ میں نہوئے کہ آپ کے
فیض سے بہرہ ور ہوتے اونکو جواب دیا گیا - اسامی ہفت سلطان یہ ہیں -

سلطان بایزید بسطامی۔ سلطان ابراہیم ادہم۔ سلطان شبلی۔ سلطان عبد القادر

سلطان سنجرانی۔ سلطان عبد الخالق غجدوانی۔ سلطان ابو سعید ابو الخیر۔

کسی نے عرض کی کہ حضور۔ بایزید اپنے ملفوظات مین فرماتے ہین کہ بارہ سال سے
بایزید بایزید کو ڈھونڈھتا ہے لیکن نہین ملتا اسقدر مقام فنا حاصل کر لیا تھا آپنے
فرمایا اگرچہ بندہ ہی اوٹھ گیا ہوتا تو بہتر تھا اور شیخ محی الدین ابن عربی کے حق مین
فرمایا کہ انہون نے جو کچھ لکھا ہے لوح محفوظ پہ دیکھ کے لکھا ہے اور فرمایا کہ وہ پہلوان
توحید تھے بعض لوگون نے عرض کی کہ خداوند ابن عربی نے قولہ تعالے
الْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ آج ہم تجھکو تیرے بدن سے نجات دینگے سے فرعون (یونس ۸)
کو نجات ہو جائیگا کیسے حکم دیا ہوگا فرمایا کہ عین دوپہر کے وقت ابن عربی کا گذر دوزخ
پہ ہوا فرعون کو کہ صبح وشام دوزخ مین ڈالا جاتا ہے نہ دیکھا نجات کا حکم کر دیا حق
سبحانہ تعالی فرماتا ہے اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا یعنی آل فرعون پہ (مومن ۴)
صبح وشام آتش پیش کیجاتی ہے انہون نے اس آیہ پر بھی خیال نہ فرمایا کہ قولہ تعالی
فَاَخَذَہُ اللّٰہُ نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی پس اوسکو اللہ تعالی نے اول اور (نازعات ۱)
آخرت کے عذاب مین گرفتار کیا اور جناب سید عبد القادر گیلانی کے حق مین فرمایا کہ
وہ اپنے زمانہ کے صاحب الزمان تھے جب کہا کہ انہون نے دعوی کیا ہے کہ میرے
قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پہ ہین اور شیخ صنعا نے اونکا قدم قبول نہ کیا فرمایا
ہان لاریب شیخ عبد القادر ویسے ہی کامل تھے اسیوجہ سے تو جب شیخ صنعا نے اونکا
قدم اپنی گردن پہ نہ اوٹھایا اسلئے خوکون کو گردن پہ اوٹھانا پڑا۔ بعد ازان فرمایا
کہ سید عبد القادر نے اپنا بوجھ اور اولیاء کی گردن پہ ڈالا اس سے تو بہتر یہ تھا کہ
اولیاء اللہ کا بوجھ اپنی گردن پہ لیتے۔ منصور حلاج کے بارہ مین سوال ہوا کہ اونکو
انا الحق کہنے کے باعث قتل کیا اور دار پہ چڑھایا فرمایا کہ اونپہ ظلم ہوا اور قاتلونپہ
[illegible]

کچھ گناہ نہین ہمارے گروہ کے مبتدیون کو اگر پڑہنا چاہین تو انیس الغربا شیخ نور
اور مرغوب القلوب شمس الدین تبریزی کی اجازت ہے اور منتہیون کو زاد للمسافرین
اور نزہت الارواح سید حسین کے پڑہنے کی۔ جامی صاحب کے بارہ مین ارشاد
ہوا کہ بیچارہ جامیؒ نے جو دیکہا وہ کہا اور شیخ نظام الدین کے حق مین فرمایا کہ
عارف تہے۔ اور شیخ سعدی شیرازیؒ کے حق مین فرمایا کہ مطلق سے مقید پر
پہونچے اور گلستان و بوستان کو عشق کے پندرہ پارہ بتلایا اور شیخ سعدیؒ کو
باباے عاشقان ہی فرمایا ہے۔ اور ملاداؤد صاحب چندراین کے حق مین فرمایا
کہ ملا کے دل کی آنکہہ کہل گئی جو کچھ لوح محفوظ مین دیکہا لکہا ہے اور یہ بہی ارشاد کیا
کہ کتاب چندراین کے اندر کلام اللہ کے پندرہ پارون کا بیان ہوا ہے بندہ بہی
بیان کرسکتا ہے۔ مگر خلق اللہ کلام اللہ کو چہوڑ دے اور اسی مین مشغول ہوجاوے
لہذا بیان نہین کرتا۔ ایکروز میان عبد اللہ بغدادی نے عرض کی خداوند
سہروردیون کے خانوادہ مین نفس کی دلاسا کی غرض سے کچہ پیسے کمر پہ باندہ
رکہنے کا دستور ہے اور خانوادہ چشت کے یہان خدا جسوقت دیوی اوسیوقت
خرچ کرڈالنے کا۔ اگر بچگیا تو دفن کردیتے ہین مگر اکہٹا نہین کرتے۔ اور اللہ پہ
توکل رکہتے ہین فرمایا دونون کا مقصد اچہا ہے لیکن دونون صورتون مین
انانیت کی بو پائی جاتی ہے اسمین اتباع کلام اللہ اور محمد رسول اللہ کی نہین ہے
خودی
کلام اللہ مین ہے وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ فرقان ۵
بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۔ یعنی اور وہ لوگ جسوقت خرچ کرتے ہین نہ تو اسراف کرتے ہین
نہ بخل اور اوسکے درمیان حد اعتدال پر رہتے ہین اور رسول اللہ اپنی پاس
کچہ نہ رکہتے تہے اور کچہ رکہہ بہی لیتے تہے۔ درویشی کا کمال اسی مین ہے کہ اپنی تئین
ایسا خدا کو سونپ دے کہ اپنا کچہ اختیار نہ رہے۔ جب حضور موعود کی عمر تریسٹھ ۶۳

برس کی ہوئی آپ کو خدا سے معلوم ہوگیا کہ اسی سال مین تیرا وصال ہے اور یہین
مدفن ہے۔ ایک روز شاہ دلاور کو معاملہ مین یہ بات معلوم ہوئی حضور سے ظاہر
کر نہین ثابت رکھی اور فرمایا بیشک ایسا ہی ہوگا۔ غرض ایک روز جمعہ کو جسکو آخری
جمعہ آپ کی عمر کا کہا ہے آپ دائرہ طاہرہ سے سوار ہوکر مرج کی جانب نماز پڑہنے کو
تشریف لیجاتے تہے راہ مین ایک جاے آئی وہان آپ سواری سے اوتر آئے
اور تہوڑی دیر بیٹہے پہر سوار ہوکر روانہ ہوے صحابہ نے دریافت کیا کہ حضور اس
ٹہرنے مین کیا مصلحت تہی فرمایا فرمان خدا ہوا کہ اے سید محمد یہان اتر جا اترا
تو رحمت کے فرشتے نور کے طبق بہرے ہوے لیکر حاضر ہوے اور مجہپہ نثار کر دیے
تب فرمان ہوا کہ جتنے لوگ تیری ہمراہ تہے وہ سب اس نور اور رحمت سے مستفیض
ہوچکے اب جا اسمین کچہ میرا بہید ہے وہ پہر ظہور پذیر ہوگا بس اسی جا آپکا روضہ
مبارک ہوا مقصد یہ تہا۔ اوس روز راہ مین بندگی میان سید محمود ثانی مہدی
حضور موعود کی برابر ہوگئے آپنے دیکہکر فرمایا بہائی سید محمود آگے ہوجاؤ یا پیچہے رہجاؤ
آپ پیچہے ہوگئے لیکن دل مین برا معلوم ہوا کہ ایسی مجہسے کونسی بیہودہ بات سرزد
ہوئی کہ مجہے دہمکایا جب نماز سے فارغ ہوکر مکان پہ تشریف فرما ہوے میان سید
سلام اللہ نے عرض کیا خداوند آپ نے میان سید محمود کو کیا کہا کہ مغموم اور اندوہگین
ہین آپ نے اونکے پاس جاکر فرمایا بہائی سید محمود جب تم میرے کندہے کی برابر چلنے لگے
اوسوقت میرے ہم مقام بنکر چلتے تہے لہذا مین نے یون کہا تہا کیونکہ خدا غیور ہے
دو ہم مقام والون کو ایک جا جمع نہین رہنے دیتا اسمین حضور سید محمود کے فضل کا
بیان ہے۔ اوس روز جمعہ کو جاتے وقت آپ نے سیاہ کمل بہی پہنی تہی صحیح روایات سے
ثابت ہے کہ مرج اور فرہ کے سارے علما تصدیق مین آچکے تہے مگر ملا محمد گل اور ملا محمود
اور ملا عبد الشکور وغیرہ مین چار باقی تہے اور انہون نے بہی اس جمعہ کے روز

تحقیق کرکے تصدیق کرنیکا ارادہ مصمم کرلیا تہا جب حضور موعود نماز کو تشریف لیگئے
تو عالم انکو دیکھکر بہت خوش ہوے کہ اب یہین ہم اپنی مقصد بہ رسائی کرلیتے ہین
جب نماز ہوچکی آپنے باواز بلند نیت وتر کی لی اور ادا کی یہ دیکھکر ملا محمود گل نے
کہا کہ اگر یہ فی الحقیقت مہدی ہین تو آیندہ جمعہ تک جیتے نہین رہتے کیونکہ مین نے
حدیث مین دیکھا ہے کہ حضور رسول اکرم نے بہی آخر جمعہ کے روز وتر پڑہی تہی
اور دوسرے جمعہ تک زندہ نہ رہے پہر حضور موعود کے نزدیک آکر آپ کا اور آپ کے
والد کا نام اور روز تولد اور بعثت دریافت کیا تو فرمایا کہ میرا نام سید محمد اور میرے
والد کا نام سید عبد اللہ اور تولد اور بعثت کا روز دوشنبہ پہر عرض کیا کہ خداوند اب
مدت دعوت اور روز رحلت سے بہی آگاہ فرمائے چنانچہ درج الدرر جو مرآۃ المنصفین
مصنفۂ حضرت خوب میان صاحب ابن مرتضی صاحب کا آپکے فرزند سید کرم اللہ
عرف ساہو میان صاحبنے نظم کیا ہے اور مولود شاہ عبد الرحمن مین مرقوم ہے
جواب دیا کہ مدت دعوت پانچ برس اور روز رحلت بہی دوشنبہ ہوگا عالمون نے
عرض کیا کہ تیئیس برس کی مدت بہی حدیث مین دیکھی جاتی ہے فرمایا اٹھارہ برس تک
خدا کا حکم ہوتا رہا مگر بندہ مضم کرتا تہا آخر پانچ برس پر حکم بعتاب ہوا پس بناچاری دعوی
کیا یہ سنکر اون سبنے تصدیق کی۔ غرض یہان سے دردسر شروع ہوگیا راستہ
مین قے ہوگئی اوسکو میان عبد المجید پی گئے میان سید سلام اللہ نے کہا یہ چیز
شرع مین حرام ہے اوسکو کیا پی گئے حضور موعود نے فرمایا قے حرام ہوتی ہے
یہ تو نور تہا اوسکے پینے کی تاثیر سے خدا تعالی اونکو ایک فرزند دیگا جو ہمنام کسی
پیغمبر علی نبینا وعلیہ السلام ہوگا اوسی کی برکت سے میان عبد الکریم پیدا ہوئے
آپکے اب تک اولاد نہ تہی اور صحابہ بہی اس بارہ مین آپسے ہنسی کیا کرتے تہے
جامع مسجد سے آنیکے بعد لوگون نے باہم یہ چرچہ کیا کہ جو علمانے مسجد مین

کہا کہ آیندہ جمعہ تک حضور دنیا مین نہ رہین گے یہ غلط بات ہے کیونکہ حضور اب تک
بیت المقدس کو تشریف فرما نہین ہوے جب یہ بات حضور نے سنی فرمایا بندہ نے
کب کہا تہا کہ بیت المقدس کو جاؤن گا۔ چند روز پہلے حضور موعود نے فرمایا تہا کہ
سفر ہوگا ہمراہیون نے سواریان وغیرہ اسباب سفر کا خریدنا شروع کردیا مگر سفر
آخرت ہوا۔ اس روز بی بی بونجی صاحبہ کی باری تہی مکان پر آنے کے بعد تپ مائدہ ۱
آگئی آپ نے سارے صحابہ اور مہاجرین کو جمع کرکے قولہ تعالی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔
یعنی آج مینے تمہارا دین کامل کردیا اور تمپہ میری نعمتین تمام کردین اور تمہارے لئے
اسلام کو دین پسند کردیا۔ اس آیہ کا بیان کرکے فرمایا جسطرح یہ آیہ محمد رسول اللہ کو
آخر عمر مین اُترا تہا اور آپ نے پڑہکر سب کو سنا دیا تہا ویسے ہی بندہ کو بہی حق تعالی
کا فرمان ہوتا ہے کہ تو بہی یہ آیہ پڑہکر سب کو سنا دے پہر حدیث نحن معشر الانبیا
لا نرث ولا نورث یعنی ہم گروہ انبیا کسی کے وارث نہین ہوتے اور کوئی ہمارا
وارث نہین یعنی آپ کی ملک ورثہ مین نہ بٹیگی۔ آپ نے اپنی سب ملک کی چیزین
لوگون کو بخشدین معلوم ہوتا ہے کہ یہ شنبہ کا روز ہے بی بی ملکان کی باری تہی آج
آپ کو نہایت ضعف آگیا تہا حتی کہ پیشاب کرکے میان شاہ نظام سے ازار بند بندہوایا
اور علی الصباح آواز دی کہ کوئی ہے بندگی شاہ نظام نے عرض کی کہ بندہ نظام حاضر ہے
آپنے فرمایا مجہے سہارا دو کہ بی بی بونجی کے یہان جاؤن یہان تپ کا زور ہوا فرمایا
غیر کی قوت کو قوت نہین کہہ سکتے ہین آپ نے سب لوگون کو جمع کرکے آخری وصیت
کی۔ فرمایا کہ جو کوئی عدم سے وجود مین آیا ہے اوسکو بہی راہ درپیش ہے خواہ اولیا ہو
خواہ انبیا بلکہ خاتم الرسل بہی اس جہان مین نہ رہے اور خاتم الولایت بہی نہ رہیگا
مگر بندہ جو کچہ لایا تہا اور جسقدر اللہ سے اخذ کیا تہا وہ سب تمکو پہونچا دیا اور جو کچہ تمکو

کہا ہے وہ اپنی جانب سے نہین کہا بلکہ بامر اللہ کہا ہے اب جو کچھ مین نے کہا
اوسپہ عمل کیجیو اور سارے فرامین کو یاد رکھیو اور اونکی حدود کو نگہ رکھیو ہمنے
ہماری سر سے تبلیغ کا بوجہ اوتار کر تمہاری سر پر ڈالدیا خوب ہمت اور بڑی جرات سے
اوسپہ کاربند رہیو ورنہ بندہ کی ہر ہر بات قیامت کے روز تمکو گھیر لیگی اور عدم
تعمیل کی صورت مین تمہاری دامنگیر ہوگی۔ ان کلاموں سے سب لوگون پہ بڑی
رقت طاری ہوی اور نہایت گریہ وزاری کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ اے ہمارے
اندر سے حضور موعود جیسی ذات اوٹھہ جاتی ہے فرمایا سچ ہے جو لوگ بندہ کے سامنے
گئے وہ گویی سبقت لے گئے اور جو رہ گئے اونکے سر پہ پڑ گئی مگر خوب یاد رکھو ذات
محمد نبی اور محمد مہدی کو فنا نہین اونکو ایک گھر سے دوسرے گھر مین چلے جانا اور تم
لوگون کی آنکھون سے پردہ مین ہو جانا ہے جب تک تم میرے فرمانون پہ قایم اور میرے
حکمون پہ مستقیم رہوگے وہانتک مین تمہارے اندر حاضر ہون غائب نہین پس
یہ وقت رونے کا نہین رونے کا وقت تو وہ ہے کہ جسوقت تمہارے اندر سے میرے
حکمون پہ عمل کرنیکا شوق اوٹھہ جائے اور یاد خدا اور میرا مدعا نہ رہے اور اوسکی
علامت بھی بیان کر دیتا ہون کہ جب تک تمہارے دل مین یاد خدا کی رغبت اور
شوق رہے اور ایذا اور رنج اور محنت او مشقت مین گرفتار رہو اور فقر و فاقہ سے
نفس نامراد ہو جاوے اور خلق تمہارے ساتھ بے پروای کرے وہانتک جان لو کہ
بندہ تمہارے اندر سے نہین گیا اور جب خلق کی رجوع تمہاری جانب بڑہتی جاوی اور
خواہشات نفسانی بخوبی میسر ہون اور بندہ کا مدعا تمہارے اندر نہ رہے اور یاد خدا
تمہارے دلپر نہ رہے اوسوقت جانیو کہ لاریب تمہارے اندر بندہ نہین رہا۔ اور
اللہ تعالی بھی تمکو بھول گیا۔ پہر یہ بھی کہدیا کہ فرض کرو کہ مین تمسے اوٹھہ بھی گیا
تو بھی کیا کہ جو کچھ لایا تہا وہ تو کچھ اپنے ساتھ نہین لیجاتا اور جب وہ چھوڑ جاتا ہے تو

اب فقط عمل کرنا باعث نجات ہے السلام علیکم کہہ کے وداع کردیا اور میان سید محمود
اور میان سید خوندمیر کو آخری وصیت مین جو کچھ کہنا تہا کہدیا اور سید خوندمیر کو
بار "قاتلوا و قتلوا" سپرد کیا اور فرمایا کہ میری رحلت کے بعد تم گجرات کو جائیو وہان تمہارا
مقصد بر آئیگا سارے اہل و عیال کما و مہاجرین کو میان سید محمود کے حوالہ کر کے
فرمایا جو مہاجرین سے ناتمام ہین وہ بہائی سید محمود کے پاس تمام ہون گے۔ پہر
بندگی شاہ نعمت تشریف لائے حضور موعود نے دریافت کیا کون ہے کہا بندہ نعمت
فرمایا نعمت اور اہل نعمت کو خدای تعالیٰ نے بخشدیا اور فرمایا بندہ کچہ نہین رکہتا ہے
کہ وارثون کے لیئے چہوڑے چند شمشیرین تہین وہ جنکے پاس تہین اونکو بخشدین اس سے
میان نعمت کو رقت طاری ہوئی زاری کرنے لگے آپ نے دریافت کیا کیون روتے ہو
عرض کیا حضور جیسی ذات ہمارے اندر سے چلی جاوے اور ہم نہ روئین اوسکا جواب
وہی دیا جو سب کی زاری کے وقت دیا تہا پہر سب یار و اصحاب جمع ہوے سب کو
اندر بلا کر پسخوردہ پلایا اور رخصت کردیا شب کے وقت بی بی بوبجی نے آتش بہانیکی
تیاری کی آپ نے منع کیا جب دن نکلا وہ دن دوشنبہ کا تہا اوس روز طبیعت
بالکل مضمحل تہی تاہم پاس شریعت اسقدر تہا کہ فرمایا آج بی بی ملکان کی باری ہے
مجہے وہان لیچلو یارون نے عرض کیا خداوند آج تپ بہی بدرجۂ غایت ہے یہان سے
لیجانے مین حضور کو تکلیف زیادہ ہوگی یہین رہنا بہتر ہے کہ یہان بستر اور چارپائی
بہی ہے اور بی بی ملکان کے یہان زمین پر بستر ہوگا اور بی بی بہی یہان حاضر ہین
بی بی نے عرض کی حضور یہین تشریف رکہین آپ نے فرمایا تمہاری باری ہو چکیا
ہمنے ہماری باری حضور کو بخشدی فرمایا تم تو بخشتے ہو پر خدا کیسے بخشیگا یہ کہکر فرمایا
کہ مجہے وہان لیچلو پہر یارون نے عذر کیا تب تو خود حضور حملہ کر کے اوٹہے اور فرمایا کہ
سب بہائیون کو بندہ کی رعایت ہے مگر شرع محمدی کی کوئی رعایت نہین کرتا تب تو

سب نے دور کر آپ کو تنہا بیٹھا اور بی بی ملکان کے مکان پر لے گئے وہان بستر
کے واسطے چٹائی تھی تھوڑی دیر مین فرمایا کہ مجھے حاجت ہے سب لوگ ہٹ جائین
آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو چکے تو لوگون نے دیکھا وہان بجز ... کے اور کچھ
نہ تھا جب حضور کا وقت قریب پہونچا اوسوقت میان امین محمد کے زانو پر سر تھا
اتنے مین بندگی میان سید خوندمیر آئے پوچھا کون ہین عرض کیا بندہ خوندمیر فرمایا
یہان آؤ بندہ قریب جاکر بیٹھا اونکے زانو سے سر اوٹھاکر میرے زانو پہ رکھکر آیہ
قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ اوسکا ترجمہ آخر یوم
فارسی مین کیا اور ہندی مین بھی۔ کہدے اے محمد یہ میری راہ ہے مین اور جو میری
پیروی کرتا ہے وہ خدا کی بینائی پہ دعوت کرتے ہین پھر فرمایا سید خوندمیر جو کچھ بندہ
کہتا ہے وہ سمجھتے ہو شدت حرارت کے باعث زبان سے تلفظ برابر نہین نکلتا پھر فرمایا
وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور پاک ہے اللہ مین مشرکین سے نہین ہون
یعنی ہم خاتم نبوت اور خاتم ولایت مشرکون سے نہین ہین۔ اسقدر فرماکر چپ ہو گئے
اور آنکھین بند کر لین۔ بندگی میان ؒ کو مشکل آپڑی آپ کے قریب میان سید محمود
ابن مہدی موعود بیٹھے تھے اونکے کان مین کہا کہ اس وقت حضور موعود نے بڑا بھاری
کلمہ فرمایا۔ ہم دو مشرکون سے نہین تو اب انبیا اور رسل اور اولیا اللہ کو کیا خیال
کرنا چاہئے اور نیز یہ شرک کونسا ہے اگر یہ بات زبان حضور موعود سے حل نہوئی تو بڑی
فتنہ کا باعث ہو پڑیگی حضور موعود کو اس بات پر اطلاع ہوگئی لہذا از خود آنکھین
کھولدین اور فرمایا بھائی سید خوندمیر جو کوئی خدا کو مقید دیکھے وہ مشرک ہے۔ پھر فرمایا
اب مجھے راحت ہے کوئی نہ چھیڑے یہ کہکر سر سے پاؤن تک چادر اوڑھکر چارپائی پہ پاؤن دراز
کرکے سو گئے تھوڑی دیر بعد بندگی میان نے سینہ پہ ہاتھ رکھکر دیکھا تو آپ انتقال
فرما چکے تھے پس رَضِيْنَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ یعنی اللہ کے فیصلہ پر ہم راضی ہین تکبیر اور

آیہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ یعنی ہم اللہ کی ملک ہین اور اسی کی جانب
ہماری بازگشت ہے۔ کو ہی پڑہا اور سید محمود صاحب سے عرض کیا کہ خداوندا ب
دل کو مضبوط کرکے سب کو نصیحت فرماوین کہ لوگ شور و غوغا نہ مچاوین اور بیقرار
ہوکر خلاف شرع کوئی کام نکرین یا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالین پس میان سید
محمود صاحب نے سب کو واویلا اور جزع و فزع اور کوٹنے پیٹنے سے بلکہ باواز
رونے سے منع کردیا اور ایسے کلمات صبر و شکیبائی کے بیان فرمائے کہ سب کو
تسکین ہوگئی پہر حضور موعود کی لاش مبارک کو چارپائی مین لیکر اگلی دونون
پایون پہ میان سید خوندمیر اور میان سید محمود اور پچھلے پایون پہ دو دوسرے
صحابی تہے۔ جنازہ اوٹہا کر مسجد مین لے گئے وہان صحن مسجد مین خدا کا نور
پہر گیا ظہر تک تجہیز و تکفین کرلی اور جنازہ اوٹہا کر لے چلے راہ مین فراہیون
اور رجیون کے درمیان حضرت کے دفن کے بارہ مین تکرار ہوئی قریب تہا کہ
جہگڑا باتون سے گذر کر نوبت تلوار پر پہونچے میان سید محمود نے دہمکایا کہ تمہین
اس سے کیا غرض ہے ہم تو اس بارہ مین اپنا اختیار حضور کو سونپے ہوئے ہین
یعنی ہمنے ارادہ کرلیا ہے کہ جہانتک حضور کی جانب سے اشارہ ہو جنازہ لئے
چلے جانا تو تم کیون جہگڑتے ہو تب تو سب سن ہوگئے آخر جب دونون مواضع
کی سرحد پر پہونچے جنازہ اسقدر ثقیل ہوا کہ کوئی اپنا قدم نہ اوٹہا سکا بناچاری
جنازہ وہین اتارا وہ ایک چھوٹا سا باغ تہا اوسکے مالک کا پتہ لگایا وہ بہی
ہمراہ اور مرید تہا اوس سے کہا اس زمین کی قیمت کرو اوسنے کہا زہی نصیب
اس سرزمین کے جہان مالک کونین سووے ہم یہ ساری زمین خدا کی راہ دیتے
ہین تاہم اوسکو سمجہا کر کچہ دام دیکر اوسمین ضریح مبارک بنوائی چونکہ وہ زمین ہردو
موضعون کی سرحد پر تہی دونون طرف کے لوگ خوش ہوگئے۔ جسوقت قبر کہودی

جاتی تہی او سوقت میان سید محمود نے فرمایا مجہے تو خوب یاد ہے اور ای سید خوندمیر تمکو بہی یاد ہوگا کہ ایک روز ہم سب کے سنتے حضور موعود نے فرمایا تہا کہ اگر بندہ مہدی موعود سچا ہے تو گور مین نہ رہیگا قبر کہول کر دیکہنا اگر مجہے وہان دیکہلو تو مجہے مہدی موعود نہ جاننا بندگی میان نے فرمایا بیشک یہ فرمایا ہے جس کسی کو شک ہو یہین دیکہ لے اگر یہان جنازہ مین دیکہیگا وہ گور مین بہی دیکہیگا اگر یہان نظر نہ آئے تو قبر مین بہی نہین جب وہان دیکہا تو فقط پہولونکا ڈہیر تہا اور کچہ نہ تہا سبحان اللہ یہ بہی سچائی ہے دفن کے بعد سب مکان پہ آئے اور میان سید محمود نے وہ زور شور سے بیان کیا کہ رہی سہی جزع بہی لوگون کے دلون سے نکل گئی اور نہایت تسکین آگئی سب حضور ثانی مہدی کی گرویدہ ہوگئے آپکی وفات کی تاریخین میان الہداد حمید وغیرہ نے فرمائی ہین فدوی بہی ایک تاریخ کہتا ہے ؎

آہ ٹوٹا آج دنیا کا بڑا حصن حصین	اسلئے ساری جہان دردو الم سے ہی حزین
اٹھہ گئے دنیا سے یعنی مہدی موعود دین	جسکی ذات پاک تہی بس رحمۃ اللعالمین
ہاتف غیبی نے دو باہم یہ تاریخین کہین	چل بسا اب ہائے فضل و رحمۃ للمومنین ۹۱۰

دسوین کے بعد باشارہ روح مبارک سید خوندمیر او رایک سال بعد سید محمود ثانی مہدی اور تمام صحابہ اور مہاجرین گجرات کو چلے آئے۔ میان سید برہان الدین اپنے رسالہ معجزات مین اٹہانوے معجزہ مین لکہتے ہین کہ جب اسمٰعیل شاہ صفوی اس ملک پہ قابض ہوا حضرت کے مزار مبارک کی تخریب کی غرض سے پانسو سوار بہیجے قضائے الہی سے اونکو باد تند کہین اوڑا لے گئی جسکا پتہ نہ ملا یہ دیکہکر خود اسماعیل پہلوان کو ہمراہ لیکر مزار پہ آیا جون ہی پہلوان نے گنبد اوٹہایا زمین پہٹ کر اندر گہس گیا۔ حضور موعود کے روضۂ مبارک کی بنا شاہ قاسم

اعراقی نے جو بعد فرہ کا حاکم ہوا تھا شروع کی تھی مگر پورا نکر سکا اور بعد اوسکے
یگان سلطان نے جو فرہ کا حاکم ہوگیا تھا تمام کیا اوسکا بڑا بھائی شیخ برجی نے
ہی تصدیق کی تھی جسنے کتاب مرآۃ العشاق تصنیف کی ہے کہتے ہین کہ اوسمین
حضور موعود کی بڑی مدحت سرائی کی ہے۔ آپ کا ثبوت اور سراپا اور معجزات اور
مختصر مولود نظم مین فقیر نے لکھے ہین وہ اسکے ساتھ منظم ہین مگر آپ کے اصول
ہر مصدق کو اطلاع پانا ضرور ہے لہذا یہان نہایت مختصر لب لباب بلا ایراد دلائل
محض مصدقین کے واقف ہونے کے لئے لکھے جاتے ہین جنکو ان اصول کا مفصل
ثبوت اور دلائل دیکھنا ہو وہ ہمارے شمس البیان کے مطلع دوم کو دیکھے وہ اصول
یہ ہین جیسے نبوت مین کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے کے بعد
چار اصول اسلام کے ہین نماز روزہ زکوٰۃ اور حج۔ ویسے ہی یہان ولایت
مین تصدیق مہدی کی بعد یعنی مہدی آگئے وہ سید محمد جونپوری تھے آمنا وصدقنا
اس بات کا دل وجان سے اقرار کرکے زبان سے لا الہ الا اللہ سید محمد مہدی
موعود امر اللہ مراد اللہ کہنے کے بعد اصول مہدی پانچ ہین۔ ترک دنیا۔
ترک علایق۔ صحبت صادقان۔ عزلت خلق۔ ذکر کثیر۔ ترک دنیا یعنی دنیا کا
چھوڑ دینا۔ دنیا کا چھوڑنا مہدی علیہ السلام کے حکم سے فرض ہے چنانچہ فرمان
ہے کہ بندہ خدا کو راہ حق مین چار حجاب ہین دو ظاہر اور دو باطن۔ ظاہر کے پردے
دنیا اور خلق ہین باطن کے پردے نفس اور شیطان سو دنیا کو چھوڑ دے۔ اور
خلق سے عزلت اختیار کرے۔ اور نفس و شیطان سے ہمیشہ خدا سے پناہ مانگے۔
پھر فرمان ہے کہ حیات دنیا کا وجود کفر ہے یعنی بجان زندگی کرنا جسکو ہستی اور
خودی کہتے ہین اور مال اور اولاد وغیرہ کو متاع حیات دنیا کہتے ہین جو کوئی اونکا
ارادہ رکھے یا اوسمین مشغول ہو اور حیات دنیا کے ساتھ زندگی کی خواہش رکھتا ہو۔

کافر ہے اگر کوئی اس سے صحبت رکہیگا یا اوسکے گہر جاویگا یا اوس سے الفت کریگا وہ ہمارا نہین اور محمد رسول اللہ کا نہین اور خدا کا نہین۔ اب ترک دنیا کیا ہی اوسکو بہی مہدی علیہ السلام نے بتلا دیا ہے یعنی فرمایا ہے کہ ترک دنیا ترک تدبیر ہے۔ مگر اسکے پورے پورے معنی مرشدان واقفکار کے سوا معلوم ہونی مشکل ہین کیونکہ ان تینون فرمانون مین جو یہان مذکور ہین ایک آدہ لفظ ایسا مذکور ہے جو رموز اور نکات سے مملو ہے چنانچہ یہ پہلی نقل قولہ تعالی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً یعنی خواہ مرد ہو یا عورت جو شخص نیک عمل کریگا حالانکہ وہ مومن ہوگا تو اوسکو ہم عمدہ حیات بخشین گے۔ اس آیہ مین حضور موعود عمل صالح سے مراد ترک دنیا لیتے ہین اور ترک دنیا کی تعریف ترک تدبیر سے فرمائی ہے پس ظاہر ہے تو صاف معلوم ہوگیا کہ تدبیر کو چہوڑ دینا یہی ترک دنیا ہے اگرچہ یون ہی یہ لفظ بڑی گنجایش والا ہی پر ہمین یہ معلوم کرنا چاہئے کہ ترک تدبیر حضور موعود نے کس چیز کے چہوڑنیکا نام فرمایا ہے یہان ہمکو اپنی عقل سے کوئی معنی نکرنا چاہئے واقفکارون سے معلوم کرنا پر ضرور۔ اگر اوسکے ظاہری معنی ہین تب تو اچہا ورنہ جہالت سے حصول مطلب سے دور پڑ جاوینگے اور نفع کی عوض مین نقصان اوٹہائینگے۔ اسمین تو کچہ شک ہی نہین کہ مبتدی کے لئے ظاہری تدبیر کو ترک کردینا پر ضرور ہے اسیوجہ سے آپنی ترک دنیا کے معنی ترک تدبیر فرمادی ہے مگر فقط ظاہری تدبیر کے چہوڑنے سے ہی حصول مطلب ہونا ممکن نہ تہا لہذا آپ نے اوسکو وہ بہی معنی بتلا دئے جو حصول مقصود مین نہایت کارآمد ہے۔ صدر کی دوسری نقل مین جو حیات دنیا کو لغو کہا ہے وہ کیا ہے اوسکی بڑی بسط سے ہمنے شمس البیان کے دوسرے مطلع مین تصریح کی ہے جسکا احصل پانچ چیزین ہین۔ کہیل۔ تماشا۔ زینت۔ مال و اولاد کی کثرت

نحل ۱۳

اور اوسکا تفاخر۔ یہ پانچون جنکی گنجایش ایک کلمہ ہوا مین ہوگئی ہے حیات دنیا
کہلاتی ہین اور عورتین فرزند سونے اور چاندی کے خزانے سواریان چہارپای
کہیتی یہ سات متاع حیات دنیا کہلاتی ہین بس تارک دنیا کو اول کی پانچ چیزونکو
تو بالکل ترک کردینا اور پچہلی سات مین سے بقدر کفایت پر بس کرنا چاہیے اور
اسقدر کفایت کے حصول مین تدبیر کو ترک کرنا چاہیے تاکہ ذکر کثیر حاصل ہوسکے فقط
ترک علایق علاقہ کی معنی بندش کی ہے اور ہماری اصطلاح مین نو چیزون کی محبت کو
قطع کرڈالنا اور اونسے الگ ہوجانا ترک علایق کہلاتا ہے وہ یہ ہے مان۔ باپ۔
بہائی۔ بیٹے۔ ازواج۔ کنبہ۔ مال۔ تجارت۔ اور مکان۔ جب تک اونکی محبت اور
علاقہ دل مین رہیگا وہانتک خدا تعالی اور رسولؐ اور مہدی علیہ السلام کی محبت
اور علاقہ دل مین نہ سماویگا اور جب خدا تعالی اور رسولؐ و مہدیؑ کی الفت نہوگی وہانتک
ذکر کثیر میسر نہوگا۔ صحبت صادقان۔ یعنی سچون کی صحبت۔ صحبت کہتے ہین باہم
مل بیٹہنے کو اور سچے وہ لوگ ہین جو مہدیؑ کے پانچون اصول پہ بدل وجان مضبوط و مستقیم
اور قایم ہین۔ صحبت نکرنیوالے پہ ہمارے یہان منافقی کا حکم ہوا ہے کیونکہ جسقدر
رموز اور نکات حضور مہدی کے احکام مین ہین اون سب پہ صحبت صادقون کے بغیر
مطلع ہونا محالات سے ہے چنانچہ حضور موعود کا فرمان ہے کہ صادقون کی صحبت
کے بغیر دین کے ارکان مین واقفکاری نہین ہوسکتی پس صحبت فرض ٹہری اور
نیز قاعدہ ہے کہ انسان کو دیکہنے دکہانے سے شوق پیدا ہوتا ہے پس جب کوئی
اپنے ہم نشینون کو کسی کام مین ہمیشہ مشغول دیکہیگا اوسکو بہی وہ کام پسند ہوکر
اوسکی بجا آوری کا شوق ہوجایگا۔ عزلت۔ گوشہ گیری کو کہتے ہین اسیکا نام خلوت
بہی ہے مہدی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ طالب خدا کو کیا چیز فرض ہے جس سے
خدا کو پہونچے۔ آپ ہی نے فرمایا وہ عشق ہے۔ یعنی عشق کے حاصل ہونے سے طالب خدا

خدا کو ہو پہنچ سکتا ہے پس اوسکو عشق کا حاصل کرنا فرض ہے - آپ سے سوال کیا
کہ عشق کیونکر حاصل ہوتا ہے پھر آپ ہی نے جواب دیا کہ ہر وقت اسطرح اللہ کی
جانب دل کی توجہ رکھنا چاہئے کہ وہ کسی چیز کی طرف مائل نہو سکے اور اس غرض سے
ہمیشہ خلوت اختیار کرے اور اپنے اور غیر کسی کے بھی ساتھ مشغول نہو اور اوٹھتے
بیٹھتے - کہاتے - پیتے - سوتے - ہر حال مین حق کا ملاحظہ کرے اور مخلوق کے
ساتھ کچھ بھی حاجت نہ رکھے - یعنی ہر وقت اللہ کی جانب نظر رکھے - ذکر کثیر -
ذکر یاد کرنے کو کہتے ہین جو بھولنے سے الٹا ہے - ہمارے یہان مشہور ہی کہ
لا الہ ہون نہین الا اللہ تون ہے - کا ذکر کرتے ہین مگر اسکی طرح اور طور اور
ترتیب واقفکارون کے سوا حاصل نہو گی اوسمین بڑے نشیب و فراز مین
جسپہ اطلاع نہونے سے کبھی مطلب پہ رسائی حاصل نکر سکے گا - ہمارے یہان ذکر
کثیر پانچ پہر کے ذکر کو کہتے ہین اور اوسکی ترتیب یون بیان ہوئی ہے تین پہر
پچھلی رات سے صبح کے نو بجے تک جسمین نوبت بھی داخل ہے اور دو پہر شام سے
عشا تک جسمین بیان کا وقت بھی داخل ہے - یہ پانچ اصول ہین اگرچہ بعض
لوگون نے چھ سات اصول بھی بتلائے ہین - مگر سید فضل اللہ نے تحقیق
کرکے پانچ ہی اصول مقرر بتلائے ہین اور جناب بندگی میان سید خوندمیر کے
سلسلہ مین بھی پانچ اصول بلا کم و کاست ہین - ان اصولون کے تحت مین اور
نیز خارج مین بھی دوسرے کئی فرائض ہین جیساکہ تعین کو چھوڑ دینا یعنی کچھ بھی
مقرر نہ لینا خواہ وہ وقت پہ ہو یا کوئی چیز یا کچھ رقم ہو - اور توکل یعنی اللہ پہ بھروسہ
رکھنا اور اسباب پر نظر نہ رکھنا - اور قناعت یعنی جسقدر اللہ نے دیا ہے اوسی پر
صبر کرنا - اور صبر یعنی رنج اور سختیون کو سہنا - اور تسلیم یعنی اپنے سارے کام
اور مرادین خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دینا اور رضا یعنی جو کچھ خدا تعالیٰ اپنے لئے

پسند کرے اوسی پہ خوش رہنا۔ یہ سب ترک دنیا کے تحت مین ہین جنمین
ورثہ نہ لینا۔ کسی کے ساتہ کسی قسم کی طمع نہ رکہنا۔ حال قول اور فعل۔ تینون قسم کا
سوال چہوڑ دینا۔ لذت کی طرف مائل نہونا۔ اور جس فتوح کی خبر پہلے سے آگئی ہو
یا جو تین روز سے اوپر آوے اوسکو نہ لینا وغیرہ داخل ہین۔ اور کسی بہی پیغمبر
یا صادقون کے سوا کسی سے بہی میل جول نہ رکہنا۔ ہجرت یعنی گہر بار چہوڑ دینا
وغیرہ ترک علایق مین داخل ہے۔ اور امر معروف اور نہی منکر یعنی جن باتون کا
دین کے اندر کرنیکا حکم ہے اونکے کرنیکا اور جو باتین دین مین منع ہین اونسے
روکنے کا حکم کرنا اور جسطرح بنے روکنا اور کرانا۔ اور سویت یعنی سب کو برابر ماننا۔
اور اجماع داخل صحبت صادقان ہے۔ اور دائرہ کے باہر نجانا۔ اور کسی خویش و اقربا
سے بشرطیکہ وہ تارک نہو نہ ملنا داخل عزلت ہے۔ اور سلطان اللیل یعنی صبح
ہونے کے بعد سے دن نکلے تک اور سلطان النہار یعنی عصر سے غروب تک محافظت
کرنا۔ نوبت یعنی رات کو ایک پہر جاگنا وغیرہ داخل ذکر ہے۔ اور مال کے اندر سے
دسوان حصہ نکالنا فرض مالی ہے خواہ کپڑا ہو خواہ اناج خواہ پیسہ جو کچہ کماوے یا خدا
دیوے سب مین دسوان حصہ دینا چاہیئے یہانتک کہ حضور موعود کا فرمان ہے کہ اگر تجہکو سو دانہ گیہون کے ملین
تو بہی ایک دانہ چیونٹی کو ڈالدے۔ یاد رہے کہ ہماری بیان اعتقادی اور عملی سب ملاکر تیس فرائض کہی
جاتی ہین اون سب سے واقف ہونا ضروری ہے مہدی علیہ السلام کا فرمان ہے بندہ کی قبولیت عمل بدون
قبولیت مردود۔ اس فرمان سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور موعود پہ ایمان لانا اوسوقت سچا گنا جاتا ہے جب اونکے
فرمانونپہ عمل کیا جاوے اور اگر عمل نہو تو فقط زبان سے مہدی موعود حق ہے آمنا و صدقنا کہدینا کچہ کام
نہ آویگا اور اس سے یہ بہی ثابت ہوگیا کہ عمل داخل ایمان ہے اور نیز یہ بہی معلوم ہوا کہ حضور موعود کے
اعتقادی فرضونپہ گو کتنا ہی وثوق کیون نہو بدون اختیار عمل فرضون کے منافق گنا جائیگا خصوص ان
پانچ اصول مذکورۃ الصدر سے چنانچہ تارکان ہجرت و صحبت پہ حکم نفاق کا ہوا حضور موعود سے اظہر من الشمس ہے

پس ہمارے یہان ادویہ عمل کئے بغیر کام نہین چلتا اور حق بات یہی ہی کیونکہ انبیا اور رسل اور اونکے
پورے تابع کامل اولیاء اللہ حکمای روحانی ہین اب جسطرح یہ بدن انسانی امراض و بلا کا مورد ہی ویسی ہی
روح انسانی بہی امراض و بلا کا مورد ہی جیسے حکمای جسمانی جسم پہ وارد مرض کا دوا سے علاج کرتی ہین ویسی ہی
حکمای روحانی انبیا و رسل نے امراض روحانی کو دفعیہ کے معالجے بتلای ہین ہان یہ فرق ضرور ہی کہ حکمای
جسمانی کے معالجہ کی بنا قیاس و تخمین پر ہی کیونکہ اونکو تشخیص مرض مین علامات ظنیہ پہ اعتماد رکہے بغیر
چارہ نہین اور ادویہ کی تاثیر بہی ویسی ہی خیالی اور ظنی ہی پس اکثر غلطی واقع ہوجاتی ہے
اور حکمای روحانی کے یہان ظن و گمان کو گنجایش نہین یہان حکیم علی الاطلاق تعلیم دیکر سب
مرض اور دوا دکہلا دیتا ہی اور اوسکے بتلای ہوے کلیہ جو استیصال امراض مین یقینی ہین بیان ہوتے ہین
لہذا یہان غلطی کو گنجایش نہین تب ہمارے آخرین حکیم سید محمد جونپوری نے ہماری روح کے کلی امراض دفع
اور دفع کرنیکے جو جو دعا اور پرہیز بتلای ہین اونکی تعمیل کے بغیر چارہ نہین حضور کے عمل کے بغیر
قبول مردود کے فرمان مین یہی سر ہی کہ جیسے طبیب کے معالجہ پہ عمل نکرین اور دوا کا استعمال اور
پرہیز کی پابندی سے رہین یعنی جب تک ہم اوسکے بتلای ہوی نسخون کو عمل مین نہ لادین وہان تک
تو ہم کتنی ہی حکیم کو تجربہ کار اور ہشیار یقین کیون نکرتے ہون پر ہماری بیماری کے دفعیہ مین یہ
حسن ظن کچہ بہی کارآمد نہین ہوسکتا۔ کیونکہ فی الواقع طبیب کے تجربہ کار ہشیار یقین کرنا
وہی ہے کہ اوسکے بتلاے ہوے معالجہ پہ کاربند ہوا وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْحَقِّ وَھُوَ یَھْدِی
السَّبِیْلَ ۔ الہی اس راست گفتار کج کردار کو بصدقہ مہدی موعود ساری حکمون پہ
تعمیل کی توفیق عطا فرما کر تیرے اندر فنا ہوجانے کے درجہ تک پہونچادے
بِکَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ ۔

تمّت

یا فتّاحُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولود جناب سید محمد مہدی موعود علیہ اکمل التحیات وافضل الصلوٰۃ از فقیر سید اشرف عرف اچھا میاں مہدوی المتخلص بہ شعری منظمہ تاریخ پانزدہم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری

آپ ہو سردار عالم سرور ہر دو سرا
بادشاہ جن و انس و رہبر و راہ ہدیٰ

گمرہوں کی رہنما ہو پیشوا ای اتقیا
کمترین کو لغزش حرص و ہوا سی تو بچا

ای سمیِّ مصطفےٰ ای ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمیہ عنایت کی نظر بہر خدا

آنکی ختم المرسلین نے دی خبر
باقی ایکدن بھی رہا گی قیامت کے اگر

اودہی اہلبیت نبی ہمنام ہی ایک بشر — اسم والد ہی میرے مو جس کا پدر

ای نبی مصطفےٰ ای ہمہ خیر الوریٰ
کیجیو ہم پہ عنایت کی نظر بہر خدا

آپ ذی سن آٹھ سو کے بعد سینتالیس کے — ہوکے پیدا ثبت جونپور کی گرامی سر بسر
آمنہ ماں باپ ہین عبد اللہ عالی گہر — پی گئی تھے دودہ سارا خضر کا تم بے خطر

ای نبی مصطفےٰ ای ہمہ خیر الوریٰ
کیجیو ہم پہ عنایت کی نظر بہر خدا

مدرسہ مین شیخ کو اور خضر کو تعلیم دی — اور امانت کہو کہری مسجد مین جا نانا کی لی
سخت کافر سے جو راجہ کو مدد شرقی کی کی — ہوگئی یان سے شروع اسلام کی پھر تازگی

یعنے دلیت راجہ ۱۲ یعنی سلطان حسین شرقی ۱۲

ای نبی مصطفےٰ ای ہمہ خیر الوریٰ
کیجیو ہم پہ عنایت کی نظر بہر خدا

کافر دلیت کو جب تلوار ماری آپنے — دوش سے لے تا بدل شمشیر اتاری آپنے
دیکہی جب تصویر بت اوس مین سپاری آپنے — ہوکے جاذب لے لیا سب فیض باری آپنے

ای نبی مصطفےٰ ای ہمہ خیر الوریٰ
کیجیو ہم پہ عنایت کی نظر بہر خدا

بارہ برسون تک تجلیات مین محو ہی رہی — سات مین ہوش بالکل پانچ کچھ ہوش

خدا کی ذات کا ظاہر ہونا ۱۲ — برس ۱۲

۴
جار بس یعنی جذب وا سے
یعنی سکر شش
بیان کرشش ہوکر
خدا کی طرف کی کشش سے ۱۲

پہر ہوا یہ حکم رب کر ہجرت ای بندہ مرے | | چہوڑ کر سب خویش آجب جہمی دانا پور گئی

ای سمی مصطفیٰ ای ہمہ خیر الورا
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

یاں ہوا بی بی الہدیٰ کو الہام خدا | | مہدی موعود ہمنے تیری شوہر کو کیا
سید محمود نے جب یہ سنا غش آگیا | | ہی وہ سب مشہور جاونکی نہین رتبہ ملا

ای سمی مصطفیٰ ای ہمہ خیر الورا
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

شیخ پہیکہ نے جلایا راہ مین مردم کہین | | پہر چندیری مین ہوا مشہور ای شاہ دین
بی بی پہکیا آمین آج شیخ نپہ پاپوشین پڑین | | وہ ہوا نجود جیسے قطرہ کوئی سماجون مین

ای سمی مصطفیٰ ای ہمہ خیر الورا
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

جبکہ چاپانیر مین آگر کیا اپنا مقام | | وعظ سنے کو بہت خلقت کا ہوتا اژدہام
یاں ہوئی بی بی الہدیٰ کی رحلت اپنک | | اور خمیر و نین یہان آخل ہو شاہ نظام

ای سمی مصطفیٰ ای ہمہ خیر الورا
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

پہر مانڈو مین کیا سلطان غیاث الدین کو شاد و خوش | | ساتھہ تو ڑی کے بانٹی شہ کی بڑلا مراد

چھوڑ کر دنیا کے تئیں خدمت میں ای الہدا		مقبرہ بخشا طفیلِ اجملِ عالی نہاد

اے سمی مصطفےٰ اے ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہم پہ عنایت کی نظر بہر خدا

سارے ولیون کو زیارت سی بہت بخشا سرور		دولتاباد آ کے برہانپور سی پہنچے حضور
پھر دیا احمد نگر مین شاہ کو آنکھون کا نور		ایک کُلّی سی کیا شیرین کنوین کا آب شور

اے سمی مصطفےٰ ای ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہم پہ عنایت کی نظر بہر خدا

کر کے ایک ہوی نہ دانی یہ او سی پھر چھوڑ دی		شیخ ممن نے بدرین دیکھلی پھر آ کی
لے گئے گلبرگہ روح خواجہ گر کر عاجزی		کی علاء الدین و مولانا ضیا نے ہمرہی

اے سمی مصطفےٰ اے ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہم پہ عنایت کی نظر بہر خدا

تین سو اور ساٹھ اصحابو نکو کشتی پر بٹھا کے		رہ کے بیجاپور ایک شب بندر داہبول آ کے
جب ہوا فاقہ سہ روزہ خضر توشہ بہشت لا کے		کر توکل بر خدا کوزہ نکو بھی خالی کرا کے

اے سمی مصطفےٰ ای ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہم پہ عنایت کی نظر بہر خدا

نہ صد و یک پر کھڑی ہو حاقی رکن و مقام		آپ نے لو فرمان سٹا احرام باندیا امام

حضور میوہ و [illegible] … جوکہ کلاں اسم ہی بی کے … بیشک … [illegible]

انہیں بین رحلت فرما … اوپر سے …

دیتا آواز ہو … [illegible]

کعبۃ اللہ مین کیا دعوی یان خاص و عام
کہدیا مومن وہی ہی جو ہوا ہیر اعلام

اے سمی مصطفیٰ ای ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

ہو گئی تمکو رضا روح رسول اللہ سی
پہر کیا دعوی ہوا جو حکم یان اللہ سی

احمد آباد آئی سید دیوکی ہو راہ سی
دار السلطنت گجرات ۱۲
کم مقام اپنا نہ رکہا یان اٹہارہ ماہ سی

اے سمی مصطفیٰ ای ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

حاجی مالی بہی شرف یاب ہوا کام سی
ہو گئی تب شادی مرگ اونکو اس انعام سی
ادی خوشی کے مر جانا ۱۲

ظرف کو او نکی کیا لبریز اپنی جام سی
برتن ۱۲ بہرا ہوا ۱۲
شاہ نعمت بہی ملی سا نیج مین خدام سی
صحابہ کرام سی جو تہی ۱۲ نام موضع قریب احمد آباد ۱۲

اے سمی مصطفیٰ ای ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

آکے پٹن مین کیا اپنا شہ خوندمیر کو
نام شہر ۱۲
تیسرا دعوی کیا بڑلی مین روز ہیر کو

خوش پتہ بتلا کیا پہر یوسف دلگیر کو
لکہہ کے یہ ظاہر کیا سلطان چاپانیر کو
محمود بیگڑہ ۱۲

اے سمی مصطفیٰ ای ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

چلے یان سی آئی جالور مین بنج جوگی
نام قصبہ دارگو مقام ۱۲

کر دیا جبدل نذر قدمونپہ فدا مال اوجی
زبدۃ الملک ملک قتبان ۱۲

له حاجی مال کا نام معلوم نہین کہ کہان کے تہے بارادہ حج جعفر پور کی فرصت مین بہر حضرت کے بعد آکر او نکو ہی بیعت کیا ۱۲

له صحابہ کرام سے دوسرے ۱۲

له بیان یوسف بیعت ساکن پٹن ۱۲

اور شہادت قطرون سی شاہ دلاور نی گواہی ۱۲ · صاحب پنجم ۱۲	بخشی ایک مسواک کو خلعت درِ سبز کی دامن ۱۲ · بادشاہی

اے سمی مصطفی اے ہمسر خیر الورا
کیجیو ہمیہ عنایت کی نظر بہر خدا

داخل نصر الملک جی ہی ہوناگور سے مہدی ۱۲ · نام مہاجر · نام شہر مارواڑ ۱۲ یعنی جیسلمیر مین مشرک چڑھی سب شور سے نام شہر مارواڑ ۱۲	ذبح یہ ایک بیل کے اونہی گھٹا گھنبور کی کر لیا تابع اونہین پر معجزہ کے زور سے اونہین

اے سمی مصطفی ای ہمسر خیر الورا
کیجیو ہمیہ عنایت کی نظر بہر خدا

پہر نگر ٹھٹہ مین جس دم آپکی منزل ہوئی نام شہر سندھ ۱۲ جام نندا کو عداوت آپ سی کامل ہوئی نام بادشاہ سندھ ۱۲	شیخ صدر الدین کی حاصل مراد دل ہوئی نام مہاجر ہندی ۱۲ شب قدر کی بزرگی کا ہیر مین آ حاصل ہوئی نام شہر ۱۲

اے سمی مصطفی ای ہمسر خیر الورا
کیجیو ہمیہ عنایت کی نظر بہر خدا

سید خوندمیر جنگل مین جو بچھڑی راہ سی ہذا مہدی کی سنی آواز ہر ہر گاہ سے یہ مہدی ہے ۱۲	ہنڈ ماہجوایا خدا نے اپنی ہی درگاہ سی آخرش آ کر ملے عالم کے شاہنشاہ سی یعنی مہدی موعود سی

اے سمی مصطفی ای ہمسر خیر الورا
کیجیو ہمیہ عنایت کی نظر بہر خدا

شکوۂ ایذا جو آکر دمندون نی کیا گلہ ۱۲	ہد حضرت سی درندون اور گزندون آ… ہم بہائی نو آدم · کاٹنی والا ۱۲

۴۸
… شاہ دلاور …

جنون سے اقبال حضرت نیک بنی ونے قبول کیا ۔ ترک مال و جاہ کو عقبیٰ پسندون نی کیا
(قبول کرنا ۱۲ — مرتبہ ۱۲ — عاقبت ۱۲)

اے سمی مصطفےٰ اے ہمسر خیر الورا
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

الغرض پہونچی سواری آپکی قندہار کو ۔ زور و چندان دیا تب دعوی کے اظہار کو
سنکے حاکم نے ستایا بہیجکر جبار کو ۔ لیکن اپنا کر لیا شہ بیگ سے میخوار کو
(نام شہر کابل ۱۲ — ظاہر کرنا — زبردست — نام امیر قندہار ۱۲ — شراب پینے والا)

اے سمی مصطفےٰ اے ہمسر خیر الورا
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

فرہ جاکر آپ نے آخر سفر کو کر دیا ۔ طالبوں مین بہرہ فیضان بالکل بہر دیا
درجہ اصحاب مین ایک سے ایک کو بہتر دیا ۔ آپ نے دکھلا شہا اسلام کا جوہر دیا
(نام شہر خراسان ۱۲ — حصہ ۱۲ — فیض ۱۲ — جواہر ۱۲)

اے سمی مصطفےٰ اے ہمسر خیر الورا
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

آپ وہ ہین جسنے زندہ کی نبی کی چال کو ۔ آپ وہ ہین جسکی روحین آئین استقبال کو
آپ وہ ہین راہ پہ جو لائے بد اعمال کو ۔ کہدیا بے پوچھے ہر ایک شخص کے احوال کو
(برے کام والے ۱۲)

اے سمی مصطفےٰ اے ہمسر خیر الورا
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

[illegible]ام سے بدعت کو بالکل دور کی ۔ آپ نے توحید سے ساری جہان معمور کی
(نیا کام ۱۲ — خدا کو ایک جاننا ۱۲ — آباد کی ۱۲)

آپکی تقریر مین تاثیر ہے کیا صور کی ۔ دہجیان دی ہین اڑا ہر عالم مغرور کی

اے ہمی مصطفے اے ہمہ خیر الورا
کیجیو ہمیہ عنایت کی نظر بہر خدا

دلکی بیماری کو جو بخشے شفا وہ آپ ہین ۔ جیسے قادر ہی نہین کوئی ہوا وہ آپ ہین
جسمین قطعاً کچھ نہوویگی خطا وہ آپ ہین ۔ اولیا اونکو دیکھے تبہی بتا وہ آپ ہین

اے ہمی مصطفے اے ہمہ خیر الورا
کیجیو ہمیہ عنایت کی نظر بہر خدا

آپکے باعث سے سر وجان نے دیکھا ہے خواب ۔ لوٹتا تہا وہ ہوا درد شکم سے اضطراب
اسکو پس خوردہ پلا کر دیا اچھا شتاب ۔ عالمون کو مل گئی دوسال مین راہ صواب

اے ہمی مصطفے اے ہمہ خیر الورا
کیجیو ہمیہ عنایت کی نظر بہر خدا

جمعہ کو نیت وتر کی کی باواز بلند ۔ آخری ہفتہ عمر کا جان گئے سب عقلمند
نوسودس کو پیر کے دن ہوگئی رحلت پسند ۔ ہوگئی اکیسوین ذیقعدہ کو سب دردمند

اے ہمی مصطفے اے ہمہ خیر الورا
کیجیو ہمیہ عنایت کی نظر بہر خدا

کردیا رخصت میان خوندمیر کو بعد ہم ۔ دی بشارت پہر صحابہ کو کہ جاو یان سے تم

رافضی کے تین سو اسوار کو کر ڈالا گم	پہلوان کو بہی کیا غارت وہین شاہ امم

اے سمیِ مصطفےٰ اے ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

آپ کے اوصاف کی پایان نہین ہے بیگمان	مین تو کیا ہون پر ثناخوان ہو اگر سارا جہان
پہر بہی کیا مقدور ایک فدوی جو کرے بیان	مظہر جبروت ہو اور مہدی آخر زمان

اے سمیِ مصطفےٰ اے ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

آپ نے مردون کو زندہ کردیا پل مین شہا	زہر دنیا سے دل فدوی کا ہے بالکل مرجہا گیا
ہو نگاہ لطف بر فدوی پہ بہر مصطفےٰ	زندہ کر کے بخشئے مہر ولایت سے ضیا

اے سمیِ مصطفےٰ اے ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

ور در روحانی سے فدوی کو رہائی دیجئے	سب علایق سے بچا دلکو صفائی دیجئے
آپکی درگاہ عالی کا اسے سایہ دیجئے	فدوی کو دست و پاکو تاب و کہائی دیجئے

اے سمیِ مصطفےٰ اے ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

آپ ہو نائب خدا کی اے شہ عالی مقام	آپ ہو ظل ظلیل حضرت رب الانام

ناخدای کشتی طوفان زدہ ہو یا امام
بحر عصیان مین پڑا ہی آپکا شوری غلام

(طوفان لگا ہوا ۱۲ — دریا ۱۲ گناہ ۱۲)

اے سمی مصطفےٰ ای ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

آپ نے طوفان سے لوگون کو بچایا شاہ دین
دستگیری اوسکی کیجے بہر رب العالمین

(ہاتھ پکڑنا ۱۲)

آپ کا یہ نام لیوا ہی غلام کمترین
سب حوادث سے چھڑا کر کیجیے اپنا رہین

(آفات — گروی ۱۲)

اے سمی مصطفےٰ ای ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

اے خداوند آپ ہو مختار سرکار خدا
شوری ناظر کو عصیان سے لیجے چھڑا

(گناہ ۱۲)

زیر فرمان آپکے ہین آب و خاک آگ و ہوا
قرب و وصل حق کی اوسکو حق سے دلوا دو رضا

(نزدیکی ۱۲ — ملنا ۱۲ — اللہ تعالی ۱۲)

اے سمی مصطفےٰ ای ہمسر خیر الوریٰ
کیجیو ہمپہ عنایت کی نظر بہر خدا

هو العزیز

ترکیب بند معجزات سید محمد مہدی موعود من علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام ای خازنِ اسرارِ حکمت السلام
خزانچی ۱۲ بھید ۱۲

السلام ای قامعِ بدع و غوایت السلام
بدعت ۱۲ گمراہی ۱۲

السلام ای حاکمِ احسان و طاعت السلام
حکم کرانیوالے ۱۲ عبادت ۱۲

السلام ای فارقِ حق و بطالت السلام
جھوٹ ۱۲

السلام ای وازنِ قنطارِ رحمت السلام
تولنے والے ۱۲ ڈھیر ۱۲

السلام ای قاسمِ فیضِ ولایت السلام
بانٹنے والے ۱۲

السلام ای مالکِ صبر و قناعت السلام
صبر ۱۲

السلام ای سارقِ مجد و شرافت السلام
بزرگی ۱۲ بزرگی ۱۲

السلام ای عاشقِ فیاضِ مطلق السلام
اللہ ۱۲

السلام ای مہدیِ موعودِ برحق السلام
سچے ۱۲

الصلوٰۃ ای رہنمای مسلکِ حق الیقین
رستہ دکھلانیوالے ۱۲ پورا یقین ۱۲

الصلوٰۃ ای حل نمای مشکلات مومنین
کھولنے والے ۱۲

[illegible]

الصلوٰۃ ای زینت کرسی و افلاک و زمین
الصلوٰۃ ای نائب شاہنشہ عرش بریں

الصلوٰۃ ای معدن رمز و نکات علم دین
الصلوٰۃ ای مخزن معنی قرآن مبین

الصلوٰۃ ای جمع اسرار ختم المرسلین
الصلوٰۃ ای منبع انوار رب العالمین

خیر مقدم مرحبا ای دین حق کے پیشوا
ای محمد مہدی و والی حضرت مصطفیٰ

شکر ہے روشن ہوئی اقدام عالی سے جہان
چشم ما روشن دل ما شاد ایضاً زبان

منتظر تھے آپکی اقدام کے خورد و کلان
آگئی سارے دل پژمردگان میں تازہ جان

دہوم ہے بخشش کی حضرت کی میان انس و جان
کیون نہ ہو جاگیر ہے ایک ادنی خادم کی جہان

آپکی آنے سے راز حق ہوا بالکل عیان
ہوگئی اب وہ شریعت جو تھی اسرار نہان

کیا عجب قرب الہی آپکے پیرو کو ہو
یہان بجز اللہ کے سمجھا نہیں کچھ اور کو

جسکا بخت سعید اوسکی جو خادم ہوگیا
اور خوشا قسمت جو دین کا ملازم ہوگیا

پڑگئی جسپر نظر عصیان سے نادم ہوگیا
چھوڑ کر دنیا کو راہ حق کا عازم ہوگیا

پیرو کامل ہر ایک پیر مجسم ہوگیا
مومنون کا اور ملائک کا مقدم ہوگیا

غم ہے کیا جب آپسا دوزخ سے عاصم ہوگیا
خوف پرسش کیا ہے جب قرب دائم ہوگیا

ای محمد مہدی تو خود بیشک آپ ہو

معجزون کی فلک کو زیب ارا کہ آپ ہو

آپکے آنیسے پہلے یہ ہوا ارشاد رب
معاملہ دیکھا جناب والدہ نے شب

آگیا گویا فلک سے گود مین خورشید تب
جیب مین گمکردہ نکلا آستین جیبکا

دیکھکر یہ ہوگئین وہ عابدہ بیہوش تب
بھائی کو اونکے بلا دکھلا دیا وہ حال سب

تب کہا کچھ عارضہ اونکو نہین ہے یہ سبب
جذبۂ حق سے وہ بالکل ہو رہی ہین مضطرب

ہوش مین آئین تو سب احوال بھائی سے کہا
عرض کی مہدی تمہارے پیٹ سے ہوگا خدا

بارگاہ خاص کو جب شہ نے نور افزا کیا
یعنی بطن مادری مین ہوگئی رونق فزا

چوبدار قدرت حق نے بالحان دادا
دی ہو تعظیماً ادب سے مہدی حق کی صدا

بارگاہ عام مین پھر جب ہوئے جلوہ نما
یعنی شرف و مرتبہ تولید کا کامل ہوا

ساری آلائش کو حکم دورباشی ہوگیا
دونون شہرون کو بحکم دست تمہارا کہا

کیون نہون روز تولد سے یہ ساری اہتمام
ذات عالی سے شریعت کا ہے وابستہ نظام

[illegible] نے سمجھایا کاسہ شیر کا
کھل گیا تب اپنے حال کی عدم تاثیر کا

شکر خوش ہو کر کیا تب خالق تقدیر کا
اور کہا اب مل گیا ثمرہ میری تدبیر کا

[illegible] بہا نہین ہر جان و میر کا
ہے صلہ یہ دید الہی جسکے دامنگیر کا

ہو بہو نقشہ ہی سارا احمدی تصویر کا
حسن صورت کا وفا کا رنگ کا تنویر کا
نور دار کرنا

مل گئی ہی آج وہ الحمد للہ آرزو
روز و شب جسکی لگی رہتی تھی مجکو جستجو
تلاش

آپکے یمن قدم سے آئی جان اسلام مین
پڑ گئی بالکل خرابی کفر کے ہر کام مین
برکت ۱۲
بت جونپور کے گرے تہا نہ عام مین
آگئی آواز سمیع شیخ ذوالاکرام مین
سات برسوں تک نہ پہنچا آب و دانہ کام مین
پر وہی طاقت تہی جسم میمنت فرجام مین
تالو ۱۲ — مبارکی ۱۲ — انجام ۱۲
فرض و سنت سب ادا ہوتے تہی اون ایام مین
ضعف ہوتا ہی نہ تہا گو صبح مین یا شام مین
دنون ۱۲ — کمزوری ۱۲

کیوں نہو مین مصطفےٰ کے مظہر باطن جناب
کیا نبی اور کیا ولی سب آپکی مین فیضیاب
فیض پانے والے ۱۲

ہو گیا جس ملک مین مقدم شہ ایمان کا
اوس زبان ہی مین رہا ہوتا بیان قرآن کا
چونکہ حضرت کی زبان سے تہا بیان رحمان کا
کر سکے تحریر یہ امکان نہ تہا انسان کا
آپکے قبضہ مین ہے دل سارے انس و جان کا
ہو گیا مومن برہمن حکم پا سلطان کا
روح جسکی نیک تہی تابع ہوا فرمان کا
کیونکہ سب ہون ایک یہ منشا تہا یزدان کا
ارادہ ۱۲ — اللہ ۱۲

فرض ہی سب پر اطاعت آپکی یا شاہ دین
تابعداری ۱۲
آپ ہو نائب خدا کی قاسم فیض مبین
باٹنے والے ۱۲ — ظاہر ۱۲

ساری اشیا نے شہادت دی گواہی آپکی
ٹپکی ہر قطرہ سے کیا عظمت پناہی آپکی
شاہدی ۱۲ — بزرگی ۱۲

کاہ سے روشن ہوئی بس عالیجاہی آپکی
سنگ سے ظاہر کی عزت دستگاہی آپکی

منتظر ہوں کے تھی دریا مین ماہی آپکی
خوش ہوئی صورت جو دیکھی قبلہ گاہی آپکی

کافروں نے معجزے کی سربراہی آپکی
ملک دلپہ کیا حکومت تھی الہی آپکی

آپ سے گویا ہوا افعی مقام فرہ مین
ایک مدت سے قدمبوسی کا تھا اشتاق مین

بہر ابشاعت تھا پس خوردہ جناب پاک کا
دور ہوگیا سے کیا سایہ جبین مبارک کا

دیکھ کر کا خوش کیا دل احمد غمناک کا
بلا ز صدیقی سے چہرہ گوایا نشہ تریاک کا

جی بچا ثعبان گزیدہ بگہ چالاک کا
مٹ گیا درد ایک شہ اور سرو سفاک کا

ایک درخت سبز فورا بنگیا مسواک کا
حرف آیا ور میاں جب شہ سے استدراک کا

صاف دریا کا فرو سب زور طغیانی ہوا
شور تھا جو گلی سے شیرین وہ پانی ہوا

واقعہ حالی ہر ایک کا کہہ سنایا آپ نے
پتہ یوسف کو ورق تک ہی بتایا آپ نے

بیگڑی کا بہا نجا اپنا بنایا آپ نے
مرزی کے غائب جنازہ کو پڑہایا آپ نے

سندہ مین مردوں کو بھی فورا جلایا آپنے
شیر نر انگشت پا سے تھا ہلایا آپ نے

گم شدہ موتی معہ گہر کے جلایا آپ نے
شیخ زادوں کو چند بری مین گھٹایا آپ نے

ساتھ رہتی تھی ہمیشہ آپکی فوج ملک

معتقد درگاہ عالی کے ہوئے جنون تا ملک

ایخداوند آپکی جس جس جگہ منزل ہوئی
قفل بے کنجی جو کھولا خلق سب قائل ہوئی
سونا اور جوہر بنی تب یہ ہی جا مشکل ہوئی
سربلندی آپکو اللہ سے حاصل ہوئی

شب کو دیوار سے ہی بنگرو میں حائل ہوئی
گرا و ٹہائی تیغ طاقت دست سے زائل ہوئی
دست بوسی کی تو خوشبو ہاتہو میں داخل ہوئی
اسلئے اونچی نہ گردن ایک ہی تا کمیل ہوئی

آپ بی دریافت اصلی نام کہدیتے سدا
دور و نزدیک ایکسان آواز سب نے سن لیا

آپکو تہا خرق عادت میں نہایت دسترس
جسم اطہر پہ نہ بیٹہی آپکے کاہی مگس
کہودنا چاہا ضریح پاک کو جسوقت بس
راہ گیری آپ فرماتی مگر جواہی کس

تابع فرمان تہا تائید غیبی کا عسس
تین سو اسوار نابود ہو گئے آندہی میں
دہنس گیا فورا زمین میں پہلوان بوالہوس
بستی سب ہموار ہوتی اور ہیتی خار و خس

دست جسکی پشت پہ رکہا ہوا مہر نبوت
لکہدیا تفسیر میں حضرت نے بل انگشت

مرتبہ ہے آپکے دربار عالی کا بلند
آپ ہیں پاشاہ درگاہ الٰہی میں پسند
آپ نے آتے ہی کردی گردشونکی راہ بند

آپکی جون ملک ہور و پری ہیں مستمند
آپکی پیرو کو ہر کسطرح سے ہو نہچی گزند
ہو گئی ہیں ہو ہوتی اب ارمین

آپکی خدمت ہی شہا صاف سونا اور سوگند (خوشبو ۱۲)
اسلیئے خدمتین آحاضر ہوا ہی دردمند

درد شعری کا شاؤ بس خدا کیواسطے
اب مدد پہ اوسکی آؤ بس خدا کیواسطے

تمت۔ این ترکیب بند معشر پر روز بار عام یعنی بتاریخ ہژدہم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۲ھ
انجام شد۔ الہی یہ ہدیۂ محقر بجناب صاحب معجزات مقبول اور پذیرا ہوجیو

سراپای مہدی آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کیون جوش طبیعت مین ہی بجد و حساب
آج کیون دلپہ ہی یہ چھایا ہوا مضمون کا سحاب (بادل ۱۲)
آج کیون اُمڈی چلے آتے ہین لفظ نایاب (جو نہ مل سکین ۱۲)
آج کیون ہو گیا مفتوح معانی کا باب (کھلا ہوا ۱۲ — معنونکا دروازہ ۱۲)

چون تقاریر شرربار بجانامی ریزد
نکتہا از دل بشاش چرا می خیزد

تہا یہی سوچ کہ دی ہاتف غیبی نے ندا (آواز دینی والا ۱۲)
ہی یہ سامان پی مدحت مہدی ہدی (تعریف ۱۲ — رہنما)
وہ شہنشاہ جو ہی ہمسر شاہ بطحا (برابر ۱۲ — بادشاہ کہ ای رسول اللہ ۱۲)
شرف ہی جسکے تولد سے جونپور کو ملا (پیدا ہونا ۱۲)

جسکے احسان سے سیراب ہی خلق معبود (پیٹ بھرا ۱۲)
تھے نبی جب نبی یہ بھی ولی تہا موجود

بہذا شان خدا رتبۂ عالی دیکھو — فیض سے اوسکے نبی تک نہین خالی دیکھو
یہ پیمبر کی ولایت کا ہے والی دیکھو — کیسی امت کو ہلاکت سے بچالی دیکھو

بات جو اصل تہی سالار عرب نے کہدی
سردار ۱۲ یعنی رسول اللہ
میرا انکار ہے انکار جناب مہدی

مصطفیٰ پہ جو ہوا ختم رسولان خدا — اونپہ امت کی ہدایت کو ہے قرآن اترا
آخری حج کو ہوا دین بہی کامل سارا — باقی اب دین مین کیا ایسا دقیقہ تہا رہا
باریکی ۱۲

دی نبی نے جو خبر مہدی کا آنا ہے ضرور
میری امت کو عدالت سے کریگا معمور
بہری ہوئی ۱۲

کیا نہ پر کی تہی عدالت شہ عالم نے بہلا — کام یہ مہدی کے آنے پہ جو موقوف رہا
اور جو پر کی تہی تو پہر وعدہ دنیا کیسا — کچہ نہ کچہ ستر خفی اوسمین مقرر ہوگا
بہید ۱۲ پوشیدہ ۱۲ — ضرور ۱۲

رہ گئی ہوگی کوئی بات ضروری دین کی
انتظاری جو ہے مہدی ذی تمکین کی

اس جہان مین ہے ہر ایک چیز کی دو وجہ ضرور — ایک ظاہر ہے تو ہے دوسری باطن مشہور
جیسے الفاظ مین مخفی ہین معانی مستور — دین کی بہی ہے یہی دو وجہ ہوئی مین غور

ظاہر دین سے احکام نبوت ہے مراد
باطن دین ولایت کے ہین سارے ارشاد

اب نبوت تو ہوئی حضرت احمد پہ تمام
پر ولایت کے نہ ظاہر ہوئے ابتک احکام

گو کہ تھے جانتے اون سب کو شہ ذوالاکرام
آپ کو پر نہوا حق سے جو حکم اعلام

اسلئے وعدہ ہوا مہدی کے آنیکی
تہا ذریعہ یہی امت کے بچانیکے لئے

تب عدالت سے یہان حکم ولایت ہی گیا
اور خلاف اوسکے ہوئی وہ ہی ستم اور بیداد

میری مولا نے کئے آکے وہ عالی ارشاد
اوسکو آباد کیا اسکو کیا ہے برباد

نقل مہدی ہے کہ تب مجکو خدا نے بہیجا
دین سب اوٹھگیا اور پہیلی رسوم بیجا

جو جو مہدی کا نشان قول نبی میں آیا
ہمنے وہ ذات محمد میں سراسر پایا

بلکہ صورت بہی رسول عربی کی لایا
کبہی اس ذات مبارک کا نہ دیکہا سایا

دیکہئے صورت زیبای جناب مہدی
اب بہان سنئے سراپای جناب مہدی

واہ وا کیسی ہی اوس چہرۂ زیبا کی پھبن
خور ہی شرمندہ وہ ہے روی مبارک روشن

حق سی ملجاے جو کوئی دیکہلے میمون چتون
ہی مبارک یہ بدن نور خدا کی مسکن

آپکے سامنے یوسف بہی اگر آجای
حق تو یہ ہے کہ ہمی حسن سے شرما جای

رنگ رخ کی ہین صفت کیا شہ خوبان کی کہون
انکا رنگ سول حربی سا موزون

صبغۃ اللہ و من احسن صبغۃ کو پڑھو
ہے صباحت یہ نہایت ہی ملاحت تمکون

گول مکھڑے مین وہ خوبی ہے وہ زیبائی ہے
جسکا خود خالق یکتا ہی تماشائی ہے

کتنی خوش وضع کشادہ ہے جبین انور
اسمین یہ عیب ہے جو اوسپہ نہ ٹھہرے ہے نظر

ہیچ ہے دیجیے خورشید سے تشبیہ اگر
نور اوس در سے وہ پاکر ہوا اول ہی چاکر

ہے وہ خوش بخت کہ دہلیز علا پر انکی
جبہہ سائی ہے لکھی لوح جبین پر جنکی

دیکھیے ابروی پیوستہ امام ہمام
انکا بندہ ہے مہ نو تو ہے جوزا بھی غلام

قاب قوسین اگر کہیے بجا ہے یہ کلام
حسن حضرت نے یہ باندھی ہین دو ہندی صمصام

آیۂ مصحف رخ پہ یہ لکھے دو مد ہین
مظہر سایۂ ذات ملک سرمد ہین

سرمگی چشم کی خوبی ہے رقم سے باہر
وہ سیاہی کی چمک اور وہ سفیدی ظاہر

آبداری مین ہی ہیرے سے بھی بڑھکر ظاہر
جسپہ کر ڈالین فدا نرگس و آہو باہم

خوشنما رنگ گلابی ہے وہ انکھو نمین بھرا
نیچے ہیرے کے ہو جسطرح گل سرخ دھرا

یعنی پلکونکی ہی زیبائی نہین ہی کچھ کم
خط تقدیر ہوا کرتا ہے ان ہی سے رقم

یہ قدرت کی برابر ہین چھنے خوب قلم
برچھیان تیز ہین یہ بہر عدوی ظالم

صف یہ پاکان خدا کی ہی عبادت کو کھڑی
ہر گھڑی جنکی نگہ عرش سے ہتی ہی لڑی

ناک اونچی ہی کہ یہ لوح رخ شاہ زمن
یا الف اسم سے اللہ کے ہی پرتو فگن

یا چمکتے ہوے چہرے کی ہی سورج کی کرن
یا خدا بینی کی ہی راہ جہان مین روشن

ہی یہ یکتائی مالک کی دلیل اظہر
نتھنے ہین میم سے مہدی و محمد کی خبر

مخزن خوبی ہین اور کان ہین حق آگاہ گوش
جنکے خوبان جہان دل سے ہوے حلقہ بگوش

شور انسانون مین جنکا ہی ملائک مین خروش
حق نیوشی ہی سدا کام ہی باطل نیوش

کوئی نہ بھی نہ سنے ہونگی اس کان کی کان
تازہ تازہ جو سنے حکم الہی ہر آن

وصف رخسار منور کا بیان کیا کیجے
ہی تو آئینہ کی ہی اپنا بند زبان کیا کیجے

ہو جو سورج سے عیان اوسکو عیان کیا کیجے
اوسکی ہمشکل نہین ورد جنان کیا کیجے

دہنے رخسار پہ یکتا خال سیہ پیارا ہی
جیسے پریان مین خدا حور نے جی وارا ہی

لعل لب کی ہی نزاکت ہی خدایا کیا خوب
لعل سمجھا اسی دولت ہی خدایا کیا خوب

کیسی خوبی و لطافت ہی خدایا کیا خوب
باب اسرار طلاقت ہی خدایا کیا خوب

کیا کیا اسرار خدا انسے نکل آتی ہین
کل نہین سکتے جہان کے عقلا کہاتی ہین

ہاے جوہر ہون وہ دانتونکی چمک ہی دلدار
سین کا سینۃ اللہ کی ہی اس سی اظہار

خوشنما اوسپہ ہی کیا پان کی لالی کی بہار
گر ندا کیجیے یاسین کا ہو وی دیدار

لال ہونٹون مین جو ہنستے وہ چمکتے دیکھے
صاف سیارے شفق بیچ دمکتے دیکھے

لو کہو شمع ولایت کی ہی اوس شمع کی زبان
لال اوجیا مین اسکے ہی زبان انسان

جس سے روشن ہوی عرفان کی راز نہان
اسپہ ہی ختم معانی رموز قرآن

مخزن ان علینا کے ہی در کی کنجی
معرفت کی ہے یہ سب فن و ہنر کی کنجی

شبلت پاک کی اوصاف مین حیرانی ہی
فکر تشبیہ مین کیا مجکو پریشانی ہے

کیا حسین اوس سے بنے وہ لب نورانی ہی
خوب ہی گہرا یہ حیوان مین بہرا پانی ہی

خوشنویسی یہ ہون خطاط ازل کی قربان
سرنگون دونون الف کیا ہی بنا یکسان ۔۔۔ ایک جیسے

ثم ان علینا بیانہ

ریش عالی ہی وہ گالونپہ سیہ اور بہری (داڑہی ۱۲)
کالی پوشاک ہو پہنے ہوی جون کوی پری

جیسے ہو باغ مین روئیدگی کثرت سی ہری
گرد کعبہ کے یہ ابریشمی پوشش ہی دہری (پوشاک ۱۲)

نور غالب ہی سیاہی پہ رخ انور کا (نوردار ۱۲)
یہی حلیہ ہے یہی قول پیغمبر کا (چہرہ ۱۲ — فرمان ۱۲)

گہنگر یالے ہین سیہ بال مبارک سر کے (پیچدار ۱۲)
پیچے دیکہے ہین کسینے بہی کہین عنبر کے

دل کے پہنسنے کو بچہای ہین یہ پہندے کیسے
بال عنبر ہی کے بہی ہین میرے سرور کے

عطر شرمای ہی ایسے ہین معنبر گیسو (بال ۱۲)
بلکہ سب جسم مطہر مین بہری ہی خوشبو

وہ صراحی کی سی گردن ہی خدا کی قدرت
حورین جی سی ہین فدا دیکہکے اسکی رفعت (بلندی ۱۲)

کیسی تابان ہی کیا شان ہی کیسی عظمت (چمکدار ۱۲ — بڑائی)
مومنون کے ہی لئے فرض ہی اسکی الفت (محبت)

یہ وہ گردن ہی کہ گردون ہی جو اوسپہ نثار (آسمان ۱۲)
پیار کرتا ہے بہت اسکو خدای غفار (بخشنے والا ۱۲)

خوبی کتف بہی کیا کہئے کہ کیا ہی یارو (کندہا ۱۲)
شانے ہین اوسکی جو کچہ کہئے بجا ہی یارو

کیا تناسب بہی ہی کیا روپ بہرا ہی یارو (مناسبت ۱۲)
انپہ کل بار ولایت کا دہرا ہی یارو (بوجہ ۱۲)

پاک شانون کی لطافت کا نہین ہی پایان (پاکیزگی ۱۲ — آخر ۱۲ — انتہا)
شانہ راست پہ ہی مہر ولایت باشان

جی مین ہی دست نگارین کی ہتھیلیان کیجے
(نقش دار ۱۲)
یعنی انگشت مبارک کی ثنا کیا کیجے

اور قوی پنجہ پہ سورج کو فدا کر دیجے
زیر دست اُنکی جو ہے مہِ عرفان ہیجے

پہنچے زانو کے پہنچتے مین درازی یہ ہے
(لنبائی ۱۲)
کیون نہو ہمسر سلطان حجازی یہ ہے
(محمد مصطفےٰ ص)

صاف ایک سیم کا تختہ ہے وہ چوڑا سینہ
(چاندی ۱۲)
ایسا سینہ تو نہو ویگا کوئی بے کینہ

حق تعالیٰ کی محبت کا ہے یہ گنجینہ
(خزانہ ۱۲)
مصطفےٰ کے ہے یہ سینہ کا بنا آئینہ

خوب ابھرا ہوا سینہ شکم پاک سی ہی
(نکلا ہوا ۱۲)
سب طرح سے وہ مشابہ شہ لولاک سے ہی
(رسول اللہ ۱۲)

پیٹ ہی اوس شہ عالم کا نہایت شفاف
حلق سے ناف تلک ایک خط مو ہی صاف

چشمۂ نور کی گرداب ہی اوسمین وہ ناف
بحر خوبی کی یہ موجین مین یہی ہی انصاف

دو ستون حسن کی ہین ساق بلورین کی
(پنڈلی ۱۲) (شیشہ)
جیسی دو شمعین بنائی گئی ہووین مہ کی
(چاند ۱۲)

پاؤن کی ہی وہ ہی زیبائی کہ اللہ اللہ
(نگاہ)
استخوان ہین سارین پر خوبی ہی اونمین ماہ

وہ صفائی کہ پہسلجاتی ہی جسپر سے نگاہ
ہو بہو پاؤن نبی کے ہین خدا ہی آگاہ

بخت ایسے مین کہان آئے مبارک یہ پائین
گر نہین پائین بصدق تو تصدق ہو جائین

قد حضرت متوسط تہا نہ کوتہ نہ دراز (درمیانہ / لنبا)
کوئی سر آپ سی لاکہون مین نہوتا تہا فراز

پر خدانے اوسی بخشا تہا وہ ظاہر اعجاز
حسن کا سارے جہان سے ہی نیا یہ انداز

یہ وہ قد ہی کہ فرشتے ہی غلام اوسکے ہین
حورین چاکر ہین تو غلمان ہی رام اوسکے ہین

مومنو سن لیا اب تمنے سراپائے امام
اور دل و جان سے شب و روز رہو اسکی غلام

تمپہ لازم ہی پڑہو اوسپہ درود اور سلام
جسنے اسلام کی سکہلائی تمہین سب احکام

عشق مہدی نہین جس مین وہ دل ہی بد ہے
وہ خلیفہ ہی احد کا پسر احمد (مصطفےٰ) ہے

مین نے لکہی ہی جو یہ حضرت مہدی کی ثنا
مجکو امید ہی تجہسے ای میرے شاہ ہدیٰ

قرینہ

اونکی امید تہی ورنہ تہا میرا حوصلہ کیا
نزع کے وقت مین دیکہون تری صورت شاہا

شعری ایک چاکر ادنی ہی ترا یا مہدی
حشر مین ہو وہ زیر لوا یا مہدی

تمت سراپای جناب مہدی علیہ السلام - فی سنہ ۱۳۰۵ ہجری نبوی

مسدس مدحیہ جناب میران علیہ السلام کے ثبوت مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیا قدم جہان مین کس مہ جبین کا (پیشانی)
پُر نور ہو گیا جو نور سے تختہ زمین کا

نازل ہوا یہ حکم جہان آفرین کا (اترنے والا، جہان کا پیدا کرنیوالا)
باطل اوٹھا اور آگیا سرتاج دین کا (جو تھا، سردار)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

وہ مظہر ولایت محبوب کبریا (جگہ ظاہر ہونے، دوست، اللہ)
محتاج جس جناب کے ہین سارے اولیا (درگاہ)
سب انبیا نے فیض ابد جس سے ہی لیا (ہمیشہ)
ذات قدم نے آئینہ اپنا جسے کیا (اللہ تعالیٰ)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

اول عیان پذیر جو ذات خدا ہوی
موسوم وہ تعین اول سے آ ہوی (نام رکھا گیا)
آگر اسی تجلی مین وہ رہنما ہوی
ہستی ہر ایک شی کو ہے جس سے عطا ہوی

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

احدیت اس تجلی ذاتی کا نام ہے
ہر شی کا یان وجود مجمل تمام ہے (مبہم)
نزدیک اہل حق کے یہ برتر مقام ہے (بلند زیادہ)
ہر وقت اوسکو فیض سبحانی سے کام ہے

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

مہدی کا نور پھر جو تنزل مین آگیا
نام اسکا اب تعین ثانی رکھا گیا (دوسرا)

کل کاظہور اس جگہ تفصیل پا گیا
درجہ الوہیت کا اسی کو کہا گیا

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوی
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

آگر گیا تعین ثالث مین جب عبور
ہر ذی شعور کو ہوا ہر چیز کا شعور
تب ہو گیا ہی عالم ارواح کا ظہور
تکوین کی یہان سے ہوی ابتدا ضرور

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوی
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

پہر کر دیا تعین رابع مین انتقال
دکہلایا پہر جو عالم اجسام مین جمال
جسکے اثر سے زندہ ہوی عالم مثال
انسان مین آکے کر دیا ظاہر سبہی کمال

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوی
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

پہلے وہ نور حضرت آدمؑ مین آ گیا
پہر حضرت خلیلؑ مین آ کر سما گیا
نوحؑ نجی مین بعدہ دوران پا گیا
اور حضرت کلیمؑ مین جلوہ دکہا گیا

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوی
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

عیسیٰؑ مین آکی اونکی کرشمے دکہا دئے
اور مصطفےؐ مین ختم کے ڈنکے بجا دئے

احکام پوری اونکو نبوت کے لادئے — سالار مرسلین کے اونکو بنادئے
(سردار — پیغمبروں کا)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوئے
روشن خدا کی نور سے ساتون طبق ہوئے

اب اس سے سرفراز ہوئین حضرت بتول — اور پانچ پشت تک تھی اماموں مین تھا حصول
(فاطمۃ الزہرا)
پھر اسمعیل سے ہوا عبداللہ مین وصول — اسطرح نور مہدی حق کا ہوا نزول
(اترنا)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوئے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوئے

آخر وہ نور جسم پکڑ کر عیان ہوا — پہلے تو بے نشان تھا اب با نشان ہوا
(ظاہر)
ظاہر سبب ہدایت ہر انس و جان ہوا — یعنی تولد شہ کون و مکان ہوا
(رہنمائی)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوئے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوئے

اب کر دیا ظہور محمد کے نام سے — حق کی طلب یہ جس نے لی بیعت کو امام سے
ہر ایک کو مست کر دیا وحدت کے جام سے — واصل کیا ہر ایک کو رب انام سے

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوئے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوئے

رونق فزا جہان مین ہوا شاہ اولیا — احمد نے جسکے آنے کا مژدہ سنا دیا

خالق نے اپنی ملک کا مالک جسے کیا
جسکے غلام نے مئی عشق خدا پیا

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

اس ور کے فیضیاب ہین ایسے ازل سے طاق
سردار اصفیا کو رہا جنکا اشتیاق
انکا فراق آپکو رہتا تہا خوب شاق
کس حسرت و دریغ سے فرمایا الفراق

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

وا ہو گیا جہان پہ در رحمت خدا
ہوتی ہے آسمان سے ہر دم نئی عطا
حیرت یہ خلق کو تہی کہ اسکا سبب ہے کیا
ناگاہ اسطرح سے فلک سے ہوئی ندا

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

دید خدا کی راہ ہوئی اب جو مہر مین
برسے ہے نور دلکی زمینون پہ رات دن
راضی ہین اہل ارض و سما اور مطئین
کہتے ہین وحش و طیر و ملک حور و انس و جن

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

ہین خلق ساری آپکی بیمثل وے بہا
ہو لے ہے ہی نہ جو کبھی آپ نے کہا

ظلم شدید ہی جو ہوا بے خطر سہا
اصرار اپنے دعوی پہ لیکن وہی رہا

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

معصوم ہے خطا سے نبی کی وہ آل ہے
جو کچھ چلن نبی کا ہے وہ اسکی چال ہے
قایم وہ دین پہ ہی نبی کی مثال ہے
پھر چاہیے جہان مین بس یہ مقال ہے

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

فعل بد آپ سے کبھی صادر نہین ہوا
ہان جو ہوا سو نیک ہوا اور بہین ہوا
بدعات و رسم اٹھ گئین روشن یہ دین ہوا
اب مومنون پہ لطف جہان آفرین ہوا

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

بالکل فضیلتون ہی کا مجمع حضور ہین
کیونکر نہو کہ مظہر رب غفور ہین
روکش جو آپ سے ہین بڑے بے شعور ہین
یہ صدق مدعی کے نشان بالضرور ہین

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

دنیا کے مال و زر سے نہایت گریز تھا
پختہ مکان نہ فرش نہ کرسی نہ میز تھا

احکام دین کی پاس مین ہی خفت و خیز تہا ... ہر دم چراغ ذکر منور تہا تیز تہا

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

اول سی لیکے مرگ تلک ایک حال تہا ... فرق آنا کوئی بات مین بالکل محال تہا
اخلاق فاضلہ مین نہایت کمال تہا ... نہی کوئی بھی غرض نہ کسی سے سوال تہا
(خصلت ۱۲ عمدہ ۱۲)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سی ساتون طبق ہوے

عفت بہی آپکی سی نہو گی سنی کہین ... بی عقید کوئی زن کو کبہی دم چہوا نہین
(پاکدامنی ۱۲ — نکاح ۱۲ — عورت ۱۲)
وہ صبر بے ملال کی سب سختیان سہین ... اسرار دین کی ندیان سب جا بجا بہین

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

مائل کبہی ہوئی نہ حکومت پہ بالیقین ... قدرت اگرچہ اوسپہ رہی آپکے تئین
مین ذکر و ترک صحبت و عزلت اصول دین ... اب تو شب عروج پہ ہی بخت مومنین
(علیحدگی ۱۲ — جڑ ۱۲ — بلندی ۱۲ — نصیب ۱۲)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سی ساتون طبق ہوے

عطا خدا نے فصاحت وہ بیمثل ... فضلا و عبیر رشک کی ماری گئی تہے جل
(بخشش ۱۲ — خوش گفتاری ۱۲ — علما ۱۲ — منادی ۱۲ — حسد ۱۲)

احکام دین کی پاس مین ہی خفت و غیر تہا ہر دم چراغ ذکر منور تہا تیز تہا

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

اول سے لیکے مرگ تلک ایک حال تہا فرق آنا کوئی بات مین بالکل محال تہا
اخلاق فاضلہ مین نہایت کمال تہا نہی کوئی بہی غرض نہ کسی سے سوال تہا
خصلت ۱۲ عمدہ ۱۲

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

عفت بہی آپکی سی نہو گی سنی کہین بے عقد کوئی زن کو کبہی دم چہوا نہین
پاکدامنی ۱۲ نکاح ۱۲ عورت ۱۲
وہ صبر بے ملال کی سب سختیان سہین اسرار دین کی ندیان سب بہ جا بہین

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

مائل کبہی ہوئی نہ حکومت پہ بالیقین قدرت اگرچہ ادسپہ رہی آپکے تئین
ہین ذکر و ترک صحبت و عزلت اصول دین اب جو زو شب عروج پہ ہی بخت مومنین
بلندی ۱۲ نصیب ۱۲

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

...ی عطا خدا کی فصاحت وہ بے مثل فضلای عصر رشک کی مارے گئے تہے جل
بخشش ۱۲ خوش گویائی ۱۲ عالم ۱۲ زمانہ ۱۲ حسد ۱۲

جسنے سنا بیان کہا ہی یہ بے بدل | کیا آگئی جہان مین پھر خاتم الرسل

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

اس درجہ پہ سخاوت عالیجناب تھی
تقسیم ہر کسی کے لئی بالسّویّہ کی (برابر)
جو چیز آئی جھٹ وہ فقیرون کو بانٹ دی
ایک قسمت حقیقۃً اپنے لیے بھی لی (حصہ ۱۲ — مقرر ۱۲)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

تہا آپ کو ثبات و شجاعت مین وہ کمال (ثابت قدمی — دلیری ۱۲)
جو کچھ کہ عادتین تہین وہ اب بھی ہین بحال
آیا کبھی ہجوم عدو سے نہ کچھ ملال (رنجیدگی)
حق نے بچایا آپ کو لوگون سے بیقال

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

آقا مرا ازل سے عدالت مآب ہے (سردار ۱۲)
پھر ہوئی مین زمین کے اگر پیچ و تاب ہے (پھر جانا ۱۲)
سب خلق جسکے عدل ہی بس کامیاب ہے (انصاف ۱۲)
لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ کا خاصہ جواب ہے (مت فساد کرو زمین میں)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

حکمت ملی ہوئی تھی مبارک سرشت مین (پیدائش ۱۲)
کر دی تمام آپ نے ہر خوب و زشت مین (بھلے ۱۲ — برے ۱۲)

پیرو تو قرب حق مین ہی طالب بہشت مین — ایمان نہ لائی جنکے نہ تہا یہ نوشت مین
(نزدیکی اللہ) (قسمت)

پیدا جہا نین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کی نور سے ساتون طبق ہوے

تہا معجزو نمین ید دست قوی آپکی تہین — مردی جلای حال کہا علتین گئین
(قدرت) (مضبوط) (بجہے گئے) (بیماریان)
حاصل تہا اوس جناب کو ایسا قیام دین — قائل ہوی ولایت عالی کی اہل کین

پیدا جہا نین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کی نور سے ساتون طبق ہوے

پیشین گوئیان ہی ہوئین آپکی تمام — یک حرف بہی ہوا نہ غلط اونسی لا کلام
(کسی خبر کا پہلے سے کہدینا) (پوری)
فرمایا آپ نے وہی ہوتا رہا مدام — ہے یہ دلیل صدق خداوند و السلام
(ہمیشہ) (سچائی) (صاحب)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوی
روشن خدا کی نور سی ساتون طبق ہوے

بخشیدہ نشان جتنے حدیثون مین ہین تم ... — وہ کلہم حضور مین ظاہر ہین اور علم
(لکہے ہوے) (تمام) (مشہور)
رجل حل و حرم کی آپکو ہی معرفت اتم ... — مین آپ ذی وقار و سکینہ و ذو الکرم
(حلال) (حرام) (پہچان) (پوری پوری) (صاحب وقر) (تسکین تسلی)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوی
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

اولاد فاطمہ کی ہی عترت رسول کی — دین نبی نے آپ سی نصرت حصول کی
(آل)

کعبہ مین سب نے آپکی دعوت قبول کی — پیش آپ سے گئی نہ کسی بوالفضول کی (بیہودہ ۱۲)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

بعث جناب ہے زمن اختلاف مین (اوٹھنا ۱۲، زمانہ ۱۲) — کھولے ہین اون قلوب کو جو تھی غلاف مین (جمع دل ۱۲، پردہ ۱۲)
علیین ہے قبول کو دوزخ خلاف مین (جنت اوپر کی ۱۲) — اب رہ گئی نجات فقط ائتلاف مین (محبت ۱۲)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کو نور سے ساتون طبق ہوے

صورت بھی ہے مشابہ نبی ہی ہے دوستو — کچھ اسمین شک ہے گر تو سراپا کو دیکھ لو
عبداللہ آپکے ہین پدر اے خجستہ خو (باپ ۱۲، مبارک ۱۲) — ہے آپکے پسینہ مین خلد برین کی بو (بہشت ۱۲)

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

ذکر آپ کا لکھا کتب انبیا مین ہے — ذرہ بھی ظلم و عیب نہ حکم علا مین ہے (بلند ۱۲)
خلفائے حق و داعی رب ہدی مین ہے (اللہ، بلانیوالے) — ختم الولی یہ دین رسول خدا مین ہے

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

رحمت اگرچہ آپ ہین عالم کیواسطے — پر سخت تر ہین عالم ظالم کیواسطے ([illegible])

سکین پہ رحیم ہین ارحم کیواسطے (ارادہ رحم والا) | یہ عادتین ہین خالق اعظم کیواسطے (بڑا)

پیدا جہان مین مہدیِ موعود حق ہوے
روشن خدا کی نور سے ساتون طبق ہوے

قائم ہوی ہی سنت و بدعت اکہڑ گئی | عادات اور رسم کی بستی اُجڑ گئی
دہشت یہ عالمونکی دلونمین ہی پڑ گئی | اپنی بنی بنائی تو بالکل بگڑ گئی

پیدا جہان مین مہدیِ موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سی ساتون طبق ہوے

حق کی طرف سی آپکا دعوی ہو اور ست | پڑہنے سی ہو گیا وہ نحن اظلم کی جست
ملاؤن نے مقابلہ گرچہ کیا نخست | لیکن جواب جست ملی تب ہوئے وہ ست

پیدا جہان مین مہدیِ موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سی ساتون طبق ہوے

داعی حق ہین تین نشان ہو گئی ضرور | دعوت ہمیشہ جانب حق ہو بلا قصور
مسلم ہو اور نیک ہون اونکی سبہی امور | تینون نشان کا آپ مین بالکل ہوا ظہور

پیدا جہان مین مہدیِ موعود حق ہوے
روشن خدا کی نور سی ساتون طبق ہوے

[illegible] خدا نمائی کا کرکے دکہادیا | اپنی خودی سی لوگکو نکوپل مین چہڑادیا

نفسانی خواہشونکی شرر کو بجھادیا — لوگون کو اس طرح سے خداسی ملادیا

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

ہین جبکہ یہ ثبوت نبوت کے سب نشان — تب ادس ہی ہو ثبوت ولایت بھی بیگمان
موعود کی ہی فرض اطاعت بانفس وجان — کیونکہ وہ ہی حبیب خدا صاحب الزمان

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کے نور سے ساتون طبق ہوے

مقدور کیا لکھے کوئی مدحت جناب کی — گر ادسپہ ہو نہ عون وعنایت جناب کی
فدوی کے دلمین نقش ہو الفت جناب کی — شعری کی رہنما ہو شفقت جناب کی

پیدا جہان مین مہدی موعود حق ہوے
روشن خدا کی نور سے ساتون طبق ہوے

مثلث در معجزات امام آخر الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرا ممدوح منظور جناب کبریائی ہے — کہ جسکے واسطے خالق نے یہ دنیا بنائی ہے
خدا کے قرب مین جسکو نہایت ہی رسائی ہے

وہین بہایات اللہ موم کی جہان جونپور گام ہری مہدی موعود کا جنم بہیا جس ٹھام

کہ جسنے ساری خلقت کو رہِ حق پر چلائی ہی

وین دیا لونا تہہ کا نام محمد جان عبد اللہ اور امینہ مات پتا پہچان

تصدق نام مین اللہ اکبر کیا بڑائی ہی

مہا پرسنسا آپکی کیسے کہون بنائے چہت کار کے رائی کی ہیما کہی نجائے

خداوندا ہمین کب طاقت مدحت سرائی ہی

چتور باس کے گربہ سون شبد سنی یہ بات مہدی ست ہی مان لو نہیں کرکے بات

علامت راستی کی بطن مادر مین بتائی ہی

مہا شدہ ہی سوچہ ملتا ہو تمین جائے جنم تے ہی کرتین کری دو ہو چہدر چہپائے

تعالی اللہ تولد ہی سی کیا معجز نمائی ہی

تب جانی تمین خضر نے ہری نقش کے ناتہہ دودہ پچا جب وہ تمہین جو بہیجا کسی ساتہہ

نہو کیونکر مری آقا پہ ختم پیشوائی ہے

ہری جس کے کانین بانی بہی آکاس ست آیو اور ست کو جگت بہیو دیناس

نبی نے جسکے آنیکی خبر تمکو سنائی ہے

سب سندر کی پرتما گری جونپور مانہین مکتی کے سوامی بنا ایسے پرچی نانہین

پیمبر کی ہی ایسی ہی ہوی عزت فزائی ہی

ستن کے سری ناتہہ نی احمد نگر مین واہ
ہیرا کو پرسادد ی ہو تر دیوپت شاہ

گلوری مین ولی نعمت کی کیا شکل شاہی ہے

جب ساگر مین ناؤ کو آن لگیو طوفان
اوتر دکہن دیکہکے میٹ دیوا وسی آن

ہوا ہی آپکی ادنی کنیزک گہر کی جای ہی

بہانج کا محمود کے بہیا اوداسی چنت
داسی کہا ملائین ہم جو بہوٹی ہون بشت

لب ساغر پہ جسدم نوبت دریافت آئی ہی

جاکے پشت پہ آپنی دیاسے بیرا ہاتہہ
اگم نگم سب کہل گیا ہاتہہ کہی کے ساتہ

مری مولانے کیا کیا راستی اپنی دکہائی ہے

برنن کرت قرآن کا مکہہ تین بچن جو آئی
سو بہاشا مین آپکی ہر ایکنے سن پائی

الہی کسقدر معجز نمائی مین رسائی ہے

مین سنن کو یا سمی آدت لوگ آپار
دور نکٹ کے کان مین پرت ناد ایکسا

بیان سنکر ہر ایک انسانے لذت اٹہائی ہے

تبی وہ باتین الکہہ کی جو نکلے مکہہ مین
تا مین لکہے نجات تہی جون گو لنگا کی بین

بہلا علمانے کب تحریر مین تطبیق پائی ہی

ہزارون لوگ مین سب سے اونچا ہیں
کرپالو تہا آپ پہ پری پورن جگدیس

اسی سے اسقدر اعجاز مین حاصل رسائی ہی

جنم تہتی رکہہ آپکی یوسف ثانی ہبر اکی — ہٹو رگر نہد کے پُرشت تک اونکو پتہ بتاے
اسی پتہ سے وہ تحریر اونکی ہاتہہ آئی ہی

پانی کی پرساد مین بشن جنہی مین کہتین — نو تو لے افیون جو میان لاڑ ہی کہا ئین
نہایت سخت عادت میرے آقا نی ٹہرائی ہی

لکہاد کہانی کے لئے ٹلانے جہگ کینی — انگوری ملکر آپ نے شکل پڑہی لکہدینی
بیان کی وقت جو کچہ وجہ حضرت نے سنائی ہی

داتن بو کر مرا کیا جب یہ پوچہا کوے — سو کہی ور کہش کو ہرا کری مہدی یہ کیون ہوے
حدیث مصطفےٰ سنتا ہون اس بابدمین آئی ہی

برن جن پوچہا کوئی مگتا کہوے ہم — واکا پتہ بتایے کر پا کر سے کے تم
جلو ہوتی یہ کہکر آگ اوس گہر کو لگائی ہے

جل تر وہ پاکہان نے دی گواہی جان — یا ہی مہدی ست مین انکو ست کران
مری آقا کی حقیقت پہ شاہد سب خدائی ہے

سر پہ پٹی کو گرلٹ مین پرش مری چالیس — جہوٹہا نیر چوائی کے پران کی بخشیش
سگ مردہ نے ویسی ہی دوبارہ جان پائی ہی

پور چڑہیو ہا اک گو اترت وا کے تیر — مین کنٹ پرساد کو ڈارکے دی اوسی ہے
نہایت زور کی طغیانی ایکدم مین ہٹائی ہی

پدپرسن کو آتوری مکہہ نرکہین النور اگ — اہی بولیو یہ سب ملے درہن مین پیر بہاگ

خدا نی آج حضرت کی مجہے صورت دکہائی ہی

ساتہ رہت تہا آپکی نت ملایک دل — گر برن قرآن کا سن لیا جن کا چہل

خداوند دو عالم کی جہان ساری فدائی ہی

گڈہ تا نبی کو بجی گیو دائرہ کے جہو اور — پہنہ چلت جو بن مین رین رہی کسو ٹہور

خدا حافظ ہی گو خطرا یہ ظاہر بینوائی ہے

بن تالی سے کہل گیا تالا ارو دوار — یہی چہنہ مین ستگیہ کے بجہت نہین گنوار

کہان سمجہین یہ گمراہی جنکے دلین جہائی ہی

جن لوگونکی اودر مین پہنچا چہوٹا نیر — بشن چہٹے دو کہن کٹی مٹ گئی تن کی پیر

یہ وہ پانی ہی جس سی دلکو ملتی روشنائی ہی

ہاتہ اوٹہایا وار کو آپ پہ اوسری ناتہ — مرجہا اگر گر پڑا سو کہہ گیا وہین ہاتہ

شہ ذوالنون نی حضرت پہ جب تلوار اٹہائی ہی

نندن شاہ نظام کو پی بن رہی نہ دہیر — مکہہ مین ہوا کے پیچ کر پان کرایو کہیر

نہ آئے شیر سی جب اونکی مادر تلملائی ہے

رتن کنگ سب بنگہو لنگر پہتر ریت — ال پیا کا پرش جب ہوا فرہ کو کہیت

سلام اللہ نگہ اس قول کی معنی بتائی ہی

چرن آوت مری گیو خراسان پتی راج　　پہلے خبر سنانے کے پیچھے پڑھی نماز

خدا سے اوسکی تقصیر ایکدم مین بخشوائے

بادل چھایا کرت ہی ہوتا ان کے سیس　　یاتین نیچے ہوت ہی موپیاری جگدیس

اسی سے آپکی عزت خدا نے یون بڑہائی ہے

اوس بادل سے فرشتہ ایسے کرت پکار　　یہ مہدی ہے مان لو نراوتار آدتار

خلیفہ ہے خدا کا او حبیب کبریا کا ہے

پورن نرمل انگ پہ ماکہی نہ بیٹھی آئے　　نکٹ اشدہ کی شدھ جو کب ہو نہین سمائے

ہماری سرور عالم کو ہر ایک شی عطا کی ہے

گذہی ہے گرد رہتی جب ارگ سب کینی　　انترجامی نے تمہین پورن سیدھی دینی

سواری جسطرف جسوقت سرور نے چلائی ہے

نرمل تہا تن آپکا اتم روپ سمان　　یاہی کارن ہین کری چہایا نہ پر نہین دہان

خدا نے آپکی ہر وجہ سے عزت بڑہائی ہے

سویّہ

جاگے شاہن کو ہماپ کے ترت اٹھایا سپاہی ستے چینٹ لائی

للمتقین ہم بیٹھے تری اب کہیکے یہ جوت ہی پہلی پھرائی

سورگ سے لے پاتال تالک سب اسکو کہلاتت کال ہی بہائی
اشرف کے دمن بہاگ سجن ایسے گروسے جولو ہے لگائی

دیگر

کہو دنے چاہا مزار مبارک گام فرہ کے ہیبت نے جب،
سو، تر یشت اسو سوارن ڈہونڈہ کے سین سے بہیدی تب
پہنس کے بگوبے مین پنتہ کے اندر جانے کہا نپہ گئی سب سب
اشرف مل ہی دہرا مین گیا گڑا دسے کیا تہا گہمنڈ جو بیڈہب

دیگر

آج انند اپار بہی سکہی جنم لیو بہو تارن ھارو
کشٹ کو ٹارن اور من مارن جنم سدہارن تارن پیارو
بہگت ادگارن جگت کو کارن پار اوتارن ہار ہمارو
گام جو نبور شہام جنم کو نام محمد پہ جیا وارو

دیگر

بین وہی جو نبی جی کے بین نین وہی جو نبی جی کے نینا
چین وہی جو نبی جی کے چین سین وہی جو نبی جی سے کے سینا
رین وہی جو نبی جی کے رین دین وہی جو نبی جی کا دینا
ایسے سو کیرت دان نبی سم مہدی بنا اشرف کوئی ہے نا

دیگر

جوت نرنجن کی سگرو تن یا تین پر یو نہین دہوپ مین چہایو

دنت گر یو سو رکہیو ڈبیا مین پہ پہیر جو ڈہونڈہو اوسی تو نہ پایو

مہدی نہین موہے دیکہو جو گور مین یا ہی تین یہ پرمان بتایو

اشرف داس اوسی چہب کو جن نام محمد مہدی دہرایو

تمت

ہو الاکبر

مرثیہ جناب مہدی موعود
علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قدسی ہی مقرب ہیں یہ سرکار ہی کسکی
جبریلؑ سے حاجب ہیں یہ سرکار ہی کسکی

(عرش کے نزدیک رہنے والے فرشتے ۱۲ — پردہ دار ۱۲)

الیاس ہی کاسب ہیں یہ سرکار ہی کسکی
سب شاہیں مناسب ہیں یہ سرکار ہی کسکی

(نام بزرگ کا فقط دریا ۱۲ — فیض پہنچنے والے ۱۲)

ہم خلق نبی ہی ہم شکل نبی کون ہی آقا
روزینہ ہیں جو بانٹتا ہی فیض خدا کا

(خصلت ۱۲ — سردار ۱۲)

عطا ہی عیسیٰ یہ شفاخانہ ہی کسکا
پہرہ پہ ملایک ہیں یہ کاشانہ ہی کسکا

(دوا فروش ۱۲ — گھر ۱۲)

اللہ کہا ہی وہ چکٹ خانہ ہی کسکا
لبریز مئی عشق سے پیمانہ ہی کسکا

(آستانہ بیت ۱۲ — پورا بھرا ہوا ۱۲ — جام ۱۲)

وہ کون ہی بندہ جو منظور خدا ہے

واصل ہی ہر ایک شقت نہ ایک لحہ جدا ہی

وہ کون ہی جو باعث ایجاد ہوا ہی (سبب ۱۲ — پیدائش ۱۲)
کسجا دلِ ناشاد بہی جا شاد ہوا ہی (ناخوش ۱۲)

کل عالمِ امکان کا استاد ہوا ہی (ماسوای اللہ ۱۲)
اور نور سے اللہ کے آباد ہوا ہی

سکہلا مین کسی چار کتب حضرت رب نے (توریت انجیل زبور فرقان ۱۲)
کس شخص کا وعدہ تہا دیا فخر عرب نے (رسول اللہ ۱۲)

وہ کون جو نور مین تولد جو ہوا ہی (پیدا ۱۲ — نام اسکا مشہور ۱۲)
کس شخص کے قبضہ مین فنا اور بقا ہی (اختیار ۱۲)

وہ کون جو ہمنام رسولِ دوسرا ہی (دو جہان ۱۲)
کسکا کوئی ہمسر نہ پیمبر کے سوا ہی (برابر ۱۲)

مت کسکے تولد سے گرے شل پیمبر (پیدا ہونا ۱۲)
آلائش تولید سے کون آیا ہی اطہر (آلودگی ۱۲)

حجت کی بنی کس درِ دولت کی زمین ہی (دروازہ ۱۲)
ڈر راہ مین پیرو کو ہبلا کسکے نہین ہی (پیچھے چلنے والا ۱۲)

کسکے قدم سعد سے روشن سہ دین ہی (نیک ۱۲)
اس ذات کا فرمان وہی قرآن مبین ہی

کسکے درِ درگہ پہ ملایک ہین جبین سا (پیشانی رگڑنے والا ۱۲)
نعلین بکف کسکا ہی جبرئیل امین سا (جو تیان ہاتھ مین لینے والا ۱۲)

سلطانِ کلامِ فصحا کسکا سخن ہی (بادشاہ ۱۲ — فصاحت والے ۱۲)
جسکا نہ گرا سایہ کبہی کسکا بدن ہی

کیون زبانِ علمنا سے غرض کسکا دہن ہی
ہی دفترِ الہام وہ کسکا [illegible] ہی

جانے وہ شرف اسکا جو ایمان کو جانے (بزرگی ۱۲)

[illegible]

قرآن کے بیان کے لئے بہیجا ہی خدا نے

کس ولی کیلئے باطن قرآن کی اسرار
عالم کو کیا کسنے مئی عشق سی سرشار

کسنے رہ عرفان الٰہی کیا اظہار
کس سینہ سی فیضان الٰہی تہا نمودار

عقبیٰ مین بشر کسکی اطاعت سی ہو نامی
تاج شرف قرب خدا اسکی غلامی

خورشید جہانتاب ہی کس نور کا سایہ
کس شان مین اترا افمن کان کا آیہ

کس قصر کی ہی عرش خدا زینہ کا پایہ
گنجینہ عرفان ہی کس ذات کا مایہ

کس ذات مین ظاہر صفت رب کی ہی ہی
ظاہر مین تو ممکن ہی یہ امکان سی جدا ہی

کس شخص کی جاگیر ولایت ہی نبی کی
کس شخص کی تذکیر ہدایت ہی نبی کی

کس شخص کی تقریر روایت ہی نبی کی
کس شخص کی تحریر عنایت ہی نبی کی

ہر وقت تہی روح نبوی کس جگہ حاضر
کس سینہ سی ہوا اسرار خدا ظاہر و باہر

وہ کون ہی جو مظہر احدیت حق ہی
وہ کون ہی کل پیشوا یہ جسکو سبق ہی

وہ کون ہی جو خلقت خالق مین تق ہی
کسکے متوسل کو نہ محشر مین قلق ہی

مقبول جناب احدی بات ہی کسکی

ہان دست نگر محفلِ عرصات ہی کسکی
(قیامت کا میدان ۱۲)

وہ نام ہی کسکا جو حدیثون مین علم ہی (ظاہر ۱۲)
وہ خُلق ہی کسکا کہ جو قرآن مین رقم ہی (خصلت ۱۲) (لکھا ہوا ۱۲)

وہ بہرہ ہی کسکا جو ہوا وپہ اتم ہی (حصّہ یعنی فیض ۱۲)
وہ درجہ ہی کسکا کہ جو اللہ سے کم ہی

کن سے کسے اللہ نے اول کیا پیدا (ہو ۱۲)
کس نور سے سب نورِ جہانین ہین ہویدا (ظاہر ۱۲)

ہر روز کسے تازہ ہی الہام خدا کا
ہر وقت کسے ملتا ہی اعلام خدا کا (حکم ۱۲)

ہر آن کسے ہوتا ہی انعام خدا کا
نقشِ دل و جان کسکی ہوا نام خدا کا

محکوم ہین کسکی حکمِ عالی یارب (تابعدار ۱۲) (بلند ۱۲)
لوح و قلم و عرش سے کے فرش تلک سب (لوح محفوظ ۱۲) (زمین ۱۲)

کعبہ نے کیا طوف وہ ہی کونسا بندہ (طواف ۱۲)
کسکی کتفِ پاک پہ ایک مُہر تھی کندہ (کندہ ہونا) (کھدی ہوئی ۱۲)

شیطان کا اور نفس کا ہی کون کُشندہ (مارنیوالا ۱۲)
وہ کون ہی جاوید جو کردیتا ہی زندہ (ہمیشہ ۱۲)

برسون کی عبادت سی نظر کسکی ہی برتر
دیدار سے کسکے ہوا نظّارۂ داور (دیدار ۱۲)

کروبی کے فرش ہین کسکے سرِ رہ پر (فرشتے) (بچھونا ۱۲)
حورین ہین بچھائے ہوئی مو کسکے گذر پر (بال ۱۲) (راہ ۱۲)

کس در کے غلامون کی ہین علما ہیچ ار (دروازہ ۱۲)
کسنے کئے رخسارۂ اسلام منوّر (گال ۱۲) (روشن ۱۲)

اس خاک کو کس شخص سے یہہ تمرف ملا ہی (بزرگی ۱۲)
(یعنے انسان کو ۱۲)

مخلوق مین جو اشرفِ مخلوق بنا ہی

ایمان کی شرائط مین ہی جس شخص کا اقرار
ہی بعد نبی کون وہ کونین کا سردار (دونون جہان ۱۲)

تخلید جہنم کا سبب کسکا ہی انکار (ہمیشہ رہنا ۱۲)
بے اوسکے قبولِ عمل نیک ہون بیکار (یعنی اوسپہ ایمان لائے بغیر ۱۲)

تو سو یہ ہوا کو نسا بندہ وہ احد کا (اللہ ۱۲)
ایمان کا اول راس و کمر دین کی حد کا (سر ۱۲)

ممدوح کو گو جان گئے اہلِ فراست (صاحب دانائی ۱۲)
پر نام نہ لون تو میری دلکو نہین راحت (چین ۱۲)

اچھا ہی کنایہ نہین تصریح کی حاجت (اشارہ ۱۲ کھولنا ۱۲)
تو صلِ علےٰ پڑھ کے مجھے دید و اجازت (درود ۱۲ رضا ۱۲)

گر کوئی کہے کون ہی یہ بندۂ محمود
سنگ و شجر و کاہ کہین ہدیہ عود (درخت ۱۲)

جویانِ رضا نورِ خدا مالکِ فردا (ڈھونڈنے والا ۱۲ قیامت ۱۲)
خورشید لقا ماہ علا منصفِ عقبیٰ (صورت ۱۲ بلندی ۱۲ انصاف کرنیوالا ۱۲ قیامت ۱۲)

سلطانِ ہدیٰ شاہِ قضا عروۂ وثقیٰ (بادشاہ ۱۲ راہ دین ۱۲ مضبوط رسی ۱۲)
دریائی عطا کام روا رونقِ دنیا (بخشش ۱۲ مطلب پورا کرنیوالا ۱۲)

مہرِ حلم محکمۂ خاص و لایت (چھپر کا ۱۲)
دار الضرب سکۂ دینارِ شرافت

وہ عشقِ خدا راہِ خدا مین کیا فاقہ
کل عالمِ امکان کا خدا نے کیا آقہ (مخلوقات ۱۲)

مومن کو دیا کفر و ضلالت سے افاقہ (گمراہی ۱۲ ہوش ۱۲)
دنیا سے نہ کچھ واسطہ رکھا نہ علاقہ (نسبت ۱۲)

رتبہ تو تھا حضرت کا پیمبر کے برابر

پرہیثی سدا طالب بے زر کی برابر (مفلس ۱۲)

اس نام کے لینے سے میرا دل ہوا مسرور (خوش ۱۲) — سینہ میرا فی الفور ہوا نور سے معمور (بھرا ہوا ۱۲)

عصیان میرے دل سے سبھی ہوگئے کافور (گناہ ۱۲) (رہی بیگانگی ۱۲) — اس نام کے صدقے کہ یہ ہی نور علے نور (نور اوپر نور ۱۲)

اس نام کا ہی نقش میرے دل پہ سراسر

رائج وہ درم کب ہے کہ سکہ نہو جسپر (چلنے والا ۱۲)

اس نام مبارک میں جو اسرار نہان ہی (بھید ۱۲ پوشیدہ ۱۲) — ان سے وہ نہ واقف کہا خامہ کی زبان ہی (قلم ۱۲)

محشر کا جو سرتاج ہی وہ میم عیان ہے (ظاہر ۱۲) — جا طلب احد میم دل امن و امان ہے (ج ۱۲ دل ۱۲)

یا اوس کا سر دین ہی یہی اونکی سند ہی (یا اوس ۱۲)

دیندار ونکو محشر مین ضرور امن احد ہی

آقا میرا یون علم الہی سے ہی ماہر (سردار ۱۲ واقف ۱۲) — جسطرح کف دست مین ایکدانہ ہو ظاہر (ہتیلی ۱۲)

حاکم ہی قضا کا ہی تقدیر پہ قادر (قدرت والا ۱۲) — مالک ہی مختار ہی کل کا ہی ناصر

یہ چاہی تو بیٹھا ہو فلک ایک گہری مین (آسمان ۱۲)

انسان ہو ملک او ہو حیوان پری مین (فرشتہ ۱۲)

وہ رفعت و اعزاز قدر دین کو بخشا (بلندی ۱۲ عزت ۱۲) — جو پایہ احمد پہ سر دین پہونچگیا جا

اور مرتبہ شرع کو ایسا کیا بالا (بلند ۱۲) — گر جہل ہی او ٹھیں تو وہین عرش معلا

مہدی کی ثنا خوانی مین عاجز دو سرا ہی (تعریف ۱۲ سرنا ۱۲) (دو جہان)

اس خامہ سے جو نکلا وہ الطاف خدا ہے
قلم ۱۲ — مہربانی ۱۲

اونکی شرف و مجد و علا کی نہین کچھ حد
بزرگی ۱۲ پاکی ۱۲ بلندی ۱۲
نانا ہے رسول عربی اور علی جد

مان آمنہ ہین باپ ہین عبداللہ امجد
پاکی
یہ مرشد کل انکے ملقن ہین محمد
تلقین کرنیوالے ۱۲

ابوبکر ؓ

رتبہ مین جو صدیق سے بڑھکر ہے تو کیا ہے
مہدی کو ہے ہدایت کے لئے خلق ہوا ہے
پیدا ۱۲

کیون ہو نہ کیا مرتبہ مہدی دین ہے
پیدا بشر ایسا ہے نہ ہو گا کوئی کہین ہے
مخفی ۱۲

یہ قالب ایمان ہے اور جان یقین ہے
سانچا ۱۲
جز ذات خدا جسکو طلب کچھ بھی نہین ہے
سوا ۱۲

خوند میر نے جز نور خدا غیر نہ دیکھا
دوسرا ۱۲
ہمنے تو کوئی اوسکے سوا غیر نہ دیکھا

تصدیق ہو لا فرض ہے سب اہل جہان کو
سچا جاننا ۱۲ — محبت
ہر بیتی ہے جن لوگون نے انکو کیا باہر

پر انکو کہان ہائین ازل کے جو ہین منکر
ہمیشگی
محشر مین سزا دیگا انہین خالق اکبر

یہ مرتبہ جز مہدی موعود کہان ہے
[illegible] ۱۲
خلق ہو خیر و حجت و خارق سے عیان ہے
خصلت ۱۲ — حدیث ۱۲ — معجزہ ۱۲

اب راوی صادق کی ہے یہ تصدیق کہ تحریر
سچا ۱۲
دو سال ہوا اک فاضل عالم سے کی تقریر
بیان کیا ۱۲

جب مقدم عالی سے خراسان ہوا کشمیر
آنا ۱۲
ایک جمعہ دو تر کی تھی آواز سے تکبیر

فضل ہے تھا اوس مسجد آدینہ مین حاضر
بزرگ عالم ۱۲ — جامع مسجد ۱۲

سب جان گئی عمر ہی اس ہفتہ مین آخر

اونہین ہی کہا ایک ذرا بامری جی مین
حضرت بہی آخر تہی پڑہی دو تر سہی مین

دیکہا ہی یہ مین کیونکہ حدیث نبوی مین
معلوم ہوا مجکو بہی غور جو کی مین

لاریب جو مہدی ہین تو یہ جمعہ بہ سینگے
آیندہ جمعہ تک یہ جہان مین نہ رہینگے

القصہ اوسی روز سی تپ ہو گئی پیدا
دہیان اوسمین بہی ہر وقت تہا بس ذکر خدا کا

اسطرح قلق تہا کہ معاذ اللہ وہ منہا
یا دہیان فقط پیروی مصطفوی تہا

اس حال مین بہی تہتی ہی یان نعمت کبرا
نعمت کو بہی اور کتبہ نعمت کو بہی بخشا

ازواج کی نوبت کا یہ دستور رہا تہا
جب آن کی سایہ سر اوس شیخ پہ پہنچا

ہر ایک کی یان کی ہوی ایک شیخ تہی برابر
اعزاز مین جا کے وہ گر بیوی کو بخشا

اس سر کو وہ جانے جو اللہ کو جانے
مشکل مین بہت حکم تبدل ہی او نہانے

اللہ ری پاس او بہ نام شریعت
پر پوچہتے ہر وقت تہی اوس سایہ کی حالت

گو مرض کی شدت ہی او سیدن ہوی رحلت
جب پہنچی خبر بی بی او نی سے کہا رخصت

یارون سے کہا چلو کہ ان کی گہر کو

تعظیم دو ہر ایک دوش خیر البشر کو

سب عجز سے کہنے لگے ای سرّ دو عالم
وہان سوئے کو نہ تخت ہی نہ کہیں جاجم

اس جسم مطہر مین ہی طاقت رہی اب کم
سوئی ہی الصبر عجز رضا ہی اپنی اس دم

فرمایا تمہیں چاہیے بس پاس شرع کا
کرتے ہو مرا پاس یہی ہی نہین اچھا

یہ کہکے کیا حملہ کہ اٹھکر وہین جاوین
گرتے نہیں یار نہ آوین تو آوین

اور حکم شریعت بسر و چشم بجا لاوین
تب دوڑ پڑے یار کہ حضرت کو اٹھاوین

پہنچ گئے حضرت ملکاں کی مکان کو
تب چین ہوا مہدی موعود کی جان کو

اس گھر مین فقط بوریا تھا فرش کی خاطر
خوش ہو کو ادسی بوریہ پہ جا گیا بستر

اور اسکی سوا کچھ بھی نہ تھا اسباب حاضر
اور شکر ہی اللہ کی لب اپنی کئے تر

پھر آیۂ الیوم بیان ساری ہی کردی
اور پڑھ کے خبر لانوث کی بھی خبر دی

جب ہوگئی بیہوش پی جذبۂ باری
نعمت ہی نہی اک آہ جگر سوز جو ماری

کہرام مچا رونے لگیں بیبیان ساری
اور ٹہہ بیٹھی جو نہیں آپ سب کی بخی زاری

فرمایا مجھے تکیہ لگاؤ کہ ہوں دلگیر

بیٹھے پس پشت آ کے تب سید خوندمیر

پھر پوچھا کہ یہ گریہ و زاری تھا بھلا کیوں
یہ حادثہ تھا ایسا ہی کہ ہو جائے جگر خون
کی عرض کہ ادھر جائیں جناب ہم ہوں محرم
جو حال ہو دل کا اوسی بس جانے ہے بیچون

کیا پوچھتے ہیں باعث گریہ شہ والا
ہو جاتا ہے اب سارا زمانہ تہ و بالا

ارشاد ہوا یہ سر رنج و ملامت
گو پردہ میں آنکھوں سے تمہاری ہیں حضرت
ہم دونوں محمد کو خدا کی نہیں رحمت
پر جس کو نکی یاد لگے ہو او رونے کبھی گت

جب تک کہ ہو حکم پہ میرے سبھی قائم ثابت
تب تک ہوں تمہارے میں نہیں رنج کسی دم

رونے کا وہی وقت ہے جب یاد کو ہو لو
اور ناز و نعم کے جو گہوارہ میں جھولو
دنیا کے زر و مال کی تحصیل پہ بھولو
یا کچھ بھی جو نعم کے گل عشق سے بو لو

او سخت نہ ہم تم میں نہیں دین کا بہرہ
تب چاہئے تم گریہ کرو پیٹ کے چہرہ

یہ روز دو شنبہ کا تھا او حال تھا تغیر
پوچھا کہ یہ ہے کون کہا بندہ خوندمیر
خوندمیر قرین آ کر یہ تھے خوب ہی دلگیر
فرمایا یہاں بیٹھ کے سن لے مری تقریر

پھر زانوی خوندمیر پہ رکھا سر اطہر پاک

کہنا تھا جو کچھ کہہ دیا قل ھذہٖ پڑھ کر

آخر میں کہا ہم میں ذرا شرک نہیں ہے
گر دل میں ہوئی یہ تو سبب فتنہ و کین ہے

خوندمیر نے جانا کہ یہ ایک مشکل دین ہے
وہ شرک ہے کیا جو نہیں ان دو کی قرین ہے

از خود کہا اللہ کو جو دیکھے مقیّد
مشرک ہے وہی گو کہ ہو وہ زاہد جنید

یہ کہہ کے ز سر تا بقدم اوڑھ لی چادر
صدیق نے بعد ایک گھڑی ہاتھ بڑھا کر

اور بولے کہ راحت ہے تو اب چھپیں برادر
دیکھا تو اس عالم سے ہوئی رحلت سرور

تب پڑھ کے سر شیخنا کی حدیث نبوی کو
آگاہ کیا وصل ہے حضار سبھی کو

وہ وقت ضحی تھا کہ ہوا خاتمہ بالخیر
لبیک اجل کہنے میں ذرہ بھی نہ کی دیر

یعنی کہ ہوئے مہدیٔ دین یاں سے بیک سیر
وہ پڑ گیا ماتم کہ نہ اوڑتا تھا کوئی طیر

اصحابوں کو اس صدمۂ جانکاہ سے غم تھا
ہر دل میں قلق تھا تو ہر ایک چشم میں نم تھا

پیدا ہوئے آفاق میں آثار تباہی
موقوف فرشتوں نے کیا ذکر الٰہی

چھائی فلک و ارض پہ یکبار سیاہی
دنیا کو ہوئے یا بجز ارادین سے راہی

سر کھولے ہوئی ماتم سلطان کے اندر

پر نوحے چہتے وارد تہے خراسان کے اندر

پس پڑ گیا کہرام اوٹہا شور الم کا
نالہ گیا گردوں پہ ہر ایک صاحب غم کا

کیسا تہا قلق فرقت سلطان امم کا
آنسو نہیں تہمتا تہا بڑی عالی ہمم کا

اس صدمہ سی کیونکر نہ بہلا ہو کی رووے
انسان جب ایک ادنی سی یون چوٹ کی رووے

اس واقعہ دلدوز سے حوریں تہیں کہلے سر
روتے تہے ملائک بہی زمین اور فلک پے

بیہوش تہے جتنے تہے وہان یار و مہاجر
مشغول عزاداری تہا ہر ایک پیمبر

سب عالم امکان پہ الم ٹوٹ پڑا تہا
ہر فرد بشر جزع سے بیہوش کہڑا تہا

ہر طرف کمر پکڑے ہوے پہرتے تہے جبریلؑ
تہے حزن نہایت ہی الم سے تہے سرافیلؑ

اور موسیٰ عمران کی آنکہوں سے بہے نیل
اور فکر کسی شخص کو غم سے نہ تہی تعطیل

سیلاب بہا حضرت یعقوبؑ پہ روکے
دامن کئی یوسفؑ نے بہی رو رو کے بہگوے

ہر سمت سے گریہ کی چلی آتی تہی آواز
ہر سو غم و ماتم ہی کی آتی تہی نظر ساز

تہی بہولی ہوی باد صبا اپنے سب انداز
گل کرتا نہ تہا ناز نہ بلبل مین تہی پرواز

ملتے تہے سبہی برگ درختان کف افسوس

مرغان چمن کثرت داغون سے تھے طاؤس

مردے بھی زمانہ کے سبھی چونک پڑے تھے
رضوان در جنت پہ غم آگین کھڑے تھے

لرزے میں زمین تھی وہ کٹھن ناکے کڑے تھے
سب حور سیہ تھا وہ دھوین دل کے جڑے تھے

وہ ریز سما جمگیا آہون کا دھوان تھا
لوگون کو فلک کے اُتر آنیکا گمان تھا

عالم مین نہ اندوہ سے فارغ تھا کوئی فرد
ادس روز نسیم سحری بھی نہ چلی سرد

مہتاب کا منہ فق ہوا خورشید کا منہ زرد
اس صدمہ کا ارواح تلک پہنچگیا درد

قاضی فلک سبز تھا درد جگری سے
دور عقل ہوئی جن و ملک حور و پری سے

صدمہ تھا ہر ایک پہ بوبخی کو سوا تھا
اور حضرت ملکان کا جگر کانپ رہا تھا

بس سوز دروفی نے اونہین پھونکدیا تھا
ہر دم پہ نئی آہ تھی ہر وقت بکا تھا

کہتی تہین کہ پردیس مین یا شاہ نہ چھوڑو
یون بے سر و سامان ہمین للہ نہ چھوڑو

اب درد مین کون آکے خبر لیگا ہماری
تسکین ہمین کس سے بھلا ہوئیگی واری

حاجات دلی کون ہماری کرے جاری
دل بھر کے ستائینگے ہمین منکر ناری

اس طرح سے بیرحم بھلا کوئی ہوا ہے

پردیس مین چھوڑا ہمین کیا ایسی خطا ہی

جب تک کہ رہی سر پہ ہمارے شہ والا
اب آئی جو آفت تو نہین روکنے والا

مشکل سی بچا لیتا تہا اللہ تعالیٰ
اس فکر سے دل چاک جگر ہی تہ و بالا

گو سید محمود مین اب ارث و والی
پر ہوتی ہی خاوند کی الفت تو نرالی

اس بین سے دل سید محمود کا پہڑکا
ابر غم شہ آکے بسر رہا سا کڑکا

سینہ مین اوٹھا شعلہ جو اک سا بہڑکا
تا زیست نہ بہولا گیا اس دکھ کا دھڑکا

کس درد سے کہتے تہے خدا صبر عطا کر
اب مشکلین حل آہ کرینگے کہان جا کر

اب روز ہمین کون نئی دیویگا تعلیم
اُف چاک جگر ہو گیا دل ہو گیا دو نیم

اب کس سے ملیگی ہمین وہ فیض کی تقسیم
موقوف ہوئی ہم سے وہ اللہ کی تکریم

اب راہ خدا سے کہان جا مینگے مولا
اسلام کے اسرار کہان پائینگے مولا

اشک آنکھون سے تہے سید محمود کی جاری
تا عرش گیا غلغلۂ نالہ و زاری

ناموس پہ مہدی کی قیامت ہوئی طاری
سر پیٹ کے منہ نوچ کے ایک ہوئی پکاری

اب رونق اسلام نہ ان آنکھون نہ رہیگی

پھر ہندی اس امّت مین ضلالت کی رہیگی
گمراہی ۱۲

فرماتے تھے یہ سید محمود سے آلہی
کیا قبلۂ دین دار بقا کو ہوئی راہی
بس ہیبہ گرا ٹوٹ کے کُہسار تباہی
بغض ہمسے بہت رکھتے ہین سب اہل مناہی

اب دشمنیٔ دل ہے جو چاہینگے کرین گے
پر فضل ہے تیرا تو نہ ہم انسے ڈرین گے

جو ظلم ہو جو جور ہو جو کچھ کہ ہو ایذا
وہ سب ہمین اس راہ مین تیری ہے گوارا
پر ہمسے یہ رنج اٹھیگا کسطرح خدایا
فرقت کا او جو درد کلیجا نہین ایسا

اک درد نیا اوٹھتا ہے رہ رہ کے جگر مین
لوگو مجھے تہا نہو کہ مین بچھڑا ہون پدر سے

چپکے سے کہا تب شہ خونشیر نے روکر
ہے اپنا مددگار وہی خالق اکبر
اسطرح سے کیون آپ ہوئی جاتی ہین مضطر
اچھا ہی نہین رونا کسی لاشہ کے اوپر

دل ٹکڑے ہے تن سرد ہے منہ دیکھکے یوغش ہے
کیا عرض کرون جو مجھے اسوقت قلق ہے

گو دل کو میرے بھی ہے بس ایک صدمۂ جانکاہ
پر ہم ہوئی مضطر اگر اس آن تو یا شاہ
پھٹ جائیگا گہرام و مین ماہی سے تا ماہ
ہر کام سے عصیان کے بچائی ہمین اللہ

رقت ہے بہت اب حرم شاہ زمن مین
نرم دلی ۱۲ — اپردہ والیان ۱۲

پڑجائے نہ شور صبح کہیں چرخ کہن میں

اب آپ نہ کچھ مضطربانہ کریں گفتار
جب تک کہ چلن اونکی کہیں ہو وہی اطوار

ہم ہی ہیں ہیں کب ہمسر او نہی سید ابرار
اور اونکی کلاموں سے رہیں خوب خبردار

تب تک تو وہ ہم میں ہیں یہہ فرماتی ہی مہدی
قبلہ میرا کعبہ میرا ایمان ہے مہدی

تسکین ہر ایک خورد و کلان کیجئے حضرت
اعجاز پدر اونپہ عیان کیجئے حضرت

سب جزع سے ہو مومن وہ بیان کیجئے حضرت
تیاری مہدی زمان کیجئے حضرت

تجہیز کی تدبیر ضرور ابتو ہے صاحب
ظاہر میں ہوئے مہدی سے دور ابتو ہے صاحب

یون سب سے مخاطب ہوئے تب حضرت محمود
اس جزع سے ناخوش ہے بہت حضرت معبود

ای یارو رفیقان جناب شہ موعود
اور اس سے تو حاصل ہیں ہوتا کوئی مقصود

موعود منع کرتے ہیں ماتم سے دوگانے
یہ کام ہے مردود ہی درگاہ خدا سے

اب لاش اوٹھانیکا سنا دن حشم و جاہ
باقی کے سر پایہ پہ تہا ہر ایک ہوا خواہ

بالین پہ رہے سید محمود تو واللہ
انبوہ فرشتونکا تہا اس لاشہ کی ہمراہ

مسجد میں جو لیجا کے جنازہ کو اوتارا

والان مین نور صمدی بھر گیا سارا

جب غسل و کفن کرکے جنازہ کیا تیار
اور پچھلے کاندھونپہ اوٹھا ہوی سب یار
باشندۂ رنج اور فرہ مین ہوی تکرار
تب سید محمود نے چپ کر دیا انکار

یہ کام بجز حکم خدا ہم نکرینگے
آقا جہان فرماینگے وان اونکو دہرینگے

اثنای طریقہ مین جو ایک عیدگہ آئی
اس جا پہ نماز شہ ابرار پڑہائی
پہر وان سی جو وس لاش کو ٹہرکر اوٹہائی
رستہ مین ایک اچھی سی جگہ بس نظر آئی

وان لاش ٹہر ہوی اس طرح سی بہاری
بس کوئی مہاجر نہ قدم کر سکا جاری

کاندہون سی جنازہ کو اوتارا وہین اوس دم
اور باغ کے مالک سی کہلا بہیجے لو درہم
اوسنے کہا ہم بندہ مین کچھ چیز نہین کم
اس باغ کو اللہ کی راہ دیتی ہین ہم

تب دفن کیا لاشہ شاہ دوسرا کو
وہ دفن کہان ہوتا ہی پہنچا جو خدا کو

ہی نقل کہ اک روز یہ فرمایا تہا سب سی
یہ بندہ ہی گر مہدی حق جانب رب سی
ہرگز نہ لگے بیٹہ مری گور کے لب سی
تم دیکھنا سب غور سی کہدیتا ہون اب سی

محمود نے یہ دفن کے دم یاد دلایا

دیکھا جو جنازہ مین تو لاشہ کو نہ پایا

ای مومنو رووٗ کہ یہ ہی رونیکا ہنگام
دنیا مین رہا کیا ہی جو آئی ہمین آرام
اللہ سی دور ہو گئی بند ہو گیا الہام
دل ٹکڑی ہوا جاتا ہی بس ہو چکی انجام

وہ رحمت یزدان کا چشمہ ہی کہان ہی
جب وہ ہی نہین کیا ہی اگر سارا جہان ہی

ہی ہی کہ جہان سی اوٹھا کونین کا مختار
اب طلبل جای کرین کس جگہ اظہار
دردا کہ ہوی رحلت شاہنشہ ابرار
افسوس گرا ہم پہ غم و رنج کا کہسار

اس غم کے تحمل کا تو یارا ہی نہین ہی
پر کیا کرین جز صبر کے چارا ہی نہین ہی

اب چاک گریبان کرو سوز دلی سے
بے بہرہ ہوی فیض خدای ازلی سے
برباد ہوی چھوٹ گئی حق کے ولی سے
محروم ہوی دید تجلی جلی سے

سر پیٹ کی تم فرط بکا سے کرو نالے
اب کون ہی ایسا جو گناہون سی بچالے

ای مومنو اس غم کا ٹھکانا ہی کہین ہو
وہ واقف دین قرب خدا جسکے قرین ہو
اوٹھ جای وہ سر پر سی کہ جو واقف دین ہو
قرآن سی اسرار الٰہی کا مبین ہو

اس غم کی نہ حد ہی نہ سرا ہی نہ ہی انجام

پر کیا کریں جب کر دیا اللہ نے ناکام

بس شعر یا بس اب نہیں کچھ طاقت گفتار — کیا تاب کہ لکھے صفتِ شاہ خوش اطوار

کر عرض یہ خالق سے کہ ای خالقِ غفار — کر مرقدِ مہدی سے مشرف بحجِ اکبار (تمنا)

اس مرثیہ پہ صاد ہو تیری ہی نظر سے

محروم نہیں پھرتا سخی کے کوئی در سے

تمت مرثیہ مہدی آخر الزمان سید محمد بن عبد اللہ الجونپوری منظومہ ١٨ - ذیقعدہ سنہ ١٣٠٢ ہجری

مرثیہ جناب رئیس الشہدا آسمان ولایت کے ماہ تمام موید الاسلام ناصر کافۂ انام جناب بندگیمیان سید خوندمیر وزیر مہدی علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خورشید ہے ایک مشعل کاشانۂ خوندمیرؓ (محل) — مہتاب ہے ایک شمع جلو خانۂ خوندمیرؓ (چراغ، دیوان عام)

قربان ہوئیں جلوۂ جانانۂ خوندمیرؓ (معشوقانہ) — عرشی ہیں سبھی عاشق و پروانۂ خوندمیرؓ (عرش کے رہنے والے)

تحریر کروں کیا شرف اُس حق کے ولی کا

فدیہ ہے یہ مہدی کا تو ہمسر ہے علی کا

کیا شان خداداد اثرہ عالی کی شان ہی
بیجا ہی اگر اسکو کہون مثل جنان ہی
جنت ۱۲

دیدار خدا کا وہان ہر آن کہان ہی
مستغرق دیدار ہر ایک فرد یہان ہی
ڈوبا ہوا ۱۲

اسجا ہی جہڑی آٹھ پہر رحمت حق کی
عصیان سی تطہیر یہان ہوتی ہی سبکی
گناہ ۱۲ پاکی ۱۲

فردوس میں کہانی ہین یہان فاقو پہ فاقہ
جنت ۱۲
دنیا کی لذائذ وہان یان اونسے افاقہ
نسے ۱۲

حورونکا وہان عشق یہان حق سی علاقہ
نسبت ۱۲
خلعت وہان سندس کی یہان نور کا طاقہ
پوشاک ۱۲ ریشمی کپڑا ۱۲ تھان

فردوس تو اصحاب یمین کیلئے جا ہی
سیدھی طرف کے لوگ ۱۲
یان رہتی ہین سابق کہ جنہین قرب خدا ہی
ایکہ چلنے والے ۱۲ نزدیکی ۱۲

جسکو نہ مکان کہہ سکین یہ ایسا مکان ہی
لاریب محل عرش ہی اور کرسی کی جا ہی

رفعت سی تجمل سی تجلی سے عیان ہی
بلندی ۱۲ شان ۱۲ ظاہر ہونا
یہ جلوہ گہہ خاص جناب یزدان ہی
جای ظہور ۱۲ اللہ ۱۲

جب وادی ایمن سا مقام صمدی ہو
وہ جنگل جسمین موسیٰ علیہ السلام کو دیدار خدا ہوا تہا ۱۲
ہر فرد نکیون محو جمال احدی ہو

یہ اوسکا ہی مسکن کہ جو منظور خدا ہی
رہنے کی جگہ ۱۲
منظور خدا عشق میں سر تن سی جدا ہی
نظر کیا ہوا ۱۲

سر تن سی جدا فدیہ مہدیٔ ہدیٰ ہی
بدلہ ۱۲
مہدی ہدیٰ کا یہ رئیس الشہدا ہی
سردار شہیدون کا ۱۲

جب وصل خدا کا ہوا سر نذر دیا ہے
ملنا ۱۲ نذرانہ ۱۲
سرکار الٰہی مین یون منظور ہوا ہے

پٹن میں ہوا جبکہ ورود شہ موعود (تشریف لانا ۱۲) — آ خدمت اقدس میں ہوئے سنتی موجود (پاک ۱۲)
اور چار نظر ہوتے ہی دل کا ملا مقصود — یعنی کہ وہیں ہو گئی بس وصل معبود (ملنے والے ۱۲)

اللہ نے فرمایا کہ لا تحفہ اگر ہے
خوندمیر نے کی عرض کہ حاضر مرا سر ہے

فرمایا یہ ہدیہ ہوا مقبول تمہارا (تحفہ ۱۲) — اور حضرت معبود نے سر تن سے اوتارا
بے سر عصر و مغرب و خفتن کو گذارا (نماز عشاء ۱۲) — پھر کہدیا خوندمیر یہ سر کہاں دو بارا

جب حکم دو ان کٹوانا یہ سر تو مری خاطر (واسطے ۱۲)
کی عرض کہ سر تو کیا قربان ہیں سب سر

اللہ رے کیا وعدہ وفا ہے مرے سلطان (پورا کرنے والے ۱۲) — کی ایسی بسر زندگی جیسے کوئی مہمان
ہے منتظر حکم خدا ہر دم و ہر آن — جب حکم ہوا سر کٹے سو شخص کے قربان

قرب ایسی ہی لوگوں کو خدا دیتا ہے بھائی (نزدیکی ۱۲)
دنیا نہیں آنکھوں میں کبھی جنکے سمائی

اک روز پڑھی مہدی نے من کان کی آیۃ — میں ختم ولایت ہوں نبی ختم نبوت
جبریل کی خوندمیر کو حق دیتا ہے رتبت — اور سید محمود کو میکائیل کی خلعت

فرماتا ہے عاشق یہ بہت خوب ہیں میرے (اچھے ۱۲)
طالب کے مگر اس آیہ میں مطلوب ہیں میرے (طلب کرنیوالے ۱۲ — طلب کئے گئے ۱۲)

من كان عدوا لله وملائكته ورسله وجبريل وميكال فان الله عدو للكافرين
یعنی جو شخص اللہ اور فرشتوں اور رسولوں اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو خدا تعالیٰ کافروں کا دشمن ہے ۱۲

اک نور سے ہم دونوں محمد ہوئے روشن
ان دونوں کو ہم دو میں فنا ہے ہمہ تن

وہ مظہر ظاہر ہیں تو میں مظہر باطن
اب انکا جو دشمن ہے وہ ہم دونوں کا دشمن

ہم دونوں کا دشمن بخدا ہے وہی کافر
دشمن ہے خدا کا فرون کا آیہ سے ظاہر

کیوں ہو سنو اب جان لیا رتبہ والا
ولیوں میں ہوا کونسا اس مرتبہ والا

یہ رتبہ تو سب اولیا اللہ سے ہے بالا
دشمن کا عدو جسکے ہے اللہ تعالی

اس سے تو یہ ثابت ہے خدا خوش ہے اوسی سے
خوندمیر کی الفت جو کوئی رکھتا ہے جی سے

ناگور میں مہدی نے بیاں میں کہا اک دن
ہجرت ہوئی اخراج او ایذا میں کئی سن

ای سامعین ہے حکم خدا ہے بشر و جن
آلت قتل ہے باقی سو ہوسکتا نہوی بن

پر مہدی پہ ہرگز کوئی غالب نہیں ہوگا
اس بار کا حامل کوئی طالب نہیں ہوگا

تب ولیوں میں جناب شہ خوندمیر کے آیا
مہدی کو پلٹ شاہ جو نعمت کے بچھایا

اس بار کا حامل کسی خالق نے بنایا
فرمایا یہ رتبہ تو ہے سائل ہی نے پایا

نعمت نے کہا سید خوندمیر کو آکے
یہ رتبہ ملا مجکو عنایت سے خدا کی

ل فالذین ہاجروا و اخرجوا من دیارہم و اوذوا فی سبیلی و قاتلوا ...

چپ ہو گئی یہ سنکے جناب شہ خوندمیر — پر ہو گئی اس بات کی تصحیح گلوگیر
نعمت کو تو تھی کیونکہ سکھائی ہوئی تقریر — اک روز کہا مہدیؑ نے سن از عالم تقدیر

بارے قتلو کے شہ نعمتؓ ہوے حامل : اٹھانیوالے
فرمایا نہیں تم ہو کہ تم ہی تو ہو سائل : پوچھنے والا

جب فرہ ہوا خیمہ گئے مہدیؑ ذیشان — پھر حکم ہوا رب کا کہ ای بندۂ یزدان
ناگور کا جو حکم ہو وہ کہدی اسی آن — مہدیؑ نے سنایا حکم خالق سبحان

شب کو شہ خوندمیرؓ نے یوسف کو بھیجایا
اس رتبہ والا کسے خالق نے بنایا

مہدیؑ نے کہا کام کرو اپنا برادر — اس ہی تمہیں کیا پر تمہیں یہ سوجھی ہی کیونکر
کی عرض کہ خوندمیرؓ نے یہ پوچھا ای سرور — فرمایا کہاں ہیں کہا اس جا پہ ہیں حاضر

خود کر کے قدم رنجہ کہا ای مری بھائی
یہ رتبہ تو ہی تمکو ملا حق کے فدائی : فدا ہونیوالے

ای بھائی یہ اک صدق یہ بندہ کی ہی حجت — یعنی ہی اگر جانب حق سی مری دعوت
تو پہلے تو ہو لشکر اعدا کو ہزیمت — اک فتح تو کیا گر ہو جہان تو بھی ہو نصرت

پھر بار دوم قتل ہو تم ای مری بھائی
سو شخص کی قربانی پہ ہی ختم لڑائی

اب کرتا ہی اسطرح رقم راوی اخبار
اور آگئی گجرات کو سب حق کی طلبگار

جب دار فنا سی اوٹھا کونین کا سردار
تب اونکی لئی گرم ہوا ظلم کا بازار

تصدیق پہ مہدی کی کئی شخص کو مارا
منکر وہ ہوا جسکو نہ تھا صبر کا یارا

اس ظلم کی پہنچی جو خبر حامی دین کو
پر کاٹی پہلے سر اون صدر نشین کو

ٹھہائی کہ سزا دیجی ہر صاحب کین کو
جن شخصون نے مروایا ہی ذی صدق و یقین کو

اب قتل کی قابل ہوے یہ لوگ بلا شک
جائز مین سمجھنے لگے مومن کی جو خون تک

ملا ہوے یہ سنکے نہایت ہی پریشان
گر اونکی یہان جاتا کسی کام کو انسان

دن کو نہ نکلتے تھے یہ تھا خائف و لرزان
تو بام پہ چڑہ کے [illegible] جب لیتی تھی پہچان

تب کھولتے اوسکے لئی زنجیر تھے در کی
پہری تھے مقرر کہ حفاظت کرین گہر کی

اللہ ری کیا عالی ہمم تھی شہ خوندمیر
چند اسپ ملے تو نہ کمان و تبر و تیر

بس حالت عسرت مین ہی کی جنگ کی تدبیر
سب پاس نہ جوشن تھا نہ نیزہ تھا نہ شمشیر

دستانہ میسر ہوا نہ خود نہ مغفر
لڑنے پہ کمر باندہ لی اس برگ و نوا پر

دو شخصوں کو احوال کی تحقیق کو بھیجا
پہنچائی خبر ایک نے شہ پاس یہ لیجا

دو مومنوں پہ ایسی تعدی ہوئی بیجا
تقریر ہے جسکی مرا پھٹتا ہے کلیجا

وہ ورثہ ہی لگا دیکہ لہو تہوک کی جان دی
اون ظالموں نے جان سپری تک نہ امان دی

خوش اوس گھڑی فرماتی تہی کہانا شہ عالم
لقمہ جو اوٹہایا تہا وہین کہدیا اوس دم

کر دست کو پاک اور یہ فرمایا بصد غم
جب مارینگے دشمن کو تبہی کہائینگے اب ہم

پوچھا کہ مری کسطرح باہر وہین آکر
کی عرض کہ ثبت و شکر و صدق و صفا پر

سنکر یہ کیا شکر بدرگاہِ الٰہی
فرمایا کہ کسند و مرا گھوڑا کہ ہون راہی

فتوای حمیدہ ہمیں یہ لایا ہی تباہی
گہر مین ملو بازار مین یا بر در شاہی

بے قتل کیے اوسکو نہ چھوڑونگا کبھی مین
گو فرد ہو یا بیٹہا ہوا ہو گا سبھی مین

یہ دیکھ کے گوہر شہ ملک نے کہا آکر
کیا اوسکی بساط ہے کہ یہ تصدیع لین سرور

اس کام کی انجام وہی رکہینگے ہم پر
گر شہ کی عماری مین ہو کاٹینگے وہین سر

خوش ہو کے کہا سیدِ عالی نے کہ شاباش
پر ہمنہ دو کہانا نکرو قتل اوسے کاوش

گوہر شہ ذی کی عرض کہ ای میرے خداوند
فوج آئیگی سلطان کی اک بحر کی مانند
(دریا ۱۲)

ہم گردن ملا کا کرین جبکہ جدا بند
ہم گہوم کے آوین کہ ہون سید ہی پر مسند

فرمایا کہ چوری نہین کرواتا ہے بندہ
اوسکو عوض قتل مین مرواتا ہی بندہ

تم آیو لشکر کو لئے کوس و علم سے
کٹ جائینگے چہری قلم تیغ دودم سے

انعام ملیگا جو ہوا سامنا ہم سے
ہو جائینگے برطرف وہ مولا کی کرم سے

رخصت ہوئے اور لیکے پتہ کینہ گزین کا
سرحد مین سرکاٹ لیا دشمن دین کا

ناہین ہوا حکم خدا ای مری بندے
اس وقت مین کہا نہیل کا قبن چہوڑ وطن سے
(نام موضع ۱۲)

جو حکم ہو میرا تو اوسی حکم پہ تن دے
اس جا سے چلا جا تو بیلا وڈہ کو چندے
(نام موضع ۱۲)

تب جاکے مقیم ہو گئی اوس جا شہ انور
جانباز بہی پہنچے وہین کہا نہیل مین ہوکر

سلطان مظفر نے چڑہائی تہے جو اسوار
کہا نہیل مین پہنچے تو نپایا کوئی دیندار

تہے اونکی تعاقب مین اُٹہائی ہوئے ہوا
سب مسجد و حجرون کو جلا کر کیا مسمار
(ویران ۱۲)

افسوس کیا اور کہا شہ نے یہ سنکر
گر ہوتا وہان مین تو سزا دیتا مقرر

اب ہمکو مناسب نہین اس بات کا اخفا
جو معتمد شہ ہین اونہین چاہئے لکہنا

اک رقعہ کبیر رکن شاہ کو لکہا
اوس رقعہ مین مضمون یہ تحریر ہوا تہا

القاب کی جا پر اُذن کا لکہا آیہ
اور لکہا یہ مومن کی تسلی کا ہی مایہ

گو خاص ہی اصحاب نبی کو لئے نازل
پر عام ہی ہر ظلم و ستم دیدہ کی شامل

جو لوگ طریق نبوی پہ رہین عامل
اونکا ہی مددگار وہی خالق عادل

اسواسطے ہم رکہتی ہین امید خدا سی
مظلوم گنے گا ہمین اس جور و جفا سی

مہدی نے شرف بخشا ہی گجرات کو جیسے
سب خلق مخالف ہوئی دیندار وہ سب سے

اوسکا تو ہمیشہ یہی فرمان تہا سب سے
قائل کرو فرمان رب و میر عرب سے

گر ہووی خطا قید کرو دُرّون سے مارو
گر اوس سے نمانون تو مری سر کو اوتارو

پچیس برس سے یہی فریاد ہی جاری
معلوم کسی کو جو خطا ہووی ہماری

چہڑوا دوی وہ انصاف سی کر حجت کاری
تو اجر حسن دیوے اوسی حضرت باری

پر آج تلک کوئی بتاتا نہین حجت
تان ہمیہ تغلب سے ہوا حکم ضلالت

پیہم کے ستم سے نہ ڈرا ہاتہ اُٹھائے
مسجد کو جلا صومعے اور حجرے جلائے

قیدی بہی کئے قتل بہی اور کوڑے لگائے
ابتو ہمین مظلوم خدائی ہین بنائے

جانبازی سے اب نصرت دین فرض ہے ہمپر
کم ہین پہ مدد دیگا ہمین خالق اکبر

سنتا ہون کہ جو رانپہ ہے اُس شہر مین بیحد
ہے جائے تعجب کہ ستم کیش کرین کد

جو مانے ہین ہے مہدیٔ حق میر محمد
تم عالمون کے ہوتے ہوئے اُنکی چلے جد

گر ہو سکے مانع ہو ستم کیشونکو اس سے
مدت سے فقیرونپہ ستم ہوتا ہے جس سے

حاصل یہ نہین لکہنے سے ہے ای مرے بہائی
ہمکو بہی ہے معلوم یہ ملنے سے تمہاری

حالات یہانکے تمہین معلوم ہین ساری
اوس پیارے کو کچہ جانب حق خطرہ ہے باری

تم جانتے ہو حقیّت میر محمد
حق پردہ تہا اور دعوئ حق کرتا تہا سید

کیون ہمپہ یہ جور و ستم و ظلم مبین ہے
بیچارہ غریبونکی مدد نصرت دین ہے

باز آؤ تو بہتر ہے نہین خیر نہین ہے
تم لوگون سے ہم لوگون کو للہ یہ کین ہے

نامہ مین مناسب نہین بطول بیانی
سچ مانیو جو کچہ سنو قاصد کی زبانی

یہ سنکے سب مین ہوی سب جمع مہاجر
جو منکر مہدی ہی اگرچہ وہ ہی کافر

تیار کیا متفق الرای ہو محضر
پر آیہ و سنت کے سوا ست کہو ظاہر

کافر نہین جائز ہی ذوی القبلہ کو کہنا
ڑنا ہی نہین ظلم وہ جو کچہ کرین ہہنا

خط دیکی ملک جیو میان لاڑ کو بہیجا
پہر پڑہ کے کئی بار کہا غصہ مین یون آ

حضرت کو دیا جو نہین ہین اوسکو کیا وا
مہدی سی پہری توبہ کرو یہ کیا بیجا

اون دونون نے پہر بعد ظہر پوچہا کہ حضرت
وہ ظلم ہوا کیا کہ ہوئی غصہ کی شدت

بولے سخن مہدی مین جب پاتا ہون تاویل
آتا ہی غضب حلم چلا جاتا ہی بے قیل

کی عرض کہ پہر آپ یہان کیجیے تعلیل
فرمایا کہ ہی میر القین نقلون سی تحصیل

فرمایا ہے مہدی نی نہین جزیہ کی قابل
حربی ہی کہا تیغ ہی کی انکی مقابل

کی عرض تو محضر ہمین اب کیجی عنایت
موعود کو دکہلاونگا یہ خط ضلالت

فرمایا نہین دونگا تمہین تا دم رحلت
یہ سنتی ہی وہ دونون وہانسی ہوی رخصت

ظاہر کیا احوال فرستندون کو جا کر
فوراً مستفرق ہوی سب غصہ مین آ کر

ملاؤں کو حضرت نے لکھا شقہ مسعود
دے شرع و ورع جب رضا نیست و نابود

ہین چند فقیران پہ ستندہ معبود
گر حکم کرے قتل کا اونکے کوئے مردود

علم اوسکا ہے کیا ہمکو بتا دیجیو یارو
تب فرط تکبر سے لکھا مہدی کو مارو

اسطرح رقم کرنے مین سب اوس اجبار
اور ناریہ کو کر دیا چہ شخصوں نے فی النار

جب قتل ہوا اعلا حمید ستم آثار
سلطان نے تیار کیا لشکر جرار

تہا حکم کہ کٹ مرنا پہ پانون نہ ہٹانا
سب مہدیون کو مار کے سر نذر کو لانا

لشکر نے کیا کوچ وہین حکم یہہ سنکر
کل سولہ ہزار اونکی تہی تعداد مقرر

عین الملک سخت دل سب کا تہا سرور
یہہ کثرت افواج تہی سو طالب حق پر

تہے سات ہزار اونمین سوار آزرہ پوش
اور پانچ پیادے تہے تو چار حبشی مدہوش

جب گوشزد شاہ ہدیٰ یہہ ہوئے اخبار
خوش ہوکے کیے جمع سبہی یار وفادار

لڑنے کو روانہ ہوا ایک لشکر جرار
اور کرکے مخاطب کہا اے دین کے طلبگار

جس روز کا فرماتے تہے وعدہ شہ موعود
چند روز مین وہ روز ہوا چاہتا ہے موجود

بندہ نے تو ٹھانی ہی یہی قلب صفا مین
پر یہہ نہین چاہتا ہون پڑے کوئی بلا مین

اوس روز فدا کرونگا جان راہ خدا مین
جانا جسے منظور ہو دیتا ہون رضا مین

پر روز وغا جائیگا جو دیکھکے لشکر
تو حکم تعاق اوسپہ وہین ہوگا مقرر

سب یار وفاداری کی عرض ابصد جوش
یہہ دلہن مطلب جو ہوئی ہمسے ہم آغوش

صد شکر بدرگاہ گنہ بخش و خطا پوش
بے یاوری بخت یہہ کسکی ہوئی ہمدوش

یہہ مرتبہ آتا ہی پہلا حصہ مین کسکے
سب ابنیا و اولیا طالب ہی اسکے

چندروز رہی آگے گڑی مین وہ جفا جو
بھجوایا مہاجر نے وہان پیک صبا پو

تا آہین پس ماندہ امرائی ستم خو
محضر دکھا مہلت کا ہی عین ملک کو

پڑھکر کہا تم جاؤ چلے جی جو ہی پیارا
چندروز مین جسکی ہی اجل جائیگا مارا

لکھا ہی کہ خوندمیر تہے محفوظ خطا سی
جس بات کی تحقیق نہ تہی شاہ بدی سی

کچھ کام ہی وہ کرتے تہے اپنی ذکا سی
لب اپنے ہمیشہ نہین کہولتے تہے خوف خدا سی

انپہ جو کیا حکم مہاجر نے خطا کی
آخر کو رجوع سب نے الہداد سی جا کی

سر ۱

ایک نامہ لکھا عین ملک نے باین مضمون
لازم ہی کہ ہو جاؤ تم اس ملک سی بیرون

جائز مین نہین جانتا غربا کا جو ہو خون
تا آئی اجلا کی خبر شاہ کو لکھدون

ہجوانے سے لشکر کے ہی یہ شاہ کا کینہ
اس عذر سوا اور کوئی عذر نہین ہے

بس قتل و جلا ہی کا ملا حکم ہے ہمکو
تم جانتے ہو شاہ ہو نکی سب جاہ و حشم کو
دبدبہ ۱۲

اسواسطے ہمنے یہ اوٹھایا ہے قلم کو
نصرت کبھی ہوتی ہی نہین لکھو نہ علم کو
عدو ۱۲

غرہ نکرو دیکھو یہ ہی لشکر شاہی
تم لوگو نپہ آجائیگی گھنٹو نمین تباہی

گر مانو تو بہتر ہی نہین جاؤگی مارے
کیا دوست و عزیز اپنے نہین تمکو پیارے

کیا ہوگا بھلا چند فقیرون سے بچارے
بس ترک کرو دل سی خیالات تمہارے

گجرات سے تم جلد چلے جاؤ تو بہتر
آتا ہون وگرنہ پس نامہ معہ لشکر

ارسال کیا نامہ کو قاضی شہ کی ہمراہ
نام ایک مہدوی کا ۱۲
اک مہدوی گجرات مین بندی کا ہین آہ

آخدمت اقدس مین کہا ای شہ ذیجاہ
اسطرح سی کہتے ہین یہی ظالم گمراہ

خط پڑھ کے کہا جا کے کہو کیون نہین آتا
گھوڑا ترا لولا ہی کہ چلنے نہین پاتا
لنگڑے کا ہے ۱۲

کیا آنیسے تو ہمکو ڈراتا ہی ستمگر
تب تو سہی پا جاوی ہزیمت ترا لشکر

گر آیا تو جانیگا جو ہی مرضی داور
تو کیا ہی اگر آویگا سلطان مظفر

ہی روز نخست ہمکو ظفر تمکو ہزیمت
سلطان تو کیا سارے زمانہ پہ ہی نصرت

قاضی شہ کو فرمایا کہ تم خوب رکھو یاد
تو جانیو حق دعوی آن ماحی بیداد

گر اس سی کوئی میرا سخن جانے برباد
گر یون نہو سمجھو اسی نار است و الحاد

واللہ دوم روز شہید ہو کے رہونگا
اور تین جگہ اپنی تئین دفن کرونگا

قاضی شہ نے جا مین ملکہ سی کہی روداد
اور صبح کو ہو کوچ دہین کر دیا ارشاد

پرتاب نے غضب ہو گیا سن ثانی شداد
تیار ہوا وقت سحر لشکر بیداد

جب جانب کہہا ہیل بمنزل چلا لشکر
والد کو دیا مژدہ یہ شہزادہ نے آکر

حضرت کا تہا فرمان کہ جو احسان یہ کر دی
بندہ وہین اوس شخص کا منہ مصری سے بہر دے

یعنی کہ ہمین فوج کے چلنی کی خبر دے
اللہ تعالی اوسی فردوس مین گہر دے

اسواسطے جب مژدہ دیا لخت جگر نے
منہ اوسکا وہین بہر دیا مصری سے پدر نے

منزل گہِ لشکر جو ہوا موضع گہریال
سامان دعا کرتا تہا ہر صاحب اقبال

بس با ہمہ جہین کہلی جاتی تہین وہ یا تہی خوشحال
تلوار درست ایک نے کی ایک نے کی ڈہال

اون لوگون کو کسطرح نہ شلوقی حرب ہو
جب اس سے بیسر انہین نظارہ رب ہو

جب رات ہوی بارہوین شوال کے مہ کی
فرمایا کہ کیا خوب ہی یہ چاندنی مہ کی

قانون حرب رکہیں یہ مرضی ہوی شہ کی
یارو ہمین دکہلاو جو بازی ہو سپہ کی

سب یارونکو دو حصّے کئے گن کے برابر
اک زیر شہاب ایک جلال بن اکبر

جب صبح ہوی فوج شقی آگئی رن مین
کی سب کو وصیت انہین وقت سخن مین

حضرت ہی کمر باندہ کے آبیٹہے صحن مین
سونپا تمہین اب حفظ خداوند زمن مین

تم بعد مری دین خدا پر رہو قایم
اور قول سے مہدی کے تمسّک کرو دایم

تب عرض یہ کی خوندبو اور شہ دین سے
ہیہات کہ محروم ہین ہم فیض ہمین سے

مردون کو شرف ہمپہ ملا عرش برین سے
ہم لڑ نہین سکتی ہین کسی صاحب کین سے

فرمایا کہ اعدا کی طرف ڈالیو کچہ خاک
اجزا او سکا تمہین دیگا وہی خالق افلاک

پھر بولیں کہ دشمن جو کریں ہمکو گرفتار (پکڑ لیں ۱۲)
فرمایا زہی بخت کہ یہ بہرہ غفار (عجائب ۱۲ — نصیب ۱۲ — بخشنے والا ۱۲)
اوسوقت بھلا کیا کریں ہم بیکس و لاچار
گر پیچ بھی ڈالیں تو نکچہ کیجیو انکار

تیور پہ ذرا بل کبھی مت لائیو بی بی
جو کچھ کہ ہنر رکھتی ہو بتلائیو بی بی

پھر کہدیا یہ بندہ کی ہی دل کی تمنا
پر خواست الٰہی نہیں اس بات کا بنتا (ارادہ ۱۲)
قسمت ہو مری اہل کی زنجیر پہننا
جانیکا نہیں قید میں بچہ مرا ننہا

ای بیبیو تم جمع رکھو خاطر عاطر (خوشبودار ۱۲)
اوسوقت تمہارا ہی خدا حافظ و ناصر (نگہبان ۱۲ — مددگار)

یہ کہکے برآمد ہوی گھر سے شہ والا
شمشیر کمر میں تھی تو اک ہاتھ میں بھالا
تلوار و زرہ بانٹ کی گھوڑونکو سنبھالا
تھے منتظر حکم خداوند تعالی

ارکب کی صدا آگئی ناگاہ فلک سی (سوار ہو ۱۲ — آواز ۱۲ — آسمان ۱۲)
آنکھیں تھیں چکاچوند تجلی کی جھلک سی

رن کی وہ زمین تھی کہ نثار اوسپہ فلک تھا (قربان ۱۲)
جبریل امین فرش کئی اپنی پلک تھا (بچھانا ۱۲)
قربان تھیں حوریں تو فدا جن و ملک تھا
نازل جو وہان نور سحر سے پہر تلک تھا (صبح سویرا ۱۲)

تھی شب کی بشارت کی خوشی پیر و جوانکو (رات کی ۱۲ — خوشخبری ۱۲)
دیکھا جو خدا کو تو ملی زندگی جانکو

اب گھوڑے پہ اسوار ہوا مہدیؑ کا داماد
جوائی ۱۲
ہر ایک کی تعریف کی ہر ہر کو کیا یاد
ساری رفقا بولے کہ اللہ رکہے شاد
ہمراہی ۱۲
فرمایا کہ لڑنے مین دکھانا نئی ایجاد
انعام کے خواہان تھے صلہ مل گیا تمکو
چاہنے والے ۱۲ انعام ۱۲
تو طالب حق تھے سو خدا مل گیا تمکو
۱

پھر شہ نے رفیقون کو کیا اسطرح تقسیم
بائین طرف کی فوج ۱۲
اور میسرہ سے کفر کا دل ہو گیا دو نیم
جو میمنہ سے دین خدا کی ہوئی تعظیم
داہنی طرف کی فوج ۱۲
اور قلب مین تھی ذکر خدا کی بڑی تکریم
درمیان کی فوج ۱۲
کیا کہئے اسے لوگو وہ کیا لشکر شہ تھا
فوج ۱۲
گلشن تھا کہ دریا تھا دیا مجمع مہ تھا
باغ ۱۲

چالیس پیادون سے کہا دیکھو خبردار
اسطرف پھٹکنے ہی نہ پاوے کوئی بدکار
قریب ۱۲
تم حفظ و حراست سے حرم کی رہو ہشیار
ہووے سے بھی آجائے تو کر دیجیو فی النار
جہنم رسید ۱۲
عین الملک سخت دروں ہو کہ مظفر
تلوار سے دو ٹکڑے اوسے کیجو برابر

اب یان سے روانہ ہوئے حضرت سوئے اعدا
حضرت نے جو نہین آنکھ اوٹھا کر اونہیں دیکھا
اور پشت پہ فتح و ظفر نے کیا مجرا
پیچھے ۱۲
کی عرض کہ ہین خادمون کو حکم خدا کا
آج آپکے قدمون سے جدا ہو نہیں سکتے
جو عز و شرف آج کا ہے کہو نہین سکتے
عزت ۱۲

جب آگئی مقابل مین کہڑی ہوگئی خوندشیر
آراستہ کرنے لگا فوج اپنی وہ بے پیر
پاس اپنے رکہی قلب مین چن چن ہتن دلیر
چہہ حصے کئے باقی جوان کے بلا تاخیر

(سامنے ۱۲ — ببر دست ۱۲ — بیچ کی فوج ۱۲ — پہلوان ۱۲ — بغیر دیر کئے جلدی ۱۲)

اک راست و یک چپ کہا اک پشت پے اور
تین حصے ہراول کو دئیے گن کے برابر

(داہنے ۱۲ — بائین ۱۲ — پیچھے ۱۲)

فارغ ہوا ترتیب سے افواج کے ظالم
پر ساری سپاہون پہ تہا ایک سکتے کا عالم
سہمی ہوئی سنسان تہی گویا نہین دم
تب عین ملک نے کہا کیون تمکو ہی کیا غم

کیون ڈرتے ہو تم لڑنے سے ان چند گدا کے
یہہ مست مین ٹکڑی چوری بہیک کی کہا کے

ان لوگون سے لڑنا تو کوئی بات نہین ہی
یاد انکو سپاہانہ کوئی گہات نہین ہی
سب نے کہا کیون کیا کوئی سادات نہین ہی
کیا انکے گہرانے مین کرامات نہین ہی

(سید ۱۲)

اس فقریہ ادنی کو شہنشاہی ہی لوگو
خوندمیر مین نور اسد اللہی ہی لوگو

(حضرت علی ۱۲)

جب دیکہا کہ شمشیر اٹہاتا نہین کوئی
لڑنے کے لئے سامنے آتا نہین کوئی
نیزہ لئے ہاتہ اپنا ہلاتا نہین کوئی
منہ سب نے چہپائے ہین دکہاتا نہین کوئی

چہایا ہی وہ رعب انپہ کہ ہلتا نہین کوئی
بے باؤلی اب لڑنے نکلتا نہین کوئی

تب شاہ نے فرمایا ذرا پاؤن ہٹا دو
جب آگے کو بڑہین باگین اُٹہا گہوڑے ملا دو
اکبار گی پشت اونکی طرف اپنی پہرا دو
وہ مارو کہ رن خون سے لبریز بنا دو
اک فرد پہ بہی ہاتہہ چلائین تو دکہا دین
اونکی عمل بد کا مزہ اونکو چکہا دین

جب باگین مڑین ٹوٹ پڑے ظالم بیدین
حضرت نے وہین گہوڑونکی جہٹ باگین پہرا دین
دیتی تہی بہت گالیان اور کرتی تہی نفرین
اور غایت الطاف سے کی پہلے تو تحسین
پہر نرمی سے فرمایا یہ بے شرع تکلیم
یہ باتین شرافت کی نہین واللہ اعلم

ہم لڑنے پہ تیار ہین تمسے نہین ڈرتے
دم عشق خدا کا جو شب و روز ہین بہرتے
پر شرع مین جو منع ہے وہ ہم نہین کرتے
سر ہاتہ ہو نیہ رکہتے ہین نہین کا ہم ہو نیہ دہرتے
سب نعمتین چکہی ہین تو اسکا بہی مزا لو
لو ہم یہ گرے تم پہ خبردار سنبہالو

اک شور اُٹہا فوج مین لو مڑ گئین باگین
دریا مین کہین جنگل مین کہو اب کہان بہاگین
جہسے نہ سہی جائینگی تلوارون کی آگین
لو سو گئی بخت حشر تلک اب یہ نہین جاگین
اب ہمکو بجز مرگ کے چارہ ہی نہین ہے
یہ بحر وہ ہے جسکا کنارا ہی نہین ہے

تب شمر کی ثانی نے کہا کسکی ہی آمد
ای عین الملک ثانی
کیون ہوش نہین اپنی بجا کسکی ہی آمد
کیون اتنی ہو گھبرای بہلا کسکی ہی آمد
وہ سامنی آتی ہی قضا کسکی ہی آمد

ہی برق سی وہ تیغ چمکتی ہوئی کسکی
بجلی ۱۲ تلوار
خورشید سی برچھی ہی دمکتی ہوئی کسکی

کسکے رعب داب سی سنسان ہوے ہو
کسواسطے یون بی سر و سامان ہوے ہو
کس شیر کی آمد ہی کہ بیجان ہوے ہو
دہشت ہی یہ کسکی کہ پریشان ہوے ہو

جو مرد ہین رستم سی ہی دبکی نہین چلتے
نام پہلوان ۱۲
سہراب و نریمان بھی جا سی نہین ہلتے
نام پہلوان ۱۲

مریخ ہی بیہوش یہ کون آتا ہی زمین
ہین شیر ہی روپوش یہ کون آتا ہی زمین
افلاک مین ہی جوش یہ کون آتا ہی زمین
خود رکن ہی ہی خاموش یہ کون آتا ہی زمین

سب نے کہا لو شہ خیبر وہ آئے
آئے تو پہ ہم سب کی قضا ساتھ مین لائے

وہ آئی قضا آئی اجل سر پہ کھڑی ہی
گر کھینچ لی تلوار کمر مین جو پڑی ہی
جینے کی نہین جای مصیبت یہ بڑی ہی
پھر دن ہی نہ ہی رات نہ ساعت نہ گھڑی ہی

آندھی ہی یہ گھنگھور ہی آفت کا نمونہ
فتنہ ہی شرارت ہی قیامت کا نمونہ

اوہیں ملک ہمکو بتا پھر جو مفر ہے
تلوار کو اونکی تو سبھی جا پہ گذر ہے
گر آگئی سر پہ تو نہ سر ہے نہ کمر ہے
پھینکیگے نہ زمین گاؤ زمین ہمکو یہ ڈر ہے
تلوار نہیں آگ ہے شعلہ ہے شرر ہے
یہ برق ہے اخگر ہے دھواں دھار سقر ہے

یاں باتیں ہی تھیں کہ وہاں کھنچی تلوار
لرزی میں زمیں آگئی اور ہل گئی کہسار
تھا لرزے میں بس فلک شعبدہ کردار
چوطرف قیامت کے نمودار تھے آثار
خورشید فلک گرنے لگا کانپ کے زمین
مریخ الگ پھرنے لگا ہانپ کر زمین

تیغ آئی جو انپر تو یہ سب ان پہ پڑی تھی
بیرق تھے نشان تھے نہ تو نوبت نہ پڑی تھی
بازو ہوئی خالی جو جوانان سے بھری تھی
سر بار تھے تن پہ تو نہیں کاٹ دھری تھی
اسوار پیادوں پہ گرے خوف کے مارے
گھوڑوں نے دی چھوڑ پڑے خوف کے مارے

اس خوبی سے تابندہ ہوئی تیغ دو پیکر
جو چوم لیا فتح نے قبضہ وہیں آکر
تھا سب کو گمان بچتا نہیں آج مظفر
اطراف دو عالم کو یہ کر ڈالیگی یکسر
نہ ماہی پہ ٹھہرے گی نہ گاؤ زمیں پر
تسلیم کو پہنچیگی ابھی عرش بریں پر

اعدا کو بس اک برق چمکتی نظر آئی
ضرب اوسکی سر فرق دمکتی نظر آئی (تلوار ۱۲)
سورج کی کرن جیسے دمکتی نظر آئی
پر پہلے ہی موت اونکو ہمکتی نظر آئی

دشمن کے لئے شعلۂ جوالہ تھی شمشیر
سب ناچ نچاتی تھی وہ قوالہ تھی شمشیر
(گویّہ عورت ۱۲)

جس صف پہ گری تھا وہان کردی صفائی
جس دف پہ گری ضرب لگائی دہ سوائی
(باجہ کی گت ۱۲)
جس کف پہ گری ہاتھ رہا اور نہ کلائی
دف زن کی عناصر مین نظر آئی جدائی

سر دوش پہ رہنے نہ دیا بازو پہ پڑکر
(کیسہا ۱۲)
دل اور جگر کہا گئی پہلو کو پکڑکر

سونا کیا اوس صف کو کبھی اسکو اجاڑا
ثابت اوسی کاٹا تو اوسے زین سے اوکھاڑا
گہ پیر کو مارا گہ جوانون کو پچھاڑا
تلوار نے ترکیب عناصر کو بگاڑا

اللہ رے صفا کیشی شمشیر دو پیکر
دہبا نہ لگا وار مین اور کہا گئی لشکر

اک جوش تلاطم تھا صف جنگ مین ہر سو
نکلا و مین بس خوف سے دل چیر کے پہلو
جس شخص کے سر پہ گری تیغ شہ خوشخو
دو ٹکڑے کیا کاٹ معہ گھوڑے کے اوسکو

جیتا ہی نہ تھی چھوڑتی کیا قہر تھی شمشیر
پر غصہ کسی ناگ کی یا زہر تھی شمشیر

حضرت کی سواری مین جو اشقت تہا توسن — چلنے مین نسیم سحری کام مین پر فن
پیشانی پہ اک داغ سفید اوسکی تہا روشن — سب پاؤن تہے وہ جیسے ہوی طاؤس کی

جادو تہا طلسم تہا چھلاوہ تہا وہ گہوڑا
اعجاز و کرامت تہا کہون کیا تہا وہ گہوڑا

طراری و شوخی مین یہ توسن بہی تہا کم — اس معرکہ مین جو اسکا تہا اک اور ہی عالم
جس طرف کو دیکہو وہین موجود صبا دم — وہ تیز قدم روشنی ہی جس سے تہی نادم

جسطرف دبی ران وہ پہنچا وہین سن سے
چہیڑا تو بس اک جست مین باہر ہوا رن سے

تہا صاعقہ یا رعد تہا یا برق جہان تہا — شک تہا ظن و پندار تہا یا وہم و گمان تہا
آندہی تہا کہ دور فلک تیز روان تہا — جن تہا کہ پری تہا یا کسی دیو کی جان تہا

گہوڑے کی کہان صورت روشن نظر آئی
ہان موت نظر آئی تو توسن نظر آئی

آہو سے بہی صد چند وہ بہرتا تہا طرارے — بالائی ہوا گاہ کبہی گن لیے تارے
سایہ کو بہی بس دو سے حاصل تہے نظارے — یہ پہرتا تہا خورشید جون گرد تہے اشارے

ہان کا ابہی منہ سے ہوا بہی نہ عیان تہا
مدت ہوئی رہوار نگاہون سے نہان تہا

شبدیز نے کف منہہ سی جہان جا کی گرایا
ہم ابہی مین کچہہ چلکے فلک سے یہہ منایا
وان ہستی کی مزرع مین پڑا قہر کا سایا
تو بندہ تو اب تہنک کے عرق مین ہی نہایا
قطرے جو بدن پر تہے گئی رہ گئی باری
خوند میر نے ڈانٹا تو ہوے سو کہہ کو تاری

حملے کئے اون سارے شجاعون نے وہ پیہم
جہنڈونکو گرایا تو جماعت ہوی درہم
کاٹا جو صفون کو تو پرون کو کیا برہم
تلوارون کے زخمون پہ دیا نیزون کا مرہم
جب بہاگنے کو رہ نہ ملی خوف کی ماری
ہم مہدوی ہین مہدوی کو لگے پکاری

اون غازیون کی تیغ کی بجلی تہی وہ آگ
شمشیرون کو تہا ٹکی پڑی اولٹی پڑی لاگ
ہر ایک کا کلمہ تہا ارے بہاگ ارے بہاگ
بل کہا کہا کی وہ کاٹتی تہی جیسے کوی ناگ
جس شخص کو جا اوسنے ڈسا پہر نہ بچا تہا
جو سامنے آ انکے ٹہنا پہر نہ بچا تہا

حضرت کا یہہ فرمانا تہا جو مہدیکا نام
اور زندگی سے اوسکو نکر دیجیو ناکام
اوس پر نہ چلانا تبر و نیزہ و صمصام
کیجو ادب نام امان دیجو اور آرام
منکر ہو معاند ہو کہ مشرک ہو وہ بہائی
بچ جائے جو دے نام سی مہدی کے دہائی

اون چند فقیروں نے شجاعت دکہائی ... کی ستّر سواروں و پیادوں کی صفائی

دوپہر تلک خوب ہی کی ڈٹ کی لڑائی ... آواز فقط تیغوں کی دیتی تہی سنائی

ہر مرد شجاعت سے تہا کاری ہوا زمین

بس نام تہا مہدی کا کہ جاری ہوا زمین

حضرت سے کبیر اسطرح گویا ہوی او سے ہم ... جی مین ہی کہ جا پہنچین بر عین ملک ہم

اور چیر و چیرہ بان کو بس کاٹ لین ہم ... فرمایا کہ بہر دیر ہی کیا اے مری ہمدم

یہ کہنا ہی تہا چیر و چیرہ بان نہین تہی

سر ایک طرف ہاتہ کہین پانون کہین تہی

حضرت نے بھی شمشیر بڑہا کر کیا نعرہ ... او عین ملک یکبہ سنبہال تیغ جو مارا

یہ سنتی ہی بس اوسنے بہرا ان کے طرارا ... ٹوٹی کوئی جسطرح فلک سے پر ستارا

دیکہا جو اوسے بہاگتا لشکر وہین بہاگا

مردوں نے تعاقب کیا اور پشتوں کو اغا ... زخمی کیا ۱۲

قاضی شہ نے باگ اوسکی پکڑ کر یہ سنایا ... کیون بہاگتا ہی تو ہی بڑا مرد کا جایا

ان لوگون نے تو تنگر اگدائی کا ہی کہایا ... حیرت ہی کہ تم جیسے دلیروں کو بہگایا

بولا کہ ہمین قاضی شہ بس جنگ دو جانے

وہ ہمیہ دے پیر پڑی تلواروں کو تانے

تا ڈیرہ گروہ اونکا تعاقب کیا کیسر
ڈھونڈھ میں پہرے اپنے رفیقونکو جو لیکر (پیچھا ۱۲)
جو منہ پہ چڑہا اوسکو وہین کر دیا بے سر
اوس جا مین پڑا مال تہا غارت کا بڑا (لوٹ)

مائل نہوا مال پہ خواہان کوئی رن کا
تان دی لیا گر پاس تہا آلۂ حرب کا (ہتہیار ۔ لڑائی ۱۲)

حضرت جو پہری دائرہ کو فتح سے خوش دل
تہے جو کہ نگہبان حرم حسن و عادل (عدل کرنیوالے ۱۲)
دیکہا کہ وہ چالیسون پڑے خون مین بسمل
فرمایا کہ ان لوگونکے مقصد ہوئے حاصل (مراد ۱۲)

پہر آکے تلے نیم کے بیٹہے شہ والا
اور یار و رفیقون نے کیا آپکو ہالا

ناگاہ کسی سمت سے اک تیر شرر بار (چنگاریان برسانیوالا ۱۲)
کی خوب ہی کوشش پہ برآمد نہوا خار
آکر سوی شہ حدقۂ عالی کے ہوا پار (آنکہ کا ڈیلا ۱۲)
پہر اوسپہ وہین نخچہ دوا باندہ دی ناچار

اتنے مین شہ فدین ہوئے آگے قدمبوس (بندگی ملک شرف الدین ۱۲)
محرومی نعمت سے نہایت کیا افسوس (بے نصیبی ۱۲)

فرمایا کہ کچھ غم نکرو اے مری بہائی
کیا ہو گیا آج انکی ظفر ہاتہ جو آئی
نعمت یہ تمہارے لئے خالق نے بنائی
پہر دیکہنا کل کسطرح ہوتی ہے لڑائی

دفن شہدا کر کے جریحونکو سنبہالو (زخمی ۱۲)
زخمونکو بندہا آب و غذا اونکو کہلا لو (پانی ۱۲ کہانا ۱۲)

جب وہ فن جنگ گیری سے فارغ ہوئے حضرت
یان بند ہین جس سے حرم کی ہو حفاظت
(پردہ کرانیوالیان ۱۲ — باخبر ۱۲)

(ملک شرف الدین ۱۲)

خوندمیرؓ نے کی عرض بصد عجز و نجابت
چلکر سدراسن کو رکھین بندہ پہ منت
(عاجزی ۱۲ — احسان ۱۲ — نام موضع ۱۲)

یہ عرض ہوئی خدمت اقدس مین پذیرا
اور جا کے اوسی روز مقام ہوگیا اوس جا
(قبول ۱۲ — پاک ۱۲ — سدراسن مین ۱۲)

شب کو رہے مشغول عبادت شہ دین
اسطرف بہی کہنے لگے سارے رفقا زین

(بندگیان سید خوندمیر ۱۲)

اور صبح کے ہوتے ہی بجی نوبت پرکین
یہ دیکھکے خوندمیرؓ کی یارونکو تحسین

اسوار ہوئے ولولۂ عشق لقا مین
سر سب کے فدا کر دیئے وعدہ کی وفا مین
(شوق ۱۲)

جب مارے گئے شاہ جلال ابن سرور
فرمایا یہ مقبول مرا ہے یہ محقر ؓ
(چاندہ ۱۲)

خوش ہو کے خدا سے یہ کہا اے مرے داور
کٹوایا تری رہ مین ہی بیٹے نے مرے سر

پالا تھا اسیدن کے لئے بار خدایا
سو آج مرے کام مین آیا مرا جایا

یہ کہکے وہین شاہ نے گہوڑے کو اوٹھایا
سر کاٹ کے اعدا کا وہان ڈھیر لگایا

اک جست مین وہ لشکر اعدا مین در آیا
آخر مین شہادت کو سرافراز بنایا

سارے رفقا آکے مرے سنگ قدم پر
اسطرح سے اُن مردون نے سر کی رہ داور
(اللہ تعالی ۱۲)

…چکی اونکو وہ ظالم اُتر آئے
…بطرہ و شمر کے ثانی بدر آئے
سب غازی پڑے خاک مین پرخون نظر آئے
افسر کی قرین کاٹ کے وہ ہفت سر آئے
جسوقت کہ سر شہ کا لگا کاٹنے غدا[ر] اکثر بی ۱۲
اوس سر سے تبسم ہوا سہ بار نمودار ہنسی ۱۲

اندہیر ہوا اون کو کٹا جب سر سرور
لرزی زمین ہوا عرش نگون کرسی ہی مضطر
چکر مین فلک آگیا کانپی زمین تہر تہر
جبریل و سرافیل اُتر آئے زمین پر
تختہ ہی اولٹ دینی کو طیار تہی جبریل
پر حکم خدا جو نہ تہا ناچار تہی جبریل

چلاؤ ملائک کہ دہائی ہے خدا کی
کس جرم مین ہے گردن شہ تمنے جدا کی
کیا ظالمون تقصیر تہی اس شاہ ہدیٰ کی
معلوم کوئی اوسکی ذرا تمنے خطا کی
جنگل مین پڑا اوکر خدا کرتا تہا لوگو
نقصان تمہارا بہلا کیا کرتا تہا لوگو

کیا اوسنے کہین ملک حکومت مین بڑہایا
یا مال کسی پاس سے کچہ چہین کے کہایا
یا زرع و تجارت مین تہا نقصان کچھ لایا
یا اوسنے کسی فرد کو ناحق تہا ستایا
کسواسطے مارا اوسی بتلاؤ تو ہمکو
گر کوئی خطا خفیہ ہو سمجہاؤ تو ہمکو

کیا عذر بتاؤگے خدای دو جہان کو
محشر مین غضب آیگا جب خالق جان کو
ناحق جو کیا قتل ہی اوس مجر
گفتار کی طاقت نہین رہنی کی زبان
اوس وقت برا حال بہت ہوگا تمہارا
خیر اب نہین جو سید بے جرم کو مارا

ماتم تہا بہت سید عالی کے حرم مین
وہ بیبیان روتین کہ بند مین ہچکیان تہین غم مین
روتی تہے بڑی ہوٹ کی خوند ہیر تھے غم مین
سنہ پیٹ لیا اوس شہ بے سر کے الم مین
کہا تمین جو پہ بہاڑ مین تو ہلا عرش معلیٰ
افلاک کو چہید اوہ کیا آہ نے پہلا

سر لیکے روانہ ہوا پٹن کو وہ بے پیر
یہ حال ہی جو کوئی کرے شاہ کی تقصیر
اور قلعہ کی کنگرون پہ بند ہاکر کیا تشہیر
پہر شاہ کی پہنچائی کو کی اونے پہ تدبیر
ہڈی کو وہین پہینک فقط چرم کہیا تہا
بہس بہرا کے نہین جون ہی کا قون کر کے بہنا تہا

لکہی ہی کرامت یہ سر شاہ ہدیٰ کی
کرتا تہا وہ رستہ مین اما شہدا کی
اوس وقت بہی عشق کی طاقت نہین جو کا وہ خدا کی
ہر وقت جماعت سے نماز اونے ادا کی
اس وقت بہی کیون اونسے عبادت قضا ہو
جو زندگی مین عاشق شیدائی خدا ہو

عبا الغم کیا ہے

دربار مظفر مین گیا وہ سر ذیشان
خوش ہوکے وہ بولا کہ بر آئی مری ارمان
ان لوگونپہ حشمت ہوئی اب میری نمایان
لیجا کے کرو دفن یہ سرہای شہیدان

اب دفن کے احوال سی ہیٹتا ہی گلا
ہیہات کہ خوندمیر کے ہو دفن بسر رہا

اب آگی نہین طاقت تحریر قلم کو
ہی درد سے طغیانی مری چشم کی نم کو
چپ شوری یا اب جوش بکا ہی صف غم کو
کر حق سی دعا خیر کی توفیق دی ہمکو

نہ خواہش علامی و نہ جاہ عظامی
اللہ تو خوندمیر کی دے ہمکو غلامی

تمت فی سنہ ۱۳۰۳ ہجری نبوی ؐ

...از جناب سید گلاب میان صاحب منشی خاص سرکار پالن پور

...نا ہمارے مقدس گروہ مہدویہ کو زبان اردو مین ایک ایسے مولود ... (سوانح عمری) کی سخت ضرورت تہی جس سے حضرت محمد مہدی موعود علیہ السلام کی پاک زندگی کے حالات عوام کو معلوم ہوسکین جسکو ہماری مولانا مولوی جناب سید اشرف علی عرف اچہا میان صاحب المتخلص بہ شوری نے پورا کرکے ہماری قوم کو ممنون کیا ہے

مجھے معلوم ہی ہماری قوم کے بہت سے باہمت علما نے حضرت ولایت مآب [کے واقعات اردو]
زبان مین لکھنے کا ارادہ کیا تھا اور شاید کسی نے لکھے بھی ہو مگر یہ پہلا ہی موقع ہی [کہ سید]
اشرف علی صاحب کا تصنیف کیا ہوا مولود خدا کی عنایت سے چھپکر ناظرین کی خدمت مین
پیش ہوا ہی۔ ظاہر ہے کہ ہر ایک شخص کی لائف لکھنے مین سب سے مقدم اس امر کا
لحاظ رکھا جاتا ہے کہ تاریخ واقعات کے اخذ کرنے مین حتی الامکان کوشش کیجائے
تاکہ وقائع نگاری مین دلچسپی پیدا ہو اور ہر ایک بات کا ٹھیک پتہ لگ سکے لیکن
بخلاف اسکے ہمارے مذہب کے مقدس علمای متقدمین نے اکثر واقعات نویسی مین
تاریخ اور سنہ کا لحاظ بہت کم رکھا ہے اور اگلی کتابون مین اسکا پتہ مشکل ہی لگ سکتا ہی
اور اگر کسیقدر ہی بھی تو ایسی متفرق کتابون مین ہی کہ اسکا تلاش کرنا ہر ایک شخص کا
کام نہین ہی نظر بر آن پہلے اور ہی جسقدر کتابین لکھی گئی ہین انمین شاید ہمارے
اشرف علی صاحب کی تصنیف کردہ یہ اول ہی کتاب ہی جس سے حتی الامکان اکثر واقعات [کے]
سنہ کا حال معلوم ہو سکتا ہی اور اس کام مین لائق مصنف نے اپنی پوری کوشش
کردی ہی لہذا اس مولود کے مطالعہ سے بہ نسبت اور موالید کو زیادہ دلچسپی حا[صل]
ناظرین جب اس مولود کو بنظر غور ملاحظہ فرماینگے تو اسکے دلچسپ مضامین اور [دلچسپ]
واقعات کی خوبی خود اونکو معلوم ہو جائیگی لہذا اس امر مین زیادہ طول نہ دیکر صرف
[ہم] مصنف کے مختصر حالات زندگی کو اس موقع پر درج کر دینا مناسب سمجھتے ہین

[illegible] ہو کہ مولوی اشرف علی صاحب کی ولادت باسعادت تاریخ [illegible]

رمضان المبارک ۱۲۶۳ ہجری کے روز ریاست پالن پور مین واقع ہوئی۔ آپ ذی ذہن مجید

اور ابتدائی تعلیم اپنی والد ماجد سید راجو میان صاحب سے پائی بعدہ کلام شریف کا

ترجمہ مصری خانصاحب سی پڑہا (خانصاحب علاقہ جیپور کے رہنے والے ایک بزرگ

شخص ہین اور عرصہ چالیس برس سی پالن پور مین فروکش ہین) کلام مجید کا ترجمہ ختم کرکے

آپنے ۱۲۸۰ ہجری مین ہماری قوم کے فخر اور ملک گجرات کے مشہور فاضل مولانا مولوی

سید رحمت میانصاحب علم گوش کی خدمت مین فارسی اور عربی پڑہنا شروع کیا

اور ۱۲۹۱ ہجری تک علوم متداولہ مین بہت اچھی لیاقت حاصل کرلی۔ اشرف علی صاحب

تعلیم پانے کے بعد عالیجناب سکندر خانصاحب کی سرکار مین ملازم ہوگئی جو کہ حضور

عالیجاہ دیوان نواب شیر محمد خان صاحب بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای فرمانروای

[illegible] کے چچا زاد بھائی تہی۔ سکندر خانصاحب کو علم سی بڑا شوق تہا اور آپکی

اوقات علمی تذکرے ہوا کرتے تہی لہذا ہر ایک قسم کی کتابین بہی موجود

فی زمانہ الاتی مصنف کو کتب بینی کے لئی بہت ہی عمدہ موقع مل گیا اور تہوڑے

ہی دنون مین اچہی بقدر علمی ترقی حاصل کرلی اسکو لوگ بہت ہی قدر کی نگاہون سی

دیکہنے لگے۔ اشرف علی صاحب نی علاوہ دیگر علوم کے علم طب مین بہی اعلیٰ درجہ کی لیاقت

پیدا کی تہی کیونکہ سکندر خانصاحب کو اس فن لطیف سی خاص دلچسپی تہی مزید برآن

آپ زبان ہندی مین بھی شعر موزون کیا کرتے ہین۔

صاحب مصنف اگرچہ سلسلہ ملازمت مین اپنے آپ کو داخل کر چکے تھے مگر قدرت نے آپ کو ہمیشہ سے اعلیٰ درجہ کا علم دوست اور منکسر المزاج بنایا تھا اور نیز آپکی طبیعت کو امورات مذہبی سے ایک خاص قسم کا لگاؤ تھا اسلئے آپ نے اپنی دنیوی ترقی اور بہبودی کو کبھی تحصیل علوم اور دینی خدمات پر ترجیح نہین دی اور ہمیشہ عیش و نشاط کی جلسون سے جہان ہماری ایشیائی رؤسا کی سرکارون مین ہر ایک ملازم حضوری کو حصہ لیجایا کرتا ہے کنارہ کر کے آپ کتب بینی اور ترقی علوم مین اپنا وقت صرف کرتے رہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے خلوت پسند ہین مگر ساتھ ہی اسقدر خوش مزاج اور صاحب اخلاق بھی ہین کہ آجتک کسی نے آپکی چہرہ پر غصہ نہین دیکھا اور ہر ایک شخص آپ کا مداح پایا جاتا ہے۔ آپ سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین ملازمت سے کنارہ کش ہو کر تارک الدنیا ہو گیے۔ جب سے آپ نے ہوش سنبھالا تھا اسوقت سے آپکو پوری جوش کے ساتھ یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ ایسی تدبیرین کرنی چاہئین جس سے دین کو تقویت حاصل ہو چنانچہ اب اپنی طبع موزون کی جوہر دکھلانے اور اپنے خیالات نادرہ کے ذریعہ سے دینی مدد کرنیکا بہت اچھا موقع ہاتھ آگیا۔ واقعی اشرف علی صاحب کی تصانیف سے جسقدر مدد ہماری قوم کو ملی اور ملنے کی امید کیجاتی ہے اسکا قوم کو بہت شکر گذار ہونا چاہیے۔

علاوہ سیر مسعود کے جو سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین تالیف کی گئی ہے آپ کی تصنیف کردہ

دینی کتابون کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سنہ ۱۳۰۱ ہجری مین ایک مسدس ۳۶ بند کا لکھا جسمین حضرت ولایت مآب
کے معجزون اور دیگر حالات کو ایک ایک مصرع مین اس طرز سے بیان
کیا ہے کہ اگر کسی نے جناب موعودؑ کے حالات پڑہے یا سنے ہون گے تو وہ مصرع
اسکے لئے ایک کتاب کا کام دیسکتا ہے۔ میرے خیال سے ہر مہدوی کو اس
مسدس کا از بر یاد کر لینا ایک ضروری امر ہے۔ سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین ایک ترکیب بند
معشر پندرہ بند کا لکھا جسمین حضرت خاتم الاولیاء کے معجزون کو بڑی
خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ سنہ ۱۳۰۵ ہجری مین ایک مسدس ۳۳ بند کا
تصنیف کیا جسمین بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھ امام آخر الزمان حضرت
محمد مہدی موعود علیہ السلام کا سراپا لکھکر اپنی طبیعت کے جوہر دکھلائے
ہین۔ سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین ایک اور مسدس ۲۴ بند کا تصنیف کیا جسمین
جناب ولایت مآب کے ثبوت کا ذکر ہے۔ سنہ ۱۳۰۸ ہجری مین ایک مثلث لکھا
[illegible] مہدی علیہ السلام کے معجزون کا حال مرقوم ہے اور جسکے اخیر مین
[illegible] کئے گئے ہین۔ سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین جناب
[illegible] بطرز مسدس لکھا اور سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین حضرت
[illegible]ن سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ کا

مرثیہ اسی طرز مین ۱۱۹ بند کا تصنیف کیا۔ یہ دونون مرثیے بڑے زوردار لکھے
لکھے گئے ہین اور قدر کی نگاہون سے دیکھے جاتے ہین جنکی بندش اور
خوبی مضامین انکے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہو جائیگی۔

یہ اُن تصانیف کا ذکر کیا گیا ہے جو سیر مسعود کے ساتھ طبع ہو چکی
ہین لیکن مصنف صاحب نے اسکے علاوہ بھی شمس البیان اور تحفہ مجددی
اور رسالہ ضیاء العینین فی رد رفع الیدین بعد صلوٰۃ مکتوبہ اور ترجمہ
سنت الصالحین بزبان اردو و ترجمہ سراج الابصار بزبان اردو وغیرہ
کتابین تصنیف اور تالیف فرمائی ہین۔

ہمارے فاضل مصنف کی طرف سے جو کچھ دینی مدد اُس وقت تک
ملی ہے وہ قابل شکرگذاری ہے اور اور بھی خوشی کی بات ہے کہ آپ نے
حضور ولایت مآب کے ثبوت مین ایک مبسوط کتاب لکھنے کا ارادہ فرمایا ہے
مگر چونکہ جسقدر مذہبی کتابون کی ایسے بڑے کام مین ضرورت ہے وہ یہان
نہین مل سکتین بنا بر تلاش کتب بہم رسانی و دیگر حالات کی غرض سے آپ دورہ [illegible]
ہین۔ خداوند کریم حضرت اشرف علی صاحب اور دیگر معزز [illegible]
...یف سے جسقدر مدد ہماری [illegible]
شکرگذار ہونا چاہیے۔
خاتمہ
کی گئی ہے آپ کی تصنیف کردہ

مقام ریاست پالن پور
۲ ماہ صفر المظفر ۱۳۱۵ ہجری